



# فروع عروض

پس از حمد و ثناء کے دار و دار کے جاو بادشاہ ملک یعنی جناب ملک منظر و کٹوریہ  
قیصر ہند و گلستان جنبہ نشین کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے کہ جسکے جس ملک میں  
میں اپنی پیدائش ہوئی اور اب تک اس کے سایہ عاطفت میں پرویش پائے۔  
انہوں کے جسکے زمانہ میں اعزاز حاصل کیے اسی کو ہماری آنکھوں کے سامنے  
بہشت بریں کی خواہش ہونی قطعہ تاریخ وفات لکھ کر کسی پر ہاتھ رکھنا پڑے۔

زجر چرخ بدولت و نون دل چکد از چشم	شد آن شہنشاہ ہند از جہاں بدین عظمت
چہ ماہ جزوی روایت وہ وہاں تاریخ	بروز عید محمد صمد شد است و حسرت
فروع سال وفات چہ یکنی تحریر	برفت قیصر ہند حیف در جنت

بعد وفات ان کی اپنے بادشاہ عظم کی فنا گوئی میں قلم فرسائی کی طاقت نہیں۔  
وارث تاج و تخت جناب ایڈورڈ ہشتم دام اطلاق اجلانہ کے زمانہ  
میں اب تک بعین و آرام بسر کر رہا ہوں ہر وقت یہی دعا زبان زد  
خدا یا تاجہاں باد تو بمانی

مؤلف کا نام پیری کرشن فروع ہے۔ کنور ہینی کرشن قوم کا بیٹہ ہے۔ ابتداً تعلیم فارسی  
دریں سکھ رہا و ضلع ہندوستان راقم کے والد بزرگوار سنبھو۔ ابتداً تعلیم فارسی

میں مجھ کو بھی شوق اشعار گوئی کا پیدا ہو گیا اور جناب شاعر باکمال منشی بہرگاہ مال صاحب تفتہ سجدہ آبادی شاکر درشدید مرزا سداقتہ خاں غالب کی بدولت کچھ مادہ متنگوئی و سخن بھی کا حاصل ہوا ابتدا میں جو کلام لکھا منشی صاحب موصوفت ملاحظہ فرماتے رہے۔ افسوس کہ میری ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں کچھ عرصہ بعد منشی صاحب موصوف نے اس دارِ ناپائیدار سے دو مئی ۱۸۹۹ء کو کوچ فرمایا۔ جو کچھ ان کی بدولت حاصل کیا اُس سے فیض اُٹھایا۔ تخلص جو ان کی جانب سے مجھ کو عطا کیا گیا اُس سے خاص وہ سال برآمد ہوتا ہے جس زمانے میں میں نے نگارِ عمر میں قدم رکھا۔ ان کی وفات کی تاریخ کیا لکھوں۔

ستمبر سہ پہا بے عالم گزاشت	کہ از دہر سوے جہاں تفتہ رفت
دوم روز در دہر ماتم دو چہند	ز چویر فلک الامان تفتہ رفت
کنون کو بجال جہاں مہرباں	زابل جہاں مہرباں تفتہ رفت
بخون گشتہ چشم افلاکیاں	جہاں راست و در زبان تفتہ رفت
سن عیسوی گفتم آخر فروغ	چہ سوی جہاں زیں جہاں تفتہ رفت

۱۸۸۷ء میں راقم بعد تحصیل علم ریاضی و انگریزی کے طاسن سول انجینئرنگ کالج رشکی میں داخل ہوا لیکن وہاں شوق تحصیل علم قوانین نے مجھ کو اُس تعلیم سے ناکام کر رکھا اور چند ماہ کے بعد وہاں سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن مالوہ سکندرا با میں آ گیا اور امتحان وکالت مالک مغربی و شمالی ۱۸۸۷ء میں کامیاب ہو کر بمقام غازی آباد ضلع میرٹھ وکالت کرنا رہا اور ۱۸۸۹ء میں وکالت پنجاب میں کامیاب ہوا اُس وقت سے اب تک دہلی میں برصغیر ہندوستان وکالت ممتاز ہوں۔ اُس زمانہ سے

اتیک جبکو کسی وقت میں بھی شوق شعر گوئی و سخن سنجی کم نہیں ہوا۔ کنوڑی کرشن صاحب والد ماجد نے ہشتم جنوری ۱۸۸۴ء کو وفات پائی و فقہ یہ صدیقہ عظیم الیا ہوا کہ جس کا بیان مخدوم سے باہر ہے تاریخ وفات انکی یہ ہے۔ ۵

وہ روز ہشتیں بہن آفت چم گزاشت ۱۸	مینی کرشن رفت چو دریاو جنوری ۱۸
ماریخ ثانیس بدل اوسوز و غم گزاشت ۱۹	سابل وفات اوست زوہر آہ زنت لبست
من گوئش کہ باز ستم بر ستم گزاشت	پر سمد فلک دگر چو زن سابل بندیش

ان کی وفات کے بعد ریاست و دیہات و جاگیر کا انتظام مخدومی کنوڑ کر پا کر شش صاحب کی زیر نگرانی رہا اور میں اسی طرح سے آزادانہ بسر کرتا رہا کنوڑ صاحب موصوفت میرے چچا تھے اور عہدہ آنرییری مجسٹریٹ سکندر آباد پر ممتاز رہے اور نار و زوفات وہ اپنے عہدہ کا کام بخوف و نودی مزاج حکام انجام دیتے رہے اور آخر کو ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء کو اس دارنا پا نیاز سے رخصت چاہی۔ افسوس۔ اس وقت معلوم ہوا کہ سکندر باگر ان زمانہ میں پہنچا ہوا تھا۔ آزادی میں فرق اور اپنے شوق میں کمی ظاہر ہونے لگی۔ لیکن زمانے نے کسی کا دامن خالی نہیں رکھا عزیز گرو کرشن میرے حقیقی چھوٹے بھائی اور سری کرشن خلف کنوڑ کر پا کرشن نے اپنی سعادتمندی و کھائی۔ اور اس بار گراں کو اپنے سر پر لیا اور اتیک راقم پاستعانت و بہت ان سعادتمندان کے اسی طرح پر آزادی سے بسر کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ انکو باس حاورت و دانا خوش و غم کے مفصل حال خاندان راقم کا سولہ عمری راجہ گوپال کرشن سے ظاہر ہو گا جبکو کنوڑ کر پا کرشن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس زمانے میں معلم فارسی و عروض سے بہت لوگ بہرہ مند نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو کہیں کہیں ہیں۔ اردو سلیس

زبان میں ہی کوئی ایسا رسالہ مکمل رہنما نہیں ہوا جس سے اس علم کی واقفیت عوام کو حاصل ہو۔ پس میں نے ارادہ کر لیا کہ اکثر کتب فارسی سے قواعد علم عروض و محسن کو اسکے ایک رسالہ تیار کروں تاکہ عوام کو اس سے فہم پہنچے۔ اور میری یادگار صفحہ دہشتا پر قائم رہے۔ عبارت آرائی سے جگو کچھ کام نہیں رہے صاف نور سلیس عبارت آردو کا تحریر کرتا اپنا فرض ہے کہ عوام اس کے سمجھنے میں دقت نہ آٹھائیں اور مدرسہ کے طلباء بھی اس کو بھی طرح سمجھ سکیں۔ طویل عبارت سے جگو و نفرت ہے مختصر نویسی کی ارتقا اس رسالہ میں رکھی گئی ہے۔ صرف ضروری الفاظ میں ان قواعد کو مرتب کر دیا ہے جو محرومان نقدین اور خصوصاً سیفی صاحب نے اس رسالہ فارسی میں مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ کا نام فروغ عروض رکھا گیا تاکہ اس سے عروض کو فروغ ہو سکے اور امید ہے کہ عوام گنتہ چینی کو سعادت کر سکے پر وہ پوشی اپنا شعار سمجھیں۔ اور اگر ہوشیار سے غلط ہو اس کو درست کر لیں۔ پھر یہ کتاب اور بھی مفید ثابت ہوگی۔

تاریخ - تحریر ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U30219

## ۲۔ درجہ اولیٰ کے بیان میں

اس باب میں پانچ تفصیل ہیں۔ فصل اول رکن کے بیان میں۔ فصل دوم اصول ارکان کے بیان میں۔ فصل سوم تقطیع کے بیان میں۔ فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں۔ فصل پنجم نظم و نفاذ کے بیان میں۔

## فصل اول ارکان کے بیان میں

سخن جو موزوں اور یا معنی ہو اور سخن گو نے اس کو قصد موزوں کیا ہو تو اس کو  
اصطلاح شاعران میں شعر یا بیت کہتے ہیں۔

معنی شعر کے دانستن و دریافتن کے ہیں۔ پس اس کے دانندہ و درایندہ کو شاعر  
کہنا بجا نہیں ہے۔ چونکہ شعری تعریف میں لفظ موزونیت کا لازمی ہے لہذا اس  
کے لیے میزان بھیجیگی کی ضرورت ہے تاکہ عیب نقص اس کا دریافت ہو جائے  
اور اس کے لیے علم عروض سے واقفیت ضروری ہے شاعران نے اسکی پرتال  
اور موزونیت کے لیے ارکان تجویز کر دیئے ہیں جن سے مختلف بحر میں بنائی  
گئی ہیں۔ ارکان مذکور صرف آٹھ ہیں۔

فَعُولُنْ - فاعِلُنْ - مفعِلُنْ - مفعَلُنْ - فاعِلَاتُنْ - فاعِلَاتُنْ - مفعَلَاتُنْ  
مفعولات بضم تار فوقانی - از فرغ

بہشت رگن انا لکھ اور شاعران	بحر با کروند ظاصر و سخن
گو مفاعیلین فَعُولُنْ بعد انا ل	فاعلاتن فاعِلُنْ مستفعلن
ہم مفاعلاتن کہ مے گوید فرغ	نیز مفعولات و ہم مفعلاتن

دو رگن ان میں تھامسی یعنی حرفی فَعُولُنْ فاعِلُنْ ہیں اور باقی چھ رگن سماعی  
یعنی ہفت حرفی ہیں۔

## فصل دوم اصول ارکان کے بیان میں

وصل اول میں ارکان بجزو کا بیان ہو چکا۔ ارکان تین جزو سے مرکب ہیں۔

۱۔ اصطلاح معنی جماعت کا اتفاق ۱۲۔ شعر بحرین بجزو سکون عین ۱۳۔ ہم مے یعنی سخن و موزوں و مقفے

## سبب - وند - فاصلہ

سبب - دو حرفی کلام ہے اس کی دو قسم ہیں سبب خفیف - سبب ثقیل -  
سبب خفیف - وہ کلمہ دو حرفی ہے جس میں اول متحرک اور دوم ساکن ہو۔  
مثلاً رکن فاعلن میں قا اور فعلن میں ن

سبب ثقیل - وہ کلمہ دو حرفی ہے جس کے ہر دو حرف متحرک ہوں جیسے متفاعلن  
میں مت اور متفاعلن میں عل - ثقیل اس سبب سے کہتے ہیں کہ اول متحرک  
دوم ساکن کا پڑھنا آسان ہے بلنسبت ہر دو متحرک کے -

وند - سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اس کی بھی دو قسم ہیں - وند مجموع یا مقرون -  
وند مفروق -

وند مجموع میں دو حرف اول متحرک اور حرف سوم ساکن ہوتا ہے مثلاً - قلم -  
ستم - اور ارکان میں جیسے متفاعلن میں مفا اور فعلون میں فعو - چونکہ ہر دو  
متحرک باہم پیوستہ ہیں اس کو مجموع یا مقرون کہتے ہیں -

وند مفروق - وہ کلمہ سہ حرفی ہے کہ حرف اول آخر متحرک اور حرف درمیانی  
ساکن مثلاً ارکان میں مفعولات میں لات یا جام شراب میں جام چونکہ ہر دو  
متحرک جدا جدا ہیں لہذا مفروق اس کا نام ہے -

فاصلہ - فاصلہ کی بھی دو قسم ہیں - فاصلہ صغریٰ - فاصلہ کبریٰ -

فاصلہ صغریٰ - کلمہ چار حرفی ہوتا ہے کہ جس کے تین حرف اول متحرک اور ایک  
حرف ساکن ہو مثلاً خبرش - ستمش - اور ارکان میں متفاعلن میں متفعا  
اور متفاعلن میں عفتن -

فاصلہ کبریٰ - کلمہ پنج حرفی ہے۔ کہ جس میں چار حرف اول متحرک حرف پنجم ساکن ہوتا ہے مثلاً بَشَرٌ - خَجَرٌ ش -

بعض کلمہ چار حرفی کو فاصلہ اور کلمہ پنج حرفی کو فاصلہ بضادِ محجہ کہتے ہیں و بعض فاصلہ کبرے و فاصلہ صغرے کو بضادِ محجہ بھی کہتے ہیں۔

بعض فاصلہ کو اصول قرار نہیں دیتے سبب اور وزن سے فاصلہ صغریٰ اور کبریٰ کو مرکب سمجھتے ہیں۔

یعنی فاصلہ صغریٰ سبب ثقیل و سبب خفیف سے مرکب ہے۔

اور فاصلہ کبرے سبب ثقیل اور وزن مجموع سے مرکب ہے۔

## فصل سوم تقطیع کے بیان میں

تقطیع یعنی قطع کردن چونکہ بروقت تقطیع مصرعہ یا شعر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ارکان کے ساتھ وزن کرتے ہیں لہذا اس عمل کو تقطیع کہنا درست ہے۔

وزن کرنا۔ کلام کی بخیردگی کو کہتے ہیں۔ پس کلام جو بیکراہے مقررہ سے میزان میں درست ہے وہ موزوں اور جو درست نہیں ہے وہ ناموزوں ہے۔ اجزاء

کلام ارکان بحر سے ہوزن اس طرح ہونے لازم ہیں کہ متحرک حروف ارکان کے متحرک حروف سے

کلام سے ہوزن ہوں اور ساکن ساکن سے مثلاً کتابٌ بروزن فعول - کوثر

بروزن فعلن - سخن دانی بروزن مفاعیلن + کلام میں حرکت کے مضموم

یعنی متحرک اور ارکان میں فعول کی حرکت متحرک اس طرح لازم متحرک یعنی مضبوط ہے اور

البتہ رتب ساکن اور ارکان میں ربح مضموم و واو و لام ساکن ہیں۔



یہ ضرور نہیں ہے کہ حرکت کلام دارکان کی ایک ہی ہو بلکہ متحرک متحرک سے اور ساکن کساکن سے ہم وزن ہونا ضرور ہے۔ صاحب اور صورت میں گوکہ حرکت جدا جدا میں مگر ہم وزن ہیں۔

کلام میں جو حروف پڑھنے میں آتے ہیں اور لکھنے میں نہ آویں وہاں تقطیع میں حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور جب کلام میں حروف لکھنے میں آویں اور تلفظ میں نہ آویں وہاں وہ حروف تقطیع میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ غرض کہ تقطیع ان حروف کو طمانے سے کی جاتی ہے جو زبان سے برآمد ہو سکیں یہ ضرور نہیں ہے کہ کلام میں حرف برابر ہوں مثلاً فروغ۔

مہرتاباں گشتہ پہاں زیر دامن کسوت	شہر چو پیش چشم مار و شہر تابیان ما
----------------------------------	------------------------------------

پہلے مصرع میں ۲۹ حروف ہیں اور دوسرے مصرع میں ۲۵ حروف ہیں۔ تاہم شعر ناموزوں نہیں ہے۔ وزن مصرعہ اول کا بحر مل شمن مفعول ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ اور وزن مصرعہ دوم کا بحر مل شمن محذوف ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اسکی یوری تشریح ہم تفصیل مجور میں جہاں زحافات کا ذکر آگیا کروینگے۔ تقطیع میں مہرتاباں۔ کانون۔ گشتہ کی بارہوز چوکا واؤ سا قط ہو جاوینگے کیونکہ یہ حروف تلفظ میں نہیں آتے اور لفظ دامن و لفظ پیش و لفظ مہ کے آگے تقطیع میں یا حطی ایہ ادکی جاوگی۔ کیونکہ گو تحریر میں یا حطی نہیں ہے لیکن تلفظ میں یا حطی ہر سہ لفظ کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

تقطیع اس طرح ہوگی

۱۔ مہرتابا فاعلاتن گشت پہنا فاعلاتن زیر داما فاعلاتن نے کشت فاعلاتن  
 شیخ پیٹے فاعلاتن چشم مارو فاعلاتن شن می تا فاعلاتن بان ما فاعلن  
 نون تنوین۔ مثلاً جیکل تقطیع میں جہلن مع نون لکھا جائیگا کیونکہ گو نون  
 تخیر میں نہیں ہے لیکن تلفظ میں آیا ہے۔

بعض حروف ایسے ہیں جو تلفظ میں آتے ہیں اور کتابت میں نہیں آتے  
 مثلاً الف آمدن کہ تقطیع میں دو الف لکھے جائینگے آمدن برضن۔  
 فاعلن۔ واو کاؤس یعنی تقطیع میں کاووس بدو واو لکھا جائیگا بر  
 وزن فعلان۔ یاد دہنی کہ ہمراہ کسرہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے اس شعر  
 میں فروغ سے تاشدہ تلمیذ غالب اوستاد ما فروغ۔ ہر دیوان قضا  
 شد مطیع دیوان ما۔ اوستاد سے ما۔ دیوانے قضا۔ مطلعے +

اسی طرح الفاظ عربی میں الف و واو و یاء کتابت میں نہیں آتے مگر  
 تلفظ میں آتے ہیں۔ وہاں پر تقطیع میں انرا دیکھئے جاتے ہیں جیسے ہذا  
 فاذا۔ لا۔ لہو۔ ہر ہی +

تشدید کے دو حروف لکھے جاتے ہیں کیونکہ تلفظ میں دو حرف آتے  
 ہیں جیسے محرک تقطیع میں محرک بدو واو سملہ لکھیں گے۔

الف واو و یاء حتی لکھنے میں آتے ہیں مگر تلفظ میں نہیں آتے لہذا القلیہ  
 میں ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے الف اس شعر میں فروغ سے

فروغ ارجال خود گیر کر طوفانے بدل اری۔ نہ دلدار کہ غمخوارے کہ دل دار و غمخواری  
 تقطیع میں فروغ و غمخواری کرینگے کیونکہ الف گو کتابت میں ہے لیکن تلفظ میں

ہیں آتا۔ اس کو الف وصل۔  
 واو کی تین قسم ہیں۔ اول واو عطف اگر لفظ میں آوے تو تقطیع  
 میں لکھا جاوے گا ورنہ گرا دیا جاوے گا اور حرف ماقبل مضموں میں آوے گا۔ مثلاً  
 از فروغ ۛ گشتہ لالہ مال از علو ۛ گہ دامان بہتر است از کان دریا دیدہ گریان  
 علو ۛ گہ کا واو عطف چونکہ لفظ میں آتا ہے تقطیع میں قائم رہے گا لیکن  
 کان و دریا کا واو عطف تقطیع میں گرا دیا جاوے گا کیونکہ تلفظ میں نہیں آتا۔  
 بہتر است کا الف وصل ہے وہ بھی حسب سندر جہ بالا تلفظ میں نہیں آتا۔  
 پس تقطیع میں اسکو بھی ساقط کرینگے۔

دوم۔ واو ضمہ جس سے اسکا حرف ماقبل مضموں میں آوے گا۔ مثلاً دو چو  
 از فروغ ۛ سر و نہر ۛ معرفت داری چو دریابی۔ صدائے نغمہ قافل  
 کہ من اندر گلو دارم ۛ لفظ چو کا واو ضمہ ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا  
 لہذا تقطیع میں متروک ہوگا۔ جیسے چو دریابی جفا عیلس۔  
 سوم۔ واو اشمام ضمہ کہ فار مفتوح کے ہمراہ آتا ہے اور چونکہ تلفظ  
 میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک رہتا ہے جیسے لفظ خوش خور خواب  
 تقطیع میں خوش۔ خور۔ خاب۔ لکھا جاوے گا۔  
 یا حطی کہ بجائے ہوتوڑ کے وپا بجائے کسرہ کے تقطیع میں لکھی  
 جاتی ہے مثال ہا ہوز و کسرہ از فروغ ۛ

ثبات دیے ثبات ہو کر خواہی تو دریابی بنوش ایں بادہ عفاں کہ من اندر سبودارم  
 تقطیع میں یا اثباتی بجائے کسرہ و بادے بجائے ہا ہوز لکھی جاوے گی۔

یا رساکن جو الف سے پیش آتی ہے بجائے الف کے تقطیع میں یا حطی  
لکھی جاتی ہے مثلاً از فروغ ۵

از غم عشق چیت و او ملا | کوئی از غم خدا خدائے کرم

تقطیع میں گوئیتر لکھا جاوے گا۔ کوئی یز غم فاعلاتن - غرض کہ تقطیع میں جو  
الفاظ تلفظ میں آتے ہیں لئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں نہوں اور جو  
تلفظ میں نہیں آتے وہ تقطیع میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں گو کہ کتابت  
میں لکھے جائیں۔

نوں غم ساکن بھی تقطیع سے خارج ہو جاتا ہے یا متحرک ہو کر قائم رہتا ہے  
لیکن آخر مصرع میں اگر نون واقع ہو تو قائم رہتا ہے مثلاً از فروغ ۵

اے گریہ رفت جانم و از غم نگویم آہ | دل گویدم کہیاں شکیباست انجین

لفظ جان کا نون متحرک و لفظ اس کا نون ساقط و جنین کا نون آخری  
تقطیع میں قائم رہے گا اس جنین تقطیع میں بروزن فاعلاتن اس طرح  
لکھا جائیگا اری جنین = فاعلاتن۔

چونکہ حرف علت الف و او و یا حطی ہیں لہذا نون ہر حرف علت  
کے ساتھ غم ہوتا ہے مثلاً چناں - جنین - جنوں - لیکن اگر حرف علت  
کے ساتھ نون واقع نہواور کوئی دیگر حرف واقع ہو مثلاً ناز و نور و تیز اور  
یا نون واقع نہواور اس سے ماقبل حرف علت نہو مثلاً امن و باحرظت  
بھی نہواور اس کے ساتھ نون بھی نہو مثلاً ذکر فکر اور ایسے دوساکن  
درمیان بر صرغ کے واقع ہوں تو ساکن دوم تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہے

مثلاً ذکر کن فاعلن فکر کن فاعلن امن ساز فاعلن۔

کیونکہ اوزان اشعار میں درمیان مصرعہ کے دو ساکن محسوب نہیں ہوتے  
لیکن آخر مصرعہ میں ہر دو ساکن قائم رہیں گے مثلاً آب ناز چشم نور کوکبیر  
بر وزن فاعلات ہیں۔

اگر بعد حرف علت کے دو ساکن بلا میں مصرعہ واقع ہوں اور ایک متحرک  
کی برابر میں تو ساکن اول متحرک اور ساکن دوم ساقط ہو جاتا ہے مثلاً  
راست۔ بوست۔ نیست۔ راست بازی۔ پوست کندی۔ نیست سر۔  
تقطیع میں اس بازی فاعلاتن۔ پوست کندی فاعلاتن۔ نیست سر۔  
فاعلن ہونگی۔

اگر آخر مصرعہ میں تین ساکن جمع ہوں تو ایک ساکن ساقط ہو جاتا ہے۔  
مثلاً از فروغ۔

آں مہرباں چو قطع محبت ز درخت	الف کت نہانہ ز چش با گریستن
تقطیع میں ساخت کی تا، فوقالی ساقط ہو جاوے گی۔	

### فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں

مصرعہ کے معنی ثقت میں ایک طبقہ کو اگر کہیں منجملہ دو طبقہ کے۔  
بسیست بمعنی گھر۔ چونکہ شعر دو مصرعہ سے مرکب ہے لہذا نصف شعر کا  
نام مصرعہ رکھنا عین مناسب ہے۔

رکن اول مصرعہ کو حصہ اول اور رکن آخر مصرعہ اول کو عروض۔ و رکن اول

مصرعہ دوم کو ابتدا و رکن آخر مصرعہ دوم کو ضرب کہتے ہیں درمیان صد و عروج  
 و ابتدا و ضرب یعنی ارکان درمیانی کو حشو کہتے ہیں مثلاً فاعلاتن مفاعلاتن  
 فعلن۔ فاعلاتن مفاعلاتن فعلا۔ یہ ارکان ایک شعر کے ہیں پس  
 فاعلاتن مصرعہ اول صدر اور فعلن عروج و فاعلاتن مصرعہ دوم ابتدا اور  
 فعلا ضرب۔ و رکن مفاعلاتن ہر دو مصرعہ میں حشو ہے صدر بمعنی اول  
 و ابتدا بمعنی آغاز چونکہ رکن اول مصرعہ اول کو صدر کہنا گنا ابتدا رکن اول مصرعہ  
 دوم کو آغاز کہنا بیجا نہیں ہے اور رکن تھا کہ رکن نام رکھا جاتا۔ لیکن جزد  
 اول مصرعہ اول کو صدر کہنا مناسب ہے اور عروج انت میں ستون کو کہتے  
 ہیں جس پر خیمہ ایسا وہ کیا جاتا ہے۔ پس رکن آخر مصرعہ اول کو ستون کہنا جیسے  
 موزون مصرعہ کا ہے مناسب ہوا اور ضرب کے معنی نوح و مقل کے ہیں ابتدا  
 ضرب ہم نوح عروج کے ہے۔ پس ضرب ایسا نام رکھنا نامناسب نہیں ہے  
 حشو اس کو کہتے ہیں جو مشابہ بھرتی ترکیب میں ہوں۔ پس حشو ارکان درمیانی  
 کو کہنا لازم آیا۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ۹۔

اول از مصرعہ اول صد رداں	آخر از میدان عروج کار و پاں
اول از مصرعہ ثانی ابتدا است	ضرب یا ابتدا آنگہ اندر انتہاست
ہر چه باشد در میان ایں چهار	حشو میدان آخر و فعل ہے ہوشیار

### فصل پنجم زخافات کے بیان میں

رکن سالم ہوتے ہیں یا غیر سالم۔ سالم ہیں جو ہمیشہ بحر میں قائم رہیں

مثلاً بحرِ مرجِ شمسِ سالمِ مفاعیلینِ ہشت یار و ہجِ مستدسِ مفاعیلینِ  
 شش یار۔ نثمن میں آٹھ رکن اور مستدس میں چھ رکن ہوتے ہیں +  
 غیر سالم رکن وہ ہیں جو بوجہ زحافات کے جنکا ذکر آئندہ ہوگا کوئی جزاؤں  
 میں سے کم ہو جاوے یا زیادہ کیا جائے مثلاً مفاعیلین سے میم و یا دور  
 کو دی جاوے اور قاعلین رہ جائے یا لام و نون دور کر دیا جائے اور مفاعی  
 باقی رہ جائے۔ چونکہ مفاعی ہوزنِ فحولن کے ہے لہذا ایسے رکن غیر سالم  
 کی جگہ سالم رکن قائم کر دیا جاتا ہے پس بجائے مفاعی کے فحولن رکھ دیا جاتا  
 وہم اصل رکن میں انفرادی کی جاوے مفاعیلین میں الف بڑھا کر مفاعیلان  
 کر دیا جائے۔ رکنِ غیر سالم کو مراحفہ کہتے ہیں اور جو تغیر واقع ہوا اسکو  
 زحاف کہتے ہیں۔ زحاف زحف کی جمع ہے اور زحف کے لغوی معنی  
 دور افتادن تیرا نشانہ ہیں۔ پس مراحفہ اپنی اصلیت سے دور ہوتا ہے۔  
 لہذا مراحفہ کہا گیا۔ زحافات حسبِ لیل ہیں +

(۱) تسبیح۔ بفتح تاء فوقانی و سکون سین ثملہ و کسرہ با و موحده و سکون یا و انتحانی  
 و یقین بفتح یاء لغوی معنی تمام کرنا زیادتی الف۔ اور اصطلاح عروضیان میں مابین  
 بضعیف رکن آخر کے الف زیادہ کرنا ہوتا ہے مثلاً مفاعیلین سے مفاعیلان  
 رکن مراحفہ کو تسبیح کہتے ہیں +

(۲) قبض۔ بفتح اول و سکون ثانی بار موحده و ضاد ثملہ یعنی گرفتار۔ اصطلاح  
 عروضیان میں رکن کا حرفِ پنجساکن گردینا مثلاً یا و مفاعیلین دور کر دی جاوے

مفاعیلن باقی رہیگا رکن مزاحف کو مقبوض کہتے ہیں +

(۳) ششتر بفتح شین معجم و سکون تاد فوقانی و راملہ لغوی بمعنی نقصان و عیب اصطلاح عروضیان میں رکن مفاعیلن سے میم و یار کا دو رکڑ دینا ہے کہ فاعیلن باقی رہے۔ مزاحف کو اشتر کہتے ہیں +

(۴) خرب۔ بفتح خاء ثبوہ و سکون راملہ و بار موحده لغوی بمعنی ویران کرنا اصطلاح عروضیان میں میم و نون مفاعیلن کا دو رکڑنا ہے کہ فاعیلن باقی رہے ایسکے بجائے مقول بضم لام رکھتے ہیں کیونکہ ہوزن میں قاعدہ عروضیان یہ ہے کہ اگر رکن سے کوئی جزو گرادیاجائے اور رکن غیر مستعمل باقی رہے تو اس کی بجائے رکن مستعمل ہوزن رکھتے ہیں شروع اور آخر کو دینے سے ویرانی تمام ہے۔ مزاحف کو اخب کہتے ہیں +

(۵) کف۔ بفتح کاف و تشدید فار۔ لغوی بمعنی فروچیدن دامن لباس۔

اصطلاح عروضیان میں حرف ہفتم ساکن کا گر ادینا مثلاً نون مفاعیلن کا ساقط ہو کر مفاعیل بضم لام باقی رہا۔ مزاحف کو کف کہتے ہیں +

(۶) قصر۔ بفتح قاف و سکون ثبوت و رائے مملہ۔ لغوی بمعنی کوتاہ کرنا۔ اصطلاح میں حرف ہفتم ساکن کا گر ادینا اور حرف آخری باقی ماندہ کا ساکن کرنا یا رکن کے سبب آخری سے حرف ساکن کا گر ادینا اور اس سبب کے حرف متحرک کو ساکن کر دینا ہے مثلاً مفاعیلن کا نون گر ادینا اور لام کو ساکن کر دینا کہ مفاعیل باقی رہے یا مفعیلن کا نون گر ادینا اور لام ساکن کرنا کہ مقول باقی رہے مزاحف کو قصر کہتے ہیں +



(۷) حذف - نفع خا، لے نقطہ و سکون ذال یا نقطہ و فاعل لغوی معنی دم  
بریدن - اصطلاح میں کسی رکن کے سبب خفیف کا گرا دینا مثلاً مفاعیلین  
سے تن گرا کر مفاعلی کے بجائے فاعلین رکن مستقل رکھا جائے یا فاعلین سے  
تن گرا کر فاعل کے بجائے فعل رکھا گیا یا فاعلاتن سے تن گرا کر فاعلا کے  
بجائے فاعلین رکھا جائے۔ مزاحف کو محذوف کہتے ہیں۔ تشبیہ معنی  
ظاہر ہے +

(۸) آخرم - نفع خا، یا نقطہ و سکون را، مملہ - لغوی معنی مینی بریدن +  
اصطلاح میں مفاعیلین سے نیم کا گرا دینا فاعیلین کے بجائے مفعولین حسب  
قاعدہ رکھنا مزاحف کو آخرم کہتے ہیں تشبیہ معنی ظاہر ہے +  
(۹) اولت - لغوی معنی دامن فرو بستن - یعنی دامن چھٹکاتا - اصطلاح  
میں وہ مجموعہ آخر رکن میں قبل از فاعل کے الف زیادہ کرنا ہے۔ مثلاً  
مستعلن سے مستعلنان مزاحف کو مذاک بضم سیم کہتے ہیں +

(۱۰) طی - لغوی معنی طی ثوب یعنی نہ کرنا پارچہ کا ہے اصطلاح میں حرف  
چهارم ساکن کسی رکن کا گرا دینا مثلاً فاعل مستعلن کو گرا کر مستعلن باقی رہا اور  
بجائے اس کے مستعلن حرف مستقل رکھے ہیں مزاحف کو مطوی کہتے ہیں  
یا مقولات سے داؤ گرا کر مقولات باقی رہا فاعلات یا فاعلان بجائے اس  
کے رکھا گیا۔

(۱۱) جنین - نفع خا، یا نقطہ و سکون با، موحده لغوی معنی کوتاہ کرنا جاہ کا ہے  
کہ موافق ہو جائے اصطلاح میں رکن سے حرف دوم ساکن کا گرا دینا مثلاً

مستفعلن کا کہ متفعلن باقی رہا مفاعیلن بجائے اُسکے رکھا گیا یا الف فاعلاتن  
 کا کہ فاعلاتن یا الف فاعلین کا کہ فعلین باقی رہا مزاحمت کو مجنون کہتے ہیں۔  
 تشبیہ معنی ظاہر ہے۔

(۱۲) شکل نفع شین مجہول و سکون کاٹ۔ لغوی معنی دست و پائے اسپ کا  
 باندھنا اصطلاح میں اجتماعِ ضم و کف کو کہتے ہیں جن سے الف فاعلاتن  
 کا ساقط ہو کر فاعلاتن اور کف سے نون ساقط ہو کر فعلات باقی رہا بضم تاء  
 گویا اس رکن کے دست و پا بستہ ہو کر رفاہ آواز کی کم ہو گئی مزاحمت کو مشکول  
 کہتے ہیں +

(۱۳) قطع۔ لغوی معنی بریدن۔ اصطلاح بحر جزل میں سیبِ خفیف آخر رکن  
 کا گرا کر نامثلاً فاعلاتن سے فاعلا باقی رہا اور وہ مجموع سے کہ علامت ہے حرف ساکن  
 کا ساقط کرنا اور لام کا ساکن کرنا کہ فاعل باقی رہا فعلین بجائے اسکے رکھتے ہیں +  
 اور اصطلاح بحر جزم میں وہ مجموع سے حرف ساکن گرا دینا اور باقی متحرک  
 کو ساکن کرنا مثلاً مستفعلن سے نون گرا دینا اور لام کو ساکن کرنا کہ مستفعل باقی  
 رہے مفعولن بجائے اسکے رکھتے ہیں اور مزاحمت کو مزدوا اصطلاح میں مقطوع  
 کہتے ہیں +

(۱۴) وقف۔ لغوی معنی باز ایستادن اصطلاح میں ساکن کرنا حرف متحرک  
 بضم کا ہے مثلاً تار مفعولات کہ سکون تار باقی رہے مزاحمت کو متوقف کہتے ہیں  
 (۱۵) کسف۔ بفتح کاٹ و سکون سین ثقل لغوی معنی پے دپاشہ بریدن  
 اور اصطلاح میں حرف بضم متحرک کا گرا دینا مثلاً تار مفعولات کہ مفعولا باقی

مفعولن بجائے اُسکے رکھا گیا مزاحف کو مکسوت کہتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ  
طی کے گرا نا حرف چہام یعنی واکا ہے مفعلا باقی رہا۔ فاعلن بجائے اُسکے  
رکھا مزاحف کو چونکہ مفعولات سے فاعلن بنایا گیا ہے مطوی مکسوف کہتے ہیں \*  
(۱۶) جمع۔ بفتح جیم و سکون وال و عین بے نقط لغوی معنی بنی بُریدن اور  
اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف اول کا گرا دینا اور ساکن کرنا حرف آخر کا ہے  
مثلاً مفعولات سے لاث بسکون تا باقی رہا فاع بجائے اُسکے رکھا گیا۔

مزاحف کو مجرور کہتے ہیں \*

(۱۷) نحر۔ بفتح نون و سکون حار حطی و رائے مہملہ اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف  
اول اور تا مفعولات کا گرا دینا ہے لآ باقی رہا فاع بجائے اُسکے رکھتے ہیں کہ دو  
حروف اول میزان کے ہیں اور بعض بجائے اُسکے فل رکھتے ہیں کہ دو حروف  
میزان کے ہیں اور کلام عرب میں بمعنی فلان کے ہیں رکن مزاحف کو مجرور  
کہتے ہیں \*

روانہ نکر۔ بفتح نون و سکون لام لغوی بمعنی کسی چیز میں رخ نہ ہونا۔ اصطلاح  
میں قدح لکن۔ خفیف اول گرا دینا ہے کہ کو لکن باقی رہا فاعلن بجائے اُسکے  
حسب قاعدہ رکھا گیا مزاحف کو اکتم کہتے ہیں \*

(۱۹) ہتم۔ بفتح ہاء و سکون تا فوقانی۔ لغوی معنی دندان پیش شکستن۔  
اصطلاح میں اجتماع حذف و قبض کو کہتے ہیں مفاعیلین سے تثنیٰ بقاعدہ حذف  
و یا بقاعدہ قبض ساقط ہوا مفاع باقی رہا فعل اسکی جگہ پر رکھا گیا رکن مزاحف  
کو اکتم کہتے ہیں \*

(۲۰) زلزل - بفتح زاء ہوز و فتح لام اول - لغوی معنی بگوشی ران و نصف پایاں زمان ہے - اصطلاح میں اجتماع ہتم و خرم کو کہتے ہیں مفاعیلین سے مبین بقاعدہ ہتم و میم بقاعدہ خرم ساقط ہو کر فاع باقی رہتا ہے مزاحفت کو ازل کہتے ہیں +

(۲۱) جب - بفتح جیم و تشدید بار موحدة لغوی معنی خفتی کرنا - اصطلاح میں دو سبب مفاعیلین کا اگر دینا ہے کہ مفاعیل باقی رہا فعل بجائے اسکے رکھا گیا - مزاحفت کو محبوب کہتے ہیں +

(۲۲) بستر - بفتح باء و سکون تا و قرشت و را و مملہ لغوی معنی و نہالہ بریدن اصطلاح میں اجتماع جب و خرم کو کہتے ہیں - مفاعیلین سے مبین بقاعدہ جب و میم بقاعدہ خرم ساقط ہو کر تا باقی رہا بجائے اسکے رفع رکھا گیا مزاحفت کو بستر کہتے ہیں + یہ تضادات کا مفصل بیان ہو چکا ہے اور واضح ہو گا +

## باب دوم

### بجرا کے پس بیان میں

بجرا بمعنی دریا - اصطلاح عروضیہ میں نظام وزن مراد ہے جو چند انواع اشعار پر مشتمل ہو - چونکہ دریا میں بہت طرح کی اشیا مثل درمیرجان وغیرہ ہوتے ہیں - دریا کی مشابہت سے بحر نام رکھا گیا - یعنی وجہ مشابہت یہ بیان کرتے ہیں کہ بسط دریا میں گر کر کوئی شخص حیران و پریشان ہوتا ہے اسی طرح بحر اشعار میں بوجہ تغیرات ارکان عروضی وغیرہ شخص حیران و پریشان

سہوتا ہے پس اس مشابہت سے بحر نام رکھنا موزوں ہوا +  
 بحر صرف آٹھ رکن سے بنائی گئی ہیں جسکا بیان باب اول فصل اول میں ہو  
 چکا ہے اور انہیں کے مجموعہ سے انہیں بحر بنائی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں +  
 طویل مدید بسیط وافر کامل ہرج رجز رمل منسج مضارع مقنطنب  
 مجتث سیرج جدید قریب خفیف مشککل متقارب متدارک +  
 یعنی طویل مدید بسیط وافر کامل خاص عرب میں مستعمل ہیں اور میں بحر جدید  
 قریب مشککل خاص عجم میں مستعمل ہیں اور باقی مشترک ہیں +  
 بحر دو قسم کے ہیں اول مضر وہ جو ایک رکن سے بنائی جائیں مثلاً فو لن  
 ہشت بار دوم بحر مرکبہ جو ایک یا زیادہ رکن سے بنائی جائے مثلاً  
 مضارع مفاعیلین فاعلان چار بار +

### فصل اول بحر ہرج کے بیان میں

(۱) بحر ہرج مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے مفاعیلین ہشت بار +  
 مثنیٰ سالم آمد یا دایں بحر ہرج را کُن مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین  
 اس بحر کو ہرج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنی ہرج کے آواز ترم فو نو گوار  
 کے ہیں۔ اہل عرب اکثر اشعار جو خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے ہیں اسی  
 بحر میں پڑھتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ہرج کی معنی آواز پھیرنے کے  
 ہیں اور چونکہ اس بحر میں رکن اول وند مجموع ہے اور بعد اس کے دو سبب  
 خفیف اور اس سے آواز کی دمازی اور پھیرنے میں مدد ملتی ہے اس سبب

نرم با آنکه جز کار صواب حاصل نمی آید | پیش او خطا دارم چه سازم چون کنم یا ب  
تقطیع - نرم با او معا عینین - کجتر کارے معا عینین - صوابیلا معا عینین  
نمی آید معا عینین ۴ پیشے او معا عینین - خطا دارم معا عینین - چه سازم  
معا عینین - کنم یا رب معا عینین ۴

(۲) بخرام مشتمل سنگ - وزن یہ ہے +

[illegible]

(۲) بحر بیخ منتهی منقبض - وزن یہ ہے مفاعیلن ہشت بارہ۔

مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن	جہنم بہت خوش رنگ اور خوبصورت
سبقتاً عدہ قبض حرف پنجم ساکن گردا گیا اور مفاعِلن باقی رہا۔ مولف	

کہ ہوسہ برہیت نرم زشتوق و میخوم کہ خوف تو زدل برم جفاکشی و یاکرم  
 طبع۔ بیابا کہ ہو مفاعلت۔ سبریت مفاعلت نرم زشتو مفاعلت۔ مخم شرم  
 مفاعلت۔ خوف تو مفاعلت زدل برم مفاعلت۔ جفاکشی مفاعلت۔ و یاکرم

(۴) بحسب شرح مشتمل بقیو ض مسیح - وزن یہ ہے +

مخبر شمن و قیض هم میبغش سچوال

حسب قاعدہ تسبیح سبب خفیف آخر کُن مفاعیلین کے مابین الف بڑھا کر مفاعیلان بنایا گیا۔ از مولف

بکامیابی چہاں فروغ گشتہ نیم جان | نظر بجام و شیشہ ماند و جان ز جہر شدہ نمان

تفطیع - بیکرے مفاعیلن - خیری چسال مفاعیلن - فروغ کش مفاعیلن -  
 تنیم حیا مفاعیلان + نظر بجا مفاعیلن - مشیش ما مفاعیلن - و جازجیں  
 مفاعیلن - مش نہاں مفاعیلان +

(۵) بحسب مہینہ اشتہر۔ وزن یہ ہے +

گر پنج شمن شد رکن او تو اشته کن

حسب قاعدہ مشترکہ مبالغین بی بیہ و یار دور کر کے فاعلین باقی رکھ گیا ہے۔

جام سے بد خو دم بوسہ بر لبش دادم

نقٹہ - جام نے فاعلن - بد و خرم نہ اعلین - بوس بر فاعلن - لیش دوم

مفاعیلین + خوفِ او فاعلن - زولِ بُرہم مفاعیلین - خدزبے فاعلن

خدی شادم مفاعیلین ۴

(۶) کجسرنج دشمن اشتراکینغ۔ وزن یہ ہے :

از مخرج مثنیٰ کن اشتر و مسغ خرداں | فاعلن مفاعیلین فاعلن مفاعیلان

حب قاعدہ لہجہ سب خفیف آنزین میں الف انہ او کیا گیا اور مخا عیلا ان ہوا کہ

روے اوچون دیم حال من پریشاں گشت  
آئینہ بہ پیش اواز قفا شدم حیران  
تقطیع - روے او فاعلن - چین دیم مفاعیلن - حال من فاعلن - پریشا  
گشت مفاعیلان + آئینہ فاعلن - پیشے او مفاعیلن - از قفا فاعلن -  
شدم حیران مفاعیلان +

(۷) بحج ہرج اخرج - وزن یہ ہے -

شد بحج ہرج اخرج گوئیم یادش کن  
مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن  
حسب قاعدہ خرب میم و نون مفاعیلن کا ساقط ہو کر فاعیل رہا بجائے اسکے  
رکن مہوزن مفعول رکھا گیا۔ کیونکہ قاعدہ عروضیان ہے کہ رکن غیر مستعمل کے  
بجائے رکن مستعمل رکھتے ہیں۔ از مولف۔

دردہر بے گشتم گلزار جہاں دیم  
گلزار پر از خار و از خار گئے چیم  
تقطیع - دردہر مفعول - بے گشتم مفاعیلن - گلزار مفعول - جہاں دیم  
مفاعیلن + گلزار مفعول - پر از خار و مفاعیلن - از خار مفعول - گئے چیم مفاعیلن  
(۸) بحج ہرج مثنیٰ اخرج مسبق - وزن یہ ہے -

بج ہرج اخرج شد مسبق کن و برخواست  
مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان  
حسب قاعدہ تسبیح خفیف آخر رکن میں الفہ ایزاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا۔ از مولف  
شد یارے از پس در بزم عدد و فتم  
بسنیم چہ گرد و ذکرے رنگہ بازار  
تقطیع - شد یار مفعول - وے از پس مفاعیلن - در بزم مفعول - عدد و فتم  
مفاعیلان + بسنیم مفعول - چہ گرد و مفاعیلن - ذکرے مفعول - نگہ بازار  
مفاعیلان +



(۹) بحسب راجح مضمن اُخریب مکفوف محذوف - وزن یہ ہے۔	
اُخریب مکفوف و بحسب راجح مضمن	مفعول مفاعیل مفاعیل فاعولین
بقاعدہ و بحسب مفعول و بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فاعولین ہوا از مولف	
از چرخ ستم باد ہم از یار جفا ئے	از پیر و جوان چشم نداریم وفا ئے
تقطیع - از چرخ مفعول - ستم باد مفاعیل - ہم از یار مفاعیل - جفا ئے فاعولین	
از پیر مفعول - جو چشم مفاعیل - نداریم مفاعیل - وفا ئے فاعولین	
(۱۰) بحسب راجح مضمن اُخریب مکفوف مقصود - وزن یہ ہے۔	
اُخریب شد مکفوف و مقصود و تفصیل	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیلین سے بقاعدہ و بحسب مفعول ہوا اور حسب قاعدہ کف مفاعیل بضم	الہم اور حسب قاعدہ قصیر مفاعیل بسکون لام ہوا - از مولف
گفتیم سخن باے گل دل بتولے رند	در بزم حریفان سخن را نہ نگوئیم
گفتیم مفعول - سخن باے مفاعیل - گل دل - بہ مفاعیل - ت اے رند	
مفاعیل ما در بزم مفعول - حریفان مفاعیل - سخنے راز مفاعیل - نگوئیم مفاعیل	
(۱۱) بحسب راجح مضمن مکفوف محذوف - وزن یہ ہے۔	
بہ گشتہ مکفوف و بحسب راجح مضمن	مفاعیل مفاعیل مفاعیل فاعولین
مفعول مفاعیلین بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فاعولین بنایا گیا - از مولف	
مراداد چو یک جام و نظر کروستوسن	کسے وید و کسے مرد زہے نرس کشن
تقطیع - مراداد مفاعیل - چو یک جام مفاعیل - نظر کروستوسن	سویئے من

نوعین کے یہ مفاعیل کے مرد مفاعیل زہے نرگ مفاعیل  
(۱۲) بحر نرج مشن کھنوف مقصور وزن یہ ہے

نرج گشتہ کھنوف وچ مقصورہ تفصیل	مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
--------------------------------	------------------------------------

مفاعیل بقاعدہ کت مفاعیل بضم لام وبقاعدہ قصر مفاعیل بکون لام دارقہ

ولم اسے شد از زندگی خلیق بجزار سولف ستم کرد و مراد سوئے خاندلہ

تقطیع - ولم اسے مفاعیل فاخذہ زند مفاعیل گئی خوش مفاعیل - چنے

مفاعیل ستم کرد مفاعیل مراد مفاعیل سوئے خان مفاعیل - بیلدار

(۱۳) بحر نرج مسدس سالم وزن یہ ہے - مفاعیل شش بار

نرج گشتہ مسدس سالم از برکن	مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
----------------------------	-----------------------------

### مولف

زخولی اسے شیش سقنم گوہر قلم از طایخ نرگس جستم بہتر

تقطیع - زخولی امفاعیل شیش صف مفاعیل - ستم گوہر مفاعیل -

قلم از شامفاعیل خمر گس جس مفاعیل ستم بہتر مفاعیل +

(۱۴) بحر نرج مسدس مسنوع - وزن -

نرج آدم سس ہم مسنوع خال	مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
-------------------------	-----------------------------

حسب قاعدہ تبسین مفاعیل سے مفاعیل بنا گیا - از مولف

کشادی زلف مشکین پر خ تاباں پریشاں شانہ شد آئینہ شد حیراں

تقطیع - کشادی زلف مفاعیل - مشک پر مفاعیل - رخ تاباں مفاعیل

پریشاں شانہ مفاعیل - نشہ آای مفاعیل - نشہ حیراں مفاعیل +

(۱۵) بحر ہرج مسدس مقصور - وزن -

ہرج مقصور و شش کش تفصیل	مفاعیلین مفاعیلین مفاعیل
-------------------------	--------------------------

عروض و ضرب مقصور باقی ارکان سالم ہیں - از مولف (از سرایا کے شیخ)

بش آبیک شد از دروغم آہ	ز عشق ماہر ویاں گشتہ آگاہ
------------------------	---------------------------

تقطیع - بش ابی مفاعیلین - کث از در مفاعیلین - وغم آہ مفاعیلین -

ز عشق ماہر ویاں مفاعیلین - ہر ویاں گشتہ آگاہ مفاعیلین -

(۱۶) بحر ہرج مسدس مخدوف - وزن -

مسدس شد ہرج مخدوف ہم کن	مفاعیلین مفاعیلین فعولن
-------------------------	-------------------------

اس بحر میں عروض و ضرب مخدوف ہیں باقی ارکان سالم - از مولف (از سرایا کے شیخ)

دوا بروئے او پیوستہ یارم	ہلال غرہ ماہ محترم
--------------------------	--------------------

تقطیع - دوا بروئے مفاعیلین - یا و پیوستہ مفاعیلین - تباہم فعولن -

ہلالے غرہ مفاعیلین - رای ماہی مفاعیلین - محرم فعولن -

(۱۷) بحر ہرج مسدس مکفوف - وزن -

ہرج از کث مقصور تفصیل	مفاعیل مفاعیل مفاعیل
-----------------------	----------------------

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں - از مولف -

چہ از وصف دہان تو گویم	چو عفتا سرت نشانش چہ بگویم
------------------------	----------------------------

تقطیع - چہ از وصف مفاعیل - دہانے مفاعیل - بگویم مفاعیل -

چو عفتا س مفاعیل - نشانی مفاعیل - بگویم مفاعیل -

(۱۸) بحر ہرج مسدس مکفوف مخدوف - وزن -

ہنر ج کف شد و ہم حذف بہر کن	مفاعیل مفاعیل فاعلن
مفاعیل مکھنن فاعلن محذوف ہے۔ از مولا	
چو از لطف بن یار نشیند	مگر چشم عدو بیچ نہ بیند
تقطیع۔ حج از لطف مفاعیل۔ بن یار مفاعیل۔ نشیند فاعلن۔ مگر چشم مفاعیل۔ عدو بیچ مفاعیل۔ نہ بیند فاعلن۔ (۱۹) بجز ہنر ج مسدس اخر ب مقبوض۔ وزن۔	
اخر شد و قبض ہم ہنر ج راکن	مفعول مفاعیلن مفاعیلن
اس کبہ میں مفعول اخر مفاعیلن مقبوض ہیں۔ مولا	
از بادہ تاب ساغر آوردی	وز بیخ خداں غم دلم بروی
تقطیع۔ از بادہ مفعول۔ ہتاب سا مفاعیلن۔ سغر آوردی مفاعیلن۔ وز بیخ مفعول۔ خزانے مفاعیلن۔ دلم بروی مفاعیلن۔ (۲۰) بجز ہنر ج مسدس و اخر ب مقبوض مسبق۔ وزن۔	
اخر شد و قبض ہم سین خواں	مفعول مفاعیلن مفاعیلن
مفعول اخر مفاعیلن مقبوض اور مفاعیلان مسبق ہے۔ از مولا۔	
افتادہ بروے تو نظر ایمان	دیدیم ز شان او رخ تاباں
تقطیع۔ افتادہ مفعول۔ بروی تو مفاعیلن۔ نظر اسے جاں مفاعیلان۔ دیدیم مفعول۔ ز شان او مفاعیلن۔ رخے تاباں مفاعیلان۔ (۲۱) بجز ہنر ج مسدس مقبوض مقصور۔ وزن۔	
قبض اخر و قصر کن بتجیل	مفعول مفاعیلن مفاعیل

اس بحر میں صدر وابتدا خرب اور خشو مقبوض اور عرض و ضرب مقصور ہے۔

جز و در و تباں بدل نداریم | از مولات | رسم از بت خویش خواستگاریم

تقطیع - جز و در و مقبول - تباں بدل مفاعیلن نداریم مفاعیل - رسم از بت خویش خواستگاریم - مفعول - تجیش غا مفاعیلن - سگاریم مفاعیل -

(۲۲) بحر ہزج مسدس اخر ب مقبوض مخذوف - وزن

اخر ب شد و قبض مخذوف ہم کن | مفعول مفاعیلن فعلون

اس بحر میں عرض و ضرب مخذوف صدر وابتدا خرب اور خشو مقبوض ہیں۔

از مہر فلک خبہ ندارم | از مولات | جز و سنے تو در نظر ندارم

تقطیع - از مہر مفعول - فلک خبر مفاعیلن ندارم فعلون - چیز و سنے مفعول - تدر نظر مفاعیلن - ندارم فعلون -

(۲۳) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر مقصور - وزن

اخرم و شتر و زعفر قفیل | مفعول فاعیلن مفاعیل

صدر وابتدا اخرم عرض و ضرب مقصور اور خشو اشتر ہیں۔ از مولات -

ہم از من شود گریزاں | نے ہاشم از غم اشک دیناں

تقطیع - ہم از مفعولن - من شود فاعیلن - گریزاں مفاعیل -

ے ہاشم مفعولن - از غم فاعیلن - گریزاں مفاعیل -

(۲۴) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر مخذوف - وزن

اخرم اشتر بخذوف ہم کن | مفعول فاعیلن فعلون

صدر وابتدا اخرم عرض و ضرب مخذوف خشو اشتر ہیں۔ از مولات -

باسن جنواب سبیر شد	جلے نوشید در بخیر شد
--------------------	----------------------

تقطیع۔ باسن بم مفعولن۔ قاب سی فاعلن۔ سبیر شد فعلن۔ جائے نو  
مفعولن۔ شید بے فاعلن۔ خبر شد فعلن۔

بحر اے نمبر ۲۰ لغایت ۲۴ ایک ہی وزن میں شمار کی جاتی ہیں۔ ایک بحر  
میں ایک مصرع اور دوسری بحر میں دوسرا مصرع لکھتا درست اونٹوں  
سمجھا جاتا ہے +

(۲۵) بحر پنج مسدس صدر و ابتد الخرب عروض و ضرب خرم مخدوف و ذن

از اذرب اخرم حدف کبن	مفعول مفاعیلن فعلن
----------------------	--------------------

بعض اس بحر کے وزن کو دو چند کہتے ہیں۔ وزن یہ ہے۔۔۔  
مفعول مفاعیلن فعلن۔ مفعول مفاعیلن فعلن۔ دوبار۔ مکرر فارسی میں  
قلیل الاستعمال ہے۔ فعلن مثبت بار بھی۔ یہی وزن ہوتا ہے۔ ازخلاف

باسن چکنی ایجاں سنے	ایکدم تو کبن باسن کرے
---------------------	-----------------------

تقطیع۔ باسن ج مفعول۔ کبن ایجا مفاعیلن۔ سنے فعلن۔ یکدم مفعول  
کبن باسن مفاعیلن۔ کرے فعلن۔

فصل دوم بحر جز کے بیان میں
----------------------------

جز۔ بفتح زاء مملوہ و فتح جیم و سکون زاء و موحو معنی اضطراب و سرعت۔ معرکہ زلزلہ  
و جنگ و مردائی و فخر کے وقت اہل عرب اس وزن میں اشارت کرتے ہیں۔ چنانچہ  
اوقات میں سرعت و اضطراب و فخر ہوتا ہے۔ لہذا اس بحر کا نام بحر جز ماس ہے

اور بعض کہتے ہیں کہ بحر بنج زار وسط و سکون حیم اس مشترک کہتے ہیں جو بوقت زلزلہ کا پتا ہے جس میں جو کھاس بحر میں دو سبب خفیت اور بعد ہر حرکت کے سکون واقع ہوتا ہے لہذا بحر نام رکھا گیا۔

(۱) بحر رجز مٹمن سالم - وزن مستفعلن ہشت بار۔

بحر رجز از من شنو سالم تمن شد سخن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
از مولف	

از پندائے ناصح بمن ایچد سیکوئی سخن	دل از من ناخن زمین دشت از من زمین
------------------------------------	-----------------------------------

تقطیع - از پندائے مستفعلن - ناصح بمن مستفعلن - ایچد سے مستفعلن - گواہی سخن مستفعلن - دل از من منو مستفعلن - ناخن زمین مستفعلن - دشت منو مستفعلن - دامن زمین مستفعلن ۴

(۲) بحر رجز مٹمن نزال - وزن -

بحر رجز سالم تمن شد نزال از من خواباں	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
---------------------------------------	---

مستفعلن سے مستفعلن بقاعدہ اذالت بنایا گیا - از مولف -

در بزم اعدا میروم خواہم کہے نوئم بیار	آب خضر باشم ایک جام از دست نگار
---------------------------------------	---------------------------------

تقطیع - در بزم از مستفعلن - دامیروم مستفعلن - خواہم کہی مستفعلن - نوئم بیار مستفعلن - آب خضر مستفعلن - باشم مستفعلن - ایک جام از مستفعلن - دستے نگار مستفعلن -

(۳) بحر رجز مٹمن مطوی - وزن - مستفعلن ہشت بار

بحر رجز مطوی دین گشتے کے از سخن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
---------------------------------	---------------------------------

بقاعدہ طے مستفعلن سے مقتعلن بنایا گیا۔ از موعظ۔

چہرہ زیبائے توایحیا نظر آمد قسیرے | دل بجالش چو فدا شد یہ تصور از نظرے

تقطیع۔ چہرہ زیبائے مقتعلن۔ بایر اسے مقتعلن۔ جانظر مقتعلن۔ مقررے

مقتعلن۔ دل بجا مقتعلن۔ لش چہدا مقتعلن۔ شد چہصو مقتعلن۔ رز نظرے

(۴) بحر جزم مطوی مدال۔ وزن

بحر جزم مطوی و گم گشتہ ندالی زبیاں | مقتعلن مقتعلن مقتعلن مقتعلن

بقاعدہ اذالت مقتعلن سے مقتعلن بنایا گیا ہے۔ از موعظ

لطف و کرم شد ز جہاں مہر و وفا گشتہ نہاں | ظلم و ستم جبر و جفا شد ز تماشائے تباں

تقطیع۔ لطف و کرم مقتعلن۔ شد ز جہا مقتعلن۔ مہر و وفا مقتعلن۔ گشت نہاں

مقتعلن۔ ظلم و ستم مقتعلن۔ جبر و جفا مقتعلن۔ شد ز تماشائے تباں مقتعلن

(۵) بحر جزم مطوی مجنون۔ وزن۔

مطوی و ضن شد ز جزم ستمن این سخن | مقتعلن مفاععلن مقتعلن مفاععلن

اس بحر میں مقتعلن مطوی ہے اور مفاععلن مجنون۔ از موعظ

اے بت پارے ماہر و کرم بمانما | بے توزیم تاجیکے لطف حیات مانگیا

تقطیع۔ اے بت یا مقتعلن۔ رساے مانمفاععلن۔ مہر و کرم مقتعلن۔ بمانمفاععلن

بے توزامی مقتعلن۔ تاجیکے مفاععلن لطف حیات مقتعلن۔ تاجیکے مفاععلن۔

(۶) بحر جزم مطوی مجنون مسبق۔ وزن

بحر جزم مطوی او ضن سنش بخوہی | مقتعلن مفاععلن مقتعلن مفاععلن

حسب قاعدہ مسبق مفاععلن سے مفاععلن بنایا گیا۔ از موعظ



تیرنگه درد لیم - ظلم و جفا تو بجاں - غم نخوریم ز جور تو مهر تو درد لیم نهان

تقطیع - تیرنگه مفتعلن - درد لیم - مفاعلهن - ظلم جفا مفتعلن - تیو بجاں مفاعلهن  
غم نخوریم مفتعلن - ز جور تو مفاعلهن - مهر تو درد مفتعلن - دلم نهان مفاعلهن -

(۷۸) بحر رجز منتهن مخبون و مطوی - وزن

بختن طلی من یکیم که نشد جز هم سخن - مفاعلهن مفتعلن مفاعلهن مفتعلن

ظلم او شکوه جز ز جور او یا و ممکن - از موف - بیا به میں از کمرش زلف او هم چرخن

تقطیع - ز ظلم او مفاعلهن - شکوه جز مفتعلن - ز جور او مفاعلهن - یا و ممکن مفتعلن

بیا به میں مفاعلهن - از کمرش مفتعلن - زلف او مفاعلهن - هم چرخن مفتعلن -

(۸۱) بحر رجز منتهن مخبون و مطوی مسبق - وزن

مین رجز طبعی و طبعی سبغی و گشته عیاں - مفاعلهن مفتعلن مفاعلهن مفتعلن

بقاعده تسبیح مفتعلن مفعولان بنایا گیا - مولف

بیا به میں کن کرے کشد زین تاب و توان - کشد خون ریز و شیب زلف و رخ ماہر خاں

تقطیع - بیا به میں مفاعلهن - کن کرے مفتعلن - کشد زین مفاعلهن - تاب و توان

مفتعلن - کشد رخ مفاعلهن - روز بشب مفتعلن - زلف و رخ مفاعلهن

ماہر خاں مفتعلن -

(۹۱) بحر رجز مدس سالم - وزن - مستعلن شش باہ

باشد رجز سالم مدس در سخن - مستعلن مستعلن مستعلن

از مولف

تا صبح بیدارم خوش بول برگ گل - بیا به چشید از دست ہو کیجام مل

نقطعیج - ناصح جی مستفعلن - یکدم خوش مستفعلن - چو برگ گل مستفعلن - با چیشی  
مستفعلن - وز دست او مستفعلن - یک جام مل مستفعلن -  
(۱۰) بحر رجز مسدس مذال - وزن

بحر رجز ناست مذال لے دوستاں | مستفعلن مستفعلن مستفعلن  
بقاعده ذال مستفعلن ہے مستفعلن بنایا گیا - از ولعت

یکدم چمنی ناصحا روئے تباں | آگ شوی از جالبت درو نہاں  
نقطعیج - یکدم جی مستفعلن - نے ناصحا جی مستفعلن - روئے تباں مستفعلن -  
آگ شوی مستفعلن - از حالتے مستفعلن - دروے نہاں مستفعلن -

(۱۱) بحر رجز مسدس مطوی مدوزن مفتعلن شش باد  
مشتد رجز طی وشدہ لطف سخن | مفتعلن مفتعلن مفتعلن

باو گراں از تو وفا خوش نبود | وز تو با جور و جفا خوش نبود  
نقطعیج - باو گراں مفتعلن - از تو وفا مفتعلن - خوش نبود مفتعلن -  
وز تما مفتعلن - جور جفا مفتعلن - خوش نبود مفتعلن -

(۱۲) بحر رجز مسدس مطوی مذال - وزن  
بحر رجز طی ہذا لش تو سخاں | مفتعلن مفتعلن مفتعلن

گشتہ من کشت دل عشق تباں | مفتعلن  
نقطعیج - گشتہ من مفتعلن - کشت دل مفتعلن - عشق تباں مفتعلن -  
شدہ من آ مفتعلن - صورت دل مفتعلن - کشت چہاں مفتعلن -

(۱۳) بحر رجز مسدس مخجول - مفتعلن شش باد - وزن

مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن	بیا کہ شد رجز بجنین در سخن
حسب قاعدہ جنین مستقلین سے مفاعِلن بنایا گیا۔ از مولف	
دے ہیں ستم ز تو و ساز ما	جفا و ظلم تا کجا کرم تم
تقطیع۔ دے ہی مفاعِلن ستم ز تو مفاعِلن۔ و ساز ما مفاعِلن۔ جفا و ظلم مفاعِلن۔ تا کجا مفاعِلن۔ کرم نہا۔ مفاعِلن۔	
(۱۴) بجز رجز مسدس مجنون و مذال۔ وزن	
مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن	رجز بجنین کن مذال و ہم بخواں
حسب قاعدہ تسبیح مفاعِلن سے مفاعِلان بنایا گیا۔ از مولف	
بخ و جمال خود زما بکن نہاں	نہ این حجاب خوش بود ز عاشقان
تقطیع۔ رخ و جمال مفاعِلن۔ بخ و زما مفاعِلن۔ بکن نہاں مفاعِلان۔	
نہ اسی جماع مفاعِلن۔ بخش بود مفاعِلن۔ ز عاشقان مفاعِلان۔	
<p>اس کسر کو ہج مسدس مقبوض مسغ اور بجز نمبر ۱۳ کو ہج مسدس مقبوض بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح ہج مشن مقبوض یعنی مفاعِلن ہشت بار کو رجز مشن مجنون بھی کہہ سکتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک وزن دو ہجروں سے مستخرج ہو تو ہمیں بجز سے اسکا وزن یا سانی لیا جا سکے اس بجز سے لینا مناسب ہے درحقیقت مفاعِلن کو مفاعِلین سے لینا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ مستقل سے لیا جاوے۔ پس اس وزن کا مشن ہج سے اور مسدس بجز رجز سے نکالا گیا ہے۔</p>	

## فصل سوم بحر رمل کے بیان میں

رمل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ طریقہ اس وزن میں واقع ہے۔ یہ اس بحر کا نام رمل کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل رملان سے اخذ کیا گیا اور رملان بفتح را و مکرر ویم یعنی دو دین شتر۔ پس چونکہ رنگین کے آخر میں سبب خفیف ہے اور سبب خفیف کے جلد زبان سے ادا ہوتا ہے لہذا رمل رکھا گیا۔

۱ بحر رمل مثنیٰ سالم - وزن فاعلاتن ہشت بار - اصول

از رمل سالم مثنیٰ من چکیم در سخن کن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
گوشت زندان زینت ہم بود با یار خوشتر	بزم رندان بزم بزم زارہ میجو از خوشتر
تقطیع - گوش اسے وزن فاعلاتن - دوازہ بیت فاعلاتن - ہم بود با فاعلاتن - یار	
خوش تر فاعلاتن - باقی ہمیں طور -	

۲ بحر رمل مثنیٰ مسجع - وزن

شدر مل سالم مثنیٰ ہم مسجع است بجان	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان
حسب قاعدہ تسبیح فاعلاتن آخر کن میں مابین سبب خفیف الف زیادہ کر کے	
فاعلاتن بنا یا گیا اور فاعلیان بجائے اسکے رکھا گیا اس وجہ سے کہ	
مانیت کلمہ میں واقع نہیں ہوتی۔ اس وزن میں عروض و ضرب مسجع ہیں باقی	
ارکان سالم اور اسی طرح سے فاعلاتن یا فاعلیان ہوتا ہے۔ ملاحظہ	

روئے تو ماہ منور ابرواں شیر خدا دار	صورت شش القمر خم شعیان از رخ خدا
تقطیع - روئے تو ماہ فاعلاتن - ہے منور فاعلاتن - ابرو خم فاعلاتن - شیر	
خدا فاعلیان باقی ہمیں طور -	

تفصیل۔ بسوئے نر فعلاتن۔ مریبان فعلاتن۔ کمئی دل فعلاتن۔ تنگاہ ہے فعلاتن۔ باقی بہیں طور۔ بعضے اس بحر و بحر کو بجائے آٹھ رکن کے سوا

لیکن بھی استعمال کرتے ہیں جیسے فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ فعلاتن  
فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبارہ۔ مثالی از عصمت النہجیاری۔

نات بخار در دگرگوش و حفظ و خدو قد و عارض و غفل است ای سرور بیدار  
شوق در کوکب شام و سحر و طبع و سخن از بشت است در لعل طبع چهره کوثر

۱۰۰ شعر بکثرت میں ہے

نقطہ قطع۔ رنگ۔ و رخسارِ علاتن۔ رُو و روی گو فعلاتن۔ خط و خطہ فعلاتن۔ و قد و  
فعلاتن۔ رُخس خالے فعلاتن۔ بستے سر فعلاتن۔ و پر پر فعلاتن۔ یسین بر  
فعلاتن۔ بانی بہیں خط۔

(۴) بحر مل مٹھن محمول مسنگ - وزن -

چو کنی خن بر تیغ زل را شو کمان	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیاتن
چو کمر چو کشائی دهن ننگ خنفل	شودم بر دل مجروح چو مرمر ز تو بجای

تقسیم - چکل لم خندان - چکاشاہی فداکن - دمنے ناما فداکن - نک  
خندان فلیپان - باقی ہیں لہ۔

(۵) بحرِ رملِ مٹمنِ سالم و مخبون - فنی۔

از رمل سالم و محبوب و مثنیٰ بچن کن	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
اگر تو آئی بچن سیر بگوشن بود از من	مولات گاہ گل چینی و گہ سبیل گہ برگ زبون
تقطیع - اگر تو اسے فاعلاتن بچن سے فعلاتن - رگبشن فعلاتن - بود از من فعلاتن باقی ہمیں طور -	
(۶) بجر رمل مثنیٰ سالم و محبوب و مثنیٰ - وزن	
شدر رمل سالم و محبوب و مثنیٰ ہمیں سان	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیاتن
من ز زخم جگر خویش پریشاں شام افروز مولات	مولات صوفی زخم تو داری چہ در بلع از من ٹوئیں
تقطیع - من ز زخمی فاعلاتن جگر بچن فعلاتن - شیریشا فعلاتن - شد مثنیٰ فعلیاتن - باقی ہمیں طور - ہر جگر مندرجہ بالا میں اگر صد دور و ابتدا بجائے فاعلاتن کے فعلاتن ہوں تو اوزان شعر میں ناموزونیت کا خیال نہیں ہوتا -	
(۷) بجر رمل مثنیٰ مقصور - وزن	
یا و کن بجر رمل مقصور را از انتفات	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
حسب قاعدہ قصر فاعلاتن سے فاعلاتن رہا - مولات	
دوست در دنیا نباشد جستجویش شافصول	بسیغرض ناصح یو باشد مطلبم گرد و حصول
تقطیع - دوں در دن فاعلاتن - یا نباشد فاعلاتن - جستجویش فاعلاتن - رہا شافصول فاعلاتن - باقی ہمیں طور -	
(۸) بجر رمل مثنیٰ محذوف - وزن	
بشتو از بجر رمل محذوف گرد و بچن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلاتن نہ لیا گیا - یعنی سبب خفیف آخر کن کا ساقط	

کر کے فاعلا رکھا گیا فاعلن بجائے اسکے رکھا گیا۔ از مولا۔

کہ نہ از زلفش بود طول شب بچران ما | ہاں اگر آں سر و قد با شبے ہمان

تقطیع۔ کہ نہ از زلف فاعلاتن۔ فش بود طول فاعلاتن۔ نے شبے بچ فاعلاتن۔  
ران ما فاعلن۔ باقی ہمیں طور۔

(۹) بجز رمل مثنیٰ مشکول سالم الضرب والعروض۔ وزن

رمل مثنیٰ آمد تو بہ شکل در سخن کن | فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

حسب قاعدہ شکل یعنی جملہ خبریہ و کف فاعلاتن سے فعلات بنایا گیا اور  
عروض و ضرب یعنی ہر دو رکن آخر مصرعہ کے سالم ہیں۔ از مولا۔

نشو و کے پشیاں چو وفا کند سخن را | تو ز من چو وعدہ کردی بکشا و موہر را

تقطیع۔ نشو و ک فعلات۔ سے پشیا فاعلاتن۔ چو وفا ک فعلات۔ نہ سخن را

فاعلاتن۔ باقی ہمیں طور۔ اس بجز میں چار رکن مشکول اور چار رکن سالم ہیں۔  
(۱۰) بجز رمل مشکول مسبق۔ وزن۔

چہ ز شکل ہم مسبق رمل مثنیٰ ایجان | فعلات فاعلاتن فعلات فاعلیان

اس بجز میں عروض و ضرب مسبق ہیں یہ بجز کثیر الاستعمال ہے۔ از مولا۔

بہاں چو فخر خواہی تو وفای عمد گزار | ز فروع وعدہ کردی بگور ز نرم اختیار

تقطیع۔ بہاں چ فاعلاتن۔ فخر خواہی فاعلاتن۔ تو وفاے فعلات۔ عمد گزار فاعلیان۔  
باقی ہمیں طور۔

(۱۱) بجز رمل مثنیٰ سالم مجنون منقصور۔ وزن

شد رمل سالم و مجنون در تفرست نکات | فاعلاتن فعلاتن فعلات

چشم خورشید چہ بیند رخ انور ز نگاہ دیدہ ام زلف و رخ یار یا ست از شب بام

تقطیع - چشم خورشید فاعلاتن - چہ بیند فعلاتن - رخ انور مفعلاتن - ز نگاہ فعلاتن  
باقی ہمیں طور -

(۱۲) بحر رمل مثنیٰ مجنون محذوف - وزن -

شد رمل سالم و مجنون و محذوف مثنیٰ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (کسرین)

فعلاتن مجنون کو محذوف کرنے سے فعلن کسرین یا فاعلن محذوف کو جن  
کرنے سے فعلن کسرین ہوتا ہے - از مولف

یار و رفار کہ بیداد کنم یا کنم من بہ تشویش کہ فریاد کنم یا کنم

تقطیع - یار و رفار فاعلاتن - رک بیداد فعلاتن - و کنم یا فعلاتن - کنم فعلن  
باقی ہمیں طور -

(۱۳) بحر رمل مثنیٰ مجنون مقطوع - وزن -

شد رمل سالم و مقطوع و مثنیٰ از برکن فاعلاتن فعلاتن فعلن

حسب قاعدہ جن فعلاتن و حسب قاعدہ قطع فعلن بسکون میں ہوا - از مولف

ما ز فقیہ سوئے نرم - قیال گاہے لیکن از یار چہ سازم کند احساں گاہے

تقطیع - ما ز فقیہ فاعلاتن - سوئے فعلاتن - قیال مفعلاتن - گاہے فعلن  
باقی ہمیں طور -

(۱۴) بحر رمل مثنیٰ مجنون مقطوع - وزن -

جنس و مقطوع و مثنیٰ از برکن فاعلاتن فعلاتن فعلن

فعلن و مقطوع کو بقاعدہ مثنیٰ فعلان بنا یا گیا - از مولف



نہایت از غیر در نیچا تو کو م بلوہ ہنوش | لطف کن لطف کہ بر گمانہ شود حلقہ گونش

تقطیع - نہیں از رخ فاعلاتن - روزیجا فاعلاتن - زکرم یا فاعلاتن و ہنوش فاعلاتن

باقی ہمیں طور - ہر چار وزن یعنی نمبر الغایت نمبر ۱۱ ہوزن ہیں اجتماع اوزان

مذکورہ بالا سے شعر ناموزوں نہیں ہوتا اور اسی طرح پچیس جگہ وزن میں تفاوت

سوائے اسکے ہو کہ ایک گار کن آخر فعلات اوردوسرے رکن کا وزن فعلن

اجتماع ان اوزان سے بھی نہایت ناموزوں نہیں ہے مثلاً از مولف

تا کے از جو ز فلک دہر نباشد نالان | تو جوانی ز جہاں ریفست باہر مضار

مصرعہ اول بحر نمبر ۱۲ و مصرعہ ثانی بحر نمبر ۱۱ میں ہے اور شعر ناموزوں نہیں ہے

(۱۵) بحر رمل مسدس سالم - وزن

شد رمل سالم مسدس در سخن کن | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

غیرا با یار دیدن خوش نہاشد | خوار مار گلزار چیدن خوش نہاشد

تقطیع - غیرا با فاعلاتن - یار دیدن فاعلاتن - خوش نہاشد فاعلاتن - باقی

(۱۶) بحر رمل مسدس سالم مسبیغ - وزن

شد رمل سالم مسبیغ ہم شد ایجان | فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان

از تو جویم مہر و لطف لے ماہ کنعان | تو کجا چور و ستم از شاہ خرابان

تقطیع - از تو جویم فاعلاتن - مہر لطف فاعلاتن - ماہ کنعان فاعلیان - باقی ہمیں طور

(۱۷) بحر رمل مسدس مقصور - وزن

گر رمل مقصور باشد در صفات | فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

جستوئے یار سے باید نمود | بزم دشمن خوار سے باید نمود

تقطیع - جستجوئے فاعلاتن - یا رے با فاعلاتن - یہ نمود فاعلاتن باقی ہیں طور۔

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور۔ باقی ارکان سالم ہیں

(۱۸) بحر رمل مسدس مجنون مخدوف - وزن

فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن
-------------	-------------	-------------	-------------

بے تو گزار جہاں ناخوش بود سیر گل با یار شہناخوش بود

تقطیع - بے تکرار فاعلاتن - رے جہاں فاعلاتن - خوش بود فاعلن - باقی ہیں

(۱۹) بحر رمل مسدس مجنون مقصور - وزن

فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن
-------------	-------------	-------------	-------------

صحبت غیر ندارد بتو کار سوان میکشی خوش لہو و نمود یار

تقطیع - صحتے فاعلاتن - ندارد فاعلاتن - بتو کار فاعلاتن باقی ہیں طور۔

اس بحر میں صدر وابتداء سالم حشو مجنون اور عروض و ضرب مقصور ہیں۔

(۲۰) بحر رمل مسدس مجنون مخدوف - وزن

فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن
-------------	-------------	-------------	-------------

اس بحر میں صدر وابتداء سالم حشو مجنون عروض و ضرب مجنون مخدوف ہیں۔ از مولف

دُشْمَن	دُشْمَن	دُشْمَن	دُشْمَن
---------	---------	---------	---------

تقطیع - دشمن دش - فاعلاتن - من اگر ہیں فاعلاتن - بتجو فعلن - باقی ہیں طور

(۲۱) بحر رمل مسدس مجنون مقطوع - وزن

فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن	فَاعِلَاتِن
-------------	-------------	-------------	-------------

اس بحر میں صدر وابتداء سالم حشو مجنون عروض و ضرب مقطوع ہیں۔ از مولف

ہر از خود گر تو نہ ظاہر سازی فکر داری نہ تو از غم سازی  
تقطیع - ماز خود گر فاعلاتن - تن ظاہر فعلاتن - سازی فعلن - باقی ہیں  
۲۲ - بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبق - وزن -

فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلان	فعلن و مقطوع مسبق اخیال
---------------------------	-------------------------

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع مسبق از موعود

باتو گویم سخن اے جانان	دشمن و دوست نباش یکیاں
------------------------	------------------------

تقطیع باتو گویم فاعلاتن - سخن اے فاعلاتن - جانان فعلان باقی ہیں

واضح ہو کہ ہر سہ بحر متذکرہ بالا جنکی تشریح کی گئی ہے دو سبب خفیف اور ایک

وتم مجموع سے مرکب ہیں اور حرکات و سکونات ان ہر سہ بحرؤں کے برابر ہیں

لہذا ان کے تقدم و تاخر سے ہر ایک بحر جدا گانہ بن جاتی ہے مثلاً فاعلاتن

بحر رمل سے بحر رجز یعنی مفاعیلن اسطرح بنایا جاتا ہے کہ رمل سے و تم مجموع

مقدم رکھ کر فاعلاتن فاعلاتن بنایا گیا اور بجائے اسکے مفاعیلن ہوزن رکھا گیا کہ بحر

ہرج ہوتی ہے اور بحر ہرج سے رمل اسی طرح پر تبدیل کرنے سے بن جاتی ہے

یعنی لہن مفاعلی بروزن فاعلاتن ہے رمل سے رجز فاعلاتن علامہ بروزن مستغفل

یا ہرج سے رجز یعنی عیلن مفا بروزن مستغفلن یا رجز سے رمل تفع عیلن مس

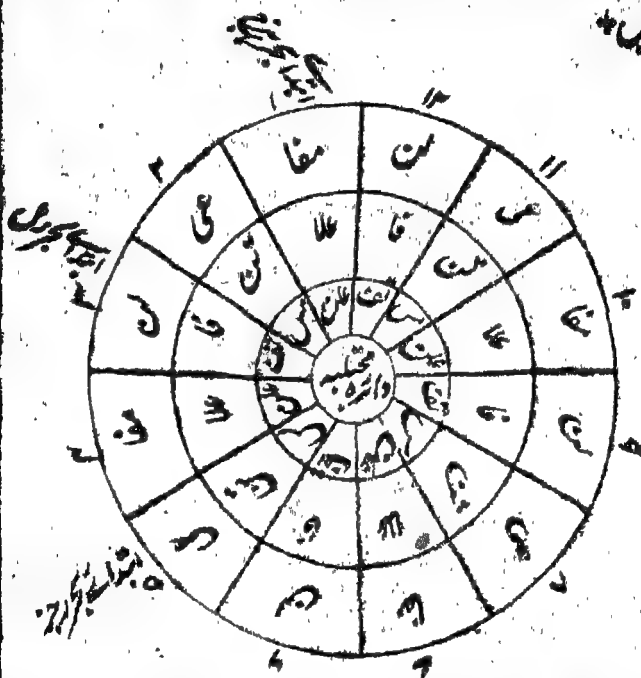
یروزن فاعلاتن یا رجز سے ہرج عیلن مس تفع بروزن مفاعیلن ہے اس کے

ہم بغرض شمولیت ایک دائرہ میں لکھتے ہیں تاکہ مبتدی آسانی سمجھ سکے اس کا

دائرہ مجملہ کہتے ہیں اس لئے کہ اجتناب کے معنی لغوی از جائے بروزن

ارکان ان ہر سہ بحر کے دائرہ مختلفہ سے لیے ہیں - یعنی مفاعیلن بحر طویل

سے مستفعلن بحر سبط سے فاعلاتن بحر مدید سے جھٹے کہتے ہیں کہ جلبید کیون  
لام جھٹے بکثرت چونکہ ان ہر سہ بحر کی اوزان بکثرت ہیں لہذا مجتلبہ کہتے ہیں  
ان غبم اس دائرہ کو مولفہ کہتے ہیں اس لئے ان کے رگن آپس میں آفت  
کہتے ہیں +



## فصل چہارم بحر منسرح کا بیان

منسرح بحر منسرح نامی آسانی و ردائی ہیں جو نکاحی بحر کی اریکان میں  
سبب مقدم میں و تدریس آسانی سے کہے جاسکتے ہیں۔  
(۱) بحر منسرح مشتمل سالم - وزن -

سالم مثنیٰ گوئیم در منسرح گواہیات	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
از لطیف او سے حکیم کیس خرمے از یار مولف	در بخودی میجویم زانوسر از ولد ار
تقطیع - از لطیف او مستفعلن - میجویم مفعولات - یک ساغرے مستفعلن -	مے از یار مفعولات - باقی بہیں طور -
(۲) بجز منسرح مثنیٰ مکسوف - وزن -	
سالم مثنیٰ لیکن از منسرح کشف کن	مستفعلن مفعول مستفعلن مفعول
اس بجز میں مفعولات کو مکسوف کرنے سے مفعول بنایا گیا - از مولف	
در بزم ماگر آئی بامارنے بکشان	ایک جام مے پیالی زندہ مالی بار
تقطیع - در بزم ما مستفعلن گہ آئی مفعول - بامارنے مستفعلن - بکشان مفعول	باقی بہیں طور - ہر دو وزن مندرجہ بالا میں بیت ناموزوں نہوں -
(۳) بجز منسرح مطوی موقوف - وزن -	
منسرح مطویت نیز بوقت است آن	مفعول فاعلان مفعول فاعلان
شد چمن آن نگار بلیل و گل شد نثار	مؤلف گشتہ نشاط بہار رفتہ زبان خزار
تقطیع - شد چمن مفعول - آن نگار فاعلان - بلیل گل مفعول شد نثار فاعلان	باقی بہیں طور - بقاعدہ سے مستفعلن سے مفعول ہوتا ہے اور حسب قاعدہ سے مفعولات سے و اساقط ہو کر مفعولات اور بقاعدہ وقت تا مضموم ساکن ہو کر مفعولات ہر کہ فاعلان بجائے اسلئے رکھتے ہیں - اس بجز میں چار رکن مطوی
چار رکن مطوی موقوف ہیں -	
(۴) منسرح مثنیٰ مطوی مکسوف - وزن -	

مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	منسرح مطوی و تیر کیش کن
منسرح مطوی و تیر کیش کن	منسرح مطوی و تیر کیش کن
منسرح مطوی و تیر کیش کن	منسرح مطوی و تیر کیش کن
مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن
مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن
مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن
مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن
مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن	مشتعلن فاعلن مشتعلن فاعلن

مفعولات کا وہ پذیریع طی گرایا گیا مفعولات و بافاعلات اس کی جگہ رکھا گیا ہر وہ  
سبب خفیف مفعولات کے پذیریع قاعدہ جمع گرائے گئے اور تار مفعولات کو  
ساکن کیا گیا لات باقی و بافاع ہوزن اس کی جگہ رکھا گیا اگرچہ فعل میں چلائے  
فاع کے رکھا جاسکتا ہے لیکن یہ لفظ کسی قدر ثقیل سمجھا گیا اس سبب میں عروض  
و ضرب متحد و باقی ارکان مطوی ہیں۔ از مولف۔

خال لبست و ان گشت زلف	کیست کنوں جہاں شد تورا
-----------------------	------------------------

تقطیع۔ خال لبست مفتعلن۔ و ان گشت فاعلات زلف و مفتعلن۔ ام فاع  
باقی ہمیں نوع۔ اور اگرچہ در و ان مطوی ہوں اور عروض و ضرب متحد و  
موزن مطوی و کسوفت ہوں اور وزن یہ ہوگا مفتعلن فاعل مفتعلن فاع مثال  
شرح خود پر وہ کن پیش رقیب است۔ از مولف۔ وزن میں بیدل سخن کن چو رقیب است  
تقطیع۔ برنخ حد مفتعلن۔ پر وہ کن فاعل پیش رقیب مفتعلن۔ بست فاع۔  
(۵) منشرح مطوی منخور۔ وزن یہ ہے۔

منشرح از طی و مخر کن سخن	مفتعلن فاعلات مفتعلن
--------------------------	----------------------

چہرہ نمودن نہاں لطف نہاں۔ از مولف۔  
تقطیع۔ چہرہ نمودن نہاں مفتعلن۔ و نہاں فاعلات۔ لطف نہاں مفتعلن۔ شد فاع۔  
باقی ہمیں نوع۔ حسب قاعدہ منخور و سبب خفیف و تار مفعولات ساقط ہو کر  
لاباقی رافع بجائے اس کے رکھا گیا و بعضے فل بجائے فل رکھتے ہیں۔ فل معنی فلان  
اس سبب میں عروض و ضرب منخور ہیں ان ہر دو بحر متذکرہ بالا میں بیت ناموزوں  
نہیں ہوتی اور اگر اس بحر کو مطوی مکتوف منخور کریں تو وزن یہ ہوگا مفتعلن

فاعِلن مفتعلن فَع - دو بار مفتعلن مطوئی اور فاعِلن جو مفعولات سے بنایا گیا  
مطوئی مکسوف ہے فَع مخور ہے مثال از مولف -

بر رُخ زیبائے تو پر وہ جلا شد | زلف کشا دل ز تو جو رہا شد  
تقطیع - بر رُخ زمی مفتعلن - ہائے تو فاعِلن - پر و چرا مفتعلن مشد فَع -  
باقی ہیں نوع - ان پر و و بجز میں شعر ناموزوں نہیں ہوتا -  
(۶) بجز منسرح سہدس مطوئی - وزن -

منسرح مطوئیت کن پہ سخن | مفتعلن فاعلات مفتعلن  
اس بجز میں سب لہکان مطوئی ہیں - از مولف -

بر رخ زیبائے خویش زلف کشا | بر مہ اور ز ابر پر وہ  
تقطیع - بر رخ زمی مفتعلن - ہائے خویش فاعلات - زلف کشا مفتعلن -  
باقی ہیں طور -

(۷) بجز منسرح سہدس مطوئی مثال - وزن یہ ہے -

منسرح و کن مثال و طی و جنواں | مفتعلن فاعلات مفتعلن  
از تو سخن چوں گنیم با دیگران | مولف بزم تو شد پر ز غیر و ناگراں  
تقطیع - از سخن مفتعلن - جو گنیم فاعلات - با دیگران مفتعلن - باقی ہیں طور  
(۸) بجز منسرح مطوئی و مکسوف و مقطوع - وزن یہ ہے -

مطوئی و مکسوف و قطع انجا کن | مفتعلن فاعِلن مفتعلن  
سہد سببے بدل اے دلبر | مولف زلف و زلفت بے مثل اے دلبر  
تقطیع - سہد و زلفت مفتعلن - بے بدل فاعِلن - اے دلبر مفتعلن - باقی ہیں طور



(۹) بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

منسرح مطویت قطعش کن | مفتعلن فاعلات مفتعلن

حسب قاعدہ قطع وندمجس سے حرف ساکن گرا دیا گیا۔ مستعلن سے مستعمل باقی رہا۔ لام ساکن کیا گیا اور مفتعلن بجائے اسکے رکھا گیا۔ از مولف۔

خوردن سے خوب نیست باہر کس | غیر خورشید ہمیشہ از ما بس

تقطیع خوردن سے مفتعلن۔ خوب نیست باہر کس مفتعلن باقی ہو گیا۔

## فصل پنجم بحر مضارع کے بیان میں

مضارع بضم یاء وضاد بالقطرہ وین سے نقطہ۔ مضارعت بمعنی مشابہت چونکہ یہ بحر مشابہ بحر منسرح کے ہے اور نیز بحر ہزج سے بھی مشابہت رکھتی ہے لہذا یہ نام سوزوں ہے۔ کیونکہ جزو دوم بحر ہزج میں وندمضوحی یعنی فاع اور بحر منسرح میں جزو دوم لات ہے یعنی مفعولات۔ اس بحر میں فاع فاعلاتن لام سے جدا لکھا جاویگا۔

(۱۰) بحر مضارع مثنیٰ سلم۔ وزن یہ ہے۔

مضارع مثنیٰ مثنیٰ فیہ انی در نظر کن | مفاعیلین فاع لاتن مفاعیلین فاع لاتن

یہ بحر قابل الاستعمال ہے۔ مثال از مولف۔

چرخش دیدی دام زلفش نظر کردی خال دگش

شمع بینی مرغ دل را کہ در یک دم شد اسیرش

تقطیع۔ چرخش دیدی مفاعیلین۔ دام زلفش فاع لاتن۔ نظر کردی مفاعیلین۔

خال دلکش فاعل لاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۲) بحر مضارع مثنیٰ مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مضارع ہم شدہ مسبغ و می بشنوا زن ایجان	مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلیان
---------------------------------------	---------------------------------

بقاعدہ تسبیح فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا۔ از موقوف

رجل رقم باگ گویم چہا دیدم از تو ایجان	بہ بزم تو غیر آمد سخن ساز دمن بیاں
---------------------------------------	------------------------------------

تقطیع۔ زجان رقم مفاعیلن۔ باگ گویم فاعل لاتن۔ چہا دیدم مفاعیلن۔ از تو ایجان فاعلیان۔ باقی بہیں طور۔

(۳) بحر مضارع مثنیٰ اُخرَب۔ وزن یہ ہے۔

ناہش بود مضارع دُور کن اُخرَبش کن	مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل لاتن
-----------------------------------	---------------------------------

مفاعیلن سے حسب قاعدہ اُخرَب مفعول بضم لام ہوا اس بحر میں چار رکن اُخرَب او چار رکن سالم ہیں۔ از موقوف۔

یادم شستہ در بر ساغرِ دست دارم از بزم گاہ زنداں من ہم امید دارم

تقطیع۔ یادم مفعول شستہ در بر فاعل لاتن۔ ساغر مفعول۔ دست دارم فاعل لاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۴) بحر مضارع مثنیٰ اُخرَب مسبغ۔ وزن۔

مضارع ہم شدہ مسبغ و می بشنوا زن ایجان	مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلیان
---------------------------------------	-------------------------------

بقاعدہ تسبیح فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا۔ از موقوف

در گشتہ شستم بر حال خویش گریاں	جان در دو بال زنداں دل در خیال عیاں
--------------------------------	-------------------------------------

تقطیع۔ در گشتہ مفعول شستم فاعلاتن۔ بر حال مفعول۔ خویش گریاں فاعلیان۔

بالی ابھی طور۔

(۵) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلاتن	مفاعیل فاعلاتن
---------------	----------------

ابن بحر میں صدر دابت۔ اُخرب اور حشو مکفوفہ اور عرہ مضارع و ضرب سالم ہیں۔

مفعول	مفاعیل	مفاعیل
-------	--------	--------

ازجر چیخ شکوہ مفعول چیخ شکوہ فاعلاتن۔ مفعول ج مفاعیل۔ کار وارد فاعلاتن۔

باقی نہیں طور۔ فاعلاتن اور مفاعیلین کو گھٹ کرنے سے فاعلات اور مفاعیل ہو

جائنا ہے۔ یعنی آخر۔

(۶) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مسبق۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلیان	مفاعیل فاعلیان
---------------	----------------

حلقہ تثنیٰ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا پرو و بحر سندرجہ بلا ہوزن ہیں۔

مفعول	مفاعیل	مفاعیل
-------	--------	--------

ایمان دول بیار برقتد و ما بغم یار۔ دیدار سے ناپید و ہم پردہ را نگہدار

تقطیع۔ ایمان مفعول۔ دل بیار فاعلات۔ برقتد مفاعیل۔ ما بغم یار فاعلیان

باقی نہیں طور۔

(۷) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات	مفاعیل فاعلات
--------------	---------------

اُخرب زکف و قصر مضارع مثنیٰ التقات

فاعلات کو قصر کرنے سے فاعلات ہو جائنا ہے۔ از مفعول۔

مفعول	مفاعیل	مفاعیل
-------	--------	--------

مطلب چار جہاں کو فنا از جہاں گشت۔ حاصل چار جہاں کا اثر در دعا نامزد

تقطیع۔ مطلب چہ مفعول۔ از جہاں فاعلات۔ وفا از جہاں مفاعیل۔ لگزشت

فاعلات باقی ہیں طور۔

(۸) سحر مضارع مثنیٰ اُخرب محذوف۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	سحر مضارع اُخرب مکفوف وحذف کن
---------------------------	-------------------------------

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنایا گیا۔ از موف۔

باصبد ہزار شور و غوغا کرے	عشر دے بہوش کہ آغاز سے کم
---------------------------	---------------------------

تقطیع۔ عشر مفعول۔ مے بہوش فاعلات۔ کہ آغاز مفاعیل۔ میکنم فاعلن۔

باقی ہیں طور۔

(۹) سحر مضارع اُخرب مکفوف محذوف مذل۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اُخرب زکف وحذف مذل کنم عیاں
---------------------------	-----------------------------

فاعلاتن کو محذوف کرنے سے فاعلن۔ اور فاعلن کو مذل کر نیسے فاعلان ہوا

ایو اسے از جھائے تو فریم از جاں	لوف از مہر و لطف سچ نہاں ز تو لٹاں
---------------------------------	------------------------------------

تقطیع۔ ایو اسے مفعول۔ از جھائے فاعلات۔ فریم مفاعیل۔ از جاں فاعلان۔

باقی ہیں طور۔

(۱۰) سحر مضارع مثنیٰ مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات	چ مکفوف وقصر گشت مضارع کن البقات
-----------------------------	----------------------------------

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں از موف۔

رقیب است ہم علبس جوت کجا رویم	بما کہ چوں کنیم بہ زم کہ مارویم
-------------------------------	---------------------------------

تقطیع۔ بما کہ چوں کنیم بہ زم کہ مارویم فاعلات۔ بہ زمی کہ مفاعیل۔ مارویم فاعلات۔

باقی ہیں طور۔ اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلن۔

در آن نرم غیر و گویا نطق از لبے مؤلف ندانی که گفته اند جهانست و مطلقے  
تقطیع۔ در آن نرم غیر فاعیل۔ نرم غیر فاعلات۔ گویا نطق فاعیل۔ نرم غیر فاعلن۔  
باقی بہیں طور۔

(۱۱) بحر مضارع مسدس اُخر ب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مکفوف و اُخر بے زم مضارع کن مفعول فاعلات مفاعیلن

اس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ از مؤلف

از توجہ اعتبار کنم سے دل رفتی بیار باز چہ شد حاصل

تقطیع۔ از توجہ مفعول۔ اعتبار فاعلات۔ کنم سے دل مفاعیلن۔ باقی بہیں طور  
اگر عروض و ضرب مخدوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول فاعلات فعولن۔ مؤلف

از من تو کن امید و قارا دز تو کنم امید جفارا

تقطیع۔ از من تو مفعول۔ کن امید فاعلات۔ و قارا فعولن۔ باقی بہیں طور۔

(۱۲) بحر مضارع مسدس اُخر ب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبیغ و اُخر بے مکفوف مسدس مفعول فاعلات مفاعیلان

مہرے چو در دست ز تو ایجاں مؤلف گویم کہ گشتہ است مرا ایجاں

تقطیع۔ مہرے چو مفعول۔ در دست فاعلات۔ ز تو سے جان مفاعیلان۔

باقی بہیں نط۔

## فصل ششم بحر مقضب کے بیان میں

مقضب۔ نیم و سکون قاف و فتح نام فوقانی و فتح نام ناقصہ و مار

ایک نقطہ۔ اس بحر کو مقتضب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اقتضاب کے لغوی معنی کاٹنا کسی چیز کا کسی چیز سے ہے۔ چونکہ اس بحر کو بحر منسرح سے قطع کیا ہے کیونکہ الفاظ وار کا ہر دو بحر کے ایک ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ترتیب دوسری طور پر ہے اصل بحر منسرح مستفعّلین مفعولات مستفعّلین مفعولات دو بار ہے۔ بعضہ کہتے ہیں کہ یہ بحر اشعار عرب میں مجرّد ہوتی ہے۔ مجرّد اس بہت کو کہتے ہیں کہ عروض و ضرب اس کے ساقط کر دیتے ہیں۔ جزو بفتح جیم و سکون زار بالقطب یعنی بریدن۔

(۱) بحر مقتضب مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

مفعولات مستفعّلین مفعولات مستفعّلین	مقتضب است سالم ہیں کشف مشہد انشور
از رازے کہ در دل نہی باغیاں ہرگز مگو	مؤلف از رازے کہ بارش کنی پیش یار بظن شو

نقطعیع۔ از رازے کہ مفعولات۔ در دل نہی مستفعّلین۔ باغیاں مفعولات۔ ہرگز مگو مستفعّلین۔ باقی ہیں طور۔

(۲) بحر مقتضب مثنیٰ مذال۔ وزن یہ ہے۔

مفعولات مستفعّلین مفعولات مستفعّلین	مقتضب است سالم مذال زمزمین با تو خیا
-------------------------------------	--------------------------------------

حسب قاعدہ مذال مستفعّلین سے مستفعّلان ہوا۔ ارسوافت۔

خوبی اکر دارد جہاں میدار ندایں گل خاں	جور و ظلم باشد۔ کجا با غلجی از زہر ہاں
---------------------------------------	--

نقطعیع۔ خوبی اکر۔ مفعولات۔ دارد جہاں مستفعّلین۔ میدار مفعولات۔ اسی گل خاں مستفعّلان۔ باقی ہیں طور۔

(۳) بحر مقتضب مثنیٰ مطوی۔ وزن یہ ہے۔



تقطیع۔ گر تو یا فاعلن۔ زمین باشی مفاعیلن۔ لُطت یا فاعلن۔ جفا سازی  
مفاعیلن۔ باقی بہیں طور۔

(۶) بحر مقضب مثنیٰ مطوی مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مقضب تبغش مطوی و قطش خراں	فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان
---------------------------	------------------------------

سجدہ کردم مطلب لطف تو ز تو خا ہاں	مبولن	عشق تو بجاں دارم مہر تو بد لہاں
-----------------------------------	-------	---------------------------------

تقطیع۔ سجدہ کردہ فاعلات۔ نہ مطلب مفعولن۔ لطف تو ز فاعلات۔ تو خا ہاں

مفعولان۔ باقی بہیں طور۔

## فصل ہفتم بحر محبت کے بیان میں

محبت۔ بضم سیم و سکون جیم و فتح تا و فوقانی و تشدید ثا و شلشہ۔ اس بحر کو محبت

اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجتناب کے لغوی معنی جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ اس بحر سے

مستدس کا وزن مستعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے۔ جو بحر خفیف سے اخذ کی گئی

ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ان ہر دو بحر کے ایک ہیں صرف اختلاف یہ ہے کہ

محبت میں مستعلن ہر دو فاعلاتن سے مقدم ہے۔ اور بحر خفیف میں مستعلن

درمیان دو فاعلاتن کے ہے اتم مقضب و محبت اگرچہ ہم معنی ہیں۔ لیکن

چونکہ اس بحر کو مقضب کہا گیا۔ لہذا اس بحر کو محبت بنظر امتیاز بولا گیا۔

(۱) بحر محبت مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

محبت کہ سن بالگویم سالم مثنیٰ سخن کن	مس تفع لہ فاعلاتن مستعلن فاعلاتن
--------------------------------------	----------------------------------

اس بحر میں تفع کہ خبر و مستعلن کا ہے و قد مفروق ہے عین اسکا لام سے جدا لکھنا چاہیے



باسن چہ ساری جفا باورسینہ دارم ذقار مولف از سن چہ پری حفا باکیہم نگہ کن خدارا  
تقطیع۔ بانج سامستغ لن۔ زری جفا با فاعلاتن۔ ورسینہ وامتغ لن۔ رم و فاعلاتن  
فاعلاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۲) بحر مجتث مثنیٰ سالم مسبع۔ وزن یہ ہے۔

مجتث چو شتم مثنیٰ سالم مسبع زمن خوال مستغ لن فاعلاتن مستغ لن فاعلیان  
یکدم بن گرتشی ہاشم تبونار گویاں مولف اگر غیر ش۔ رازدوانی انخفاہی اوشاہ امکاں  
تقطیع۔ یکدم بن مستغ لن۔ گرتشی فاعلاتن۔ ہاشم تبو مستغ لن۔ نزار گویاں  
فاعلیان۔ باقی بہیں طور۔

(۳) بحر مجتث مثنیٰ مجنون۔ وزن یہ ہے۔

چو جن شد سخن انیم ز مجتثی سخن کن مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن  
مستغ لن کو جن کنے سے مفاعلن اور فاعلاتن کو جن کنے سے فاعلاتن  
ہوتا ہے۔ اس بحر میں تمام ارکان مجنون ہیں۔ از مولف۔

وے بانظر کن کہ در جگر تو دارم زوایا ہائے فراق کہ شہریوں ز شمار  
تقطیع۔ وے ہا مفاعلن۔ نظر کن فاعلاتن۔ کہ در جگر مفاعلن۔ زوایا ہا  
فاعلاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۴) بحر مجتث مثنیٰ مجنون مسبع۔ وزن یہ ہے۔

چو جن شد ز تو مجتث سبش بوداں مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلیان  
فاعلاتن کو مجنون و سبش گرتے سے فاعلیان ہوتا ہے بحر مل میں اسکا ذکر ہو چکا ہے  
زودہ کہ تو کردی دفائے اوکل بیاں مولف کسے کہ وعدہ وفا کردی شود نہ پشیمان

تقطیع۔ زود سے مفاعیلں نکٹ کر دی فعلیاتن۔ وقائے او مفاعیلں۔ کہنی جان  
فعلیاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۵) بحر محبت مجنون مقصور۔ وزن یہ ہے۔

چہ خن گشتہ و مقصور محبتی بہیات	مفاعیلں فعلیاتن مفاعیلں فعلیات
--------------------------------	--------------------------------

فَاعِلَاتِن کو خن و قصر کر نیے فعلیات ہوتا ہے بحر مل میں اسکا ذکر ہو چکا۔ مؤلف

نشستہ ایم بہ بزم قویار بادل زار	نگاہ لطف و محبت زما دیرخ مدار
---------------------------------	-------------------------------

تقطیع۔ نشست اے مفاعیلں۔ مب بزم سے فعلیاتن۔ تیار یا مفاعیلں۔ دل

زار فعلیات۔ باقی بہیں طور۔

(۶) بحر محبت مجنون محذوف۔ وزن یہ ہے۔

چہ خن گشتہ و محذوف محبتی لہجن	مفاعیلں فعلیاتن۔ مفاعیلں فعلیاتن
-------------------------------	----------------------------------

فَاعِلَاتِن کو خن و حذف کرنے سے فعلیں یکسر عین ہوتا ہے۔ از مولف۔

پچھرہ و رخ انور چمے کیم نظرے	نشستہ اند بیک برج شمس ہم قرے
------------------------------	------------------------------

تقطیع۔ پچھرہ او مفاعیلں۔ رخ انور فعلیاتن۔ چمن کیم مفاعیلں۔ نظرے فعلیں۔

باقی بہیں نوع۔

(۷) بحر محبت شمن مجنون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

چو محبتی بود و ضیق قطع بارش کن	مفاعیلں فعلیاتن مفاعیلں فعلیاتن
--------------------------------	---------------------------------

فَاعِلَاتِن کو قطع کرنے سے فعلیں سیکون عین ہوتا ہے بحر مل میں ذکر ہو چکا۔ مؤلف

بہ بزم بارشستن چو آرزو داری	بہ است آنگہ ز اغیار دل بدست آری
-----------------------------	---------------------------------

تقطیع۔ بہ بزم یا مفاعیلں۔ رشتستن فعلیاتن۔ چو آرزو مفاعیلں۔ داری فعلیں۔

باقی ہیں نوع۔

(۸) بحر محبت مجنون موقوف مسبیح - وزن یہ ہے۔

بحرین و قطع و سبع محبت است آجان	مفاعیلن فعلائن مفاعیلن فعلائن
---------------------------------	-------------------------------

جبکہ فعلن مجنون موقوف کو سبع مکرر فعلان ہو جائے۔ از مولف۔

تو لب سجنده کشائی و من زغم نالان	بہ غیر چشم محبت مراکت حیران
----------------------------------	-----------------------------

تقطیع - تلپ بحر مفاعیلن - و کشائی فعلان - من زغم مفاعیلن - نالان

فعلان - باقی ہیں نوع۔

## فصل ششم بحر سرج کے بیان میں

سرج - بفتح سین مہملہ و کسر را مہملہ و سکون یا استتمانی و عین بے نقطہ - بحر سرج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنی سرعت کے شباب ہیں چونکہ اس بحر میں بہ نسبت و تدرج کے سبب زیادہ ہیں اور وزن اس بحر کا جلد کہا جاتا ہے لہذا سرج نام رکھا گیا۔

(۱) بحر سرج محال - وزن یہ ہے۔

بحر سرج از من شنو در ایاحت	مستفعلن مستفعلن مفعولات
----------------------------	-------------------------

بحر سرج قلیل الاستعمال ہے۔ از مولف

حانی یا نگیزم سخن از منے ناب	من تلپکے باشم ز تو بخیر و خواب
------------------------------	--------------------------------

تقطیع - سنائی یا مستفعلن - کیم سخن مستفعلن - از منے ناب مفعولات۔

باقی ہیں نوع۔

(۲) بحر سیرج مطوی موقوف - وزن یہ ہے -

موقوف سیرج است آل	مفتعلن مفتعلن فاعلان
-------------------	----------------------

بقاعدہ طی مستفعلن سے مفتعلن ہوا۔ مقولات کو طی وقت کر نیسے فاعلان ہوا۔

پیر و جواں مہر تو سازد عیاں	مولف من چہ کم عشق تو دارم نہاں
-----------------------------	--------------------------------

تقطیع - پیر و مفتعلن - مہر تسانفتعلن - زد عیاں فاعلان - باقی ہیں طور۔

(۳) بحر سیرج مطوی مکسوف - وزن یہ ہے -

مطوی مکسوف سیرج از مخن	مفتعلن مفتعلن فاعلن
------------------------	---------------------

مفعولات کو طی و کسف کرنے سے فاعلن ہوتا ہے اس بحر میں عروض و ضرب مطوی مکسوف ہیں۔ از مولف۔

روئے تو دیدیم شب منج شد	ایں شب وصل تو عجب صبح شد
-------------------------	--------------------------

تقطیع - روئے مذی مفتعلن - دیدیم شب مفتعلن - وصل فاعلن - باقی ہیں طور۔

## فصل نہم بحر جدید کے بیان میں

جدید - فتح نیم و کسر دال و سکون یا تختانی - اس بحر کو جدید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی جدید کے نیا ہے۔ یہ بحر تمام اس بحر میں جدید پیدا کی گئی ہے۔ اس بحر کو بحر غریب بھی کہتے ہیں۔ یعنی کا قول ہے کہ یہ بحر نذر چہر نے پیدا کی ہے۔

(۱) بحر جدید سالم - وزن یہ ہے -

چول فلولیم من جدید از تو غور کن	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
---------------------------------	-------------------------

تو مدار از چشم او امید ستفا	مولف ہم مریض و ہم معالج باشند کجا
-----------------------------	-----------------------------------

تقطیع۔ تو مدار فاعلاتن۔ چشم او اتم فاعلاتن۔ سے دے شفا مستفعلن باقی بہمن  
(۲) بھر جدید سالم نڈال۔ وزن یہ ہے۔

از جدید ایدل نڈالش کن ہم چناں | فاعلاتن فاعلاتن مستفعلان

مستفعلن کو نڈال کرنے سے مستفعلان ہوا۔ بھر زجر میں اسکا ذکر ہو چکا۔ از مؤلف

گروفا از من بخواہی با من بسیار | عشق تو در سینہ دارم مخفی جو راز

تقطیع۔ گروفا از فاعلاتن۔ من بخواہی فاعلاتن۔ با من بسیار مستفعلان۔ باقی بہمن

(۳) بھر جدید مخبون۔ وزن یہ ہے۔

سخن از من جدیدی بگویش کن | فعلاتن فعلاتن مفاعلن

فاعلاتن کو سخن کرنے سے فعلان اور مستفعلن کو سخن کر نیسے مفاعلن ہوتا ہے۔

بتو گویم چہ سخن از جفا ہے او | مؤلف کہ بہ نرم است رقیب از قفا ہے او

تقطیع۔ بتو گویم فعلاتن۔ چہ سخن از فعلاتن۔ جفا ہے او مفاعلن۔ باقی بہمن طور۔

(۴) بھر جدید مخبون نڈال۔ وزن یہ ہے۔

تو بکن جنم و نڈال و جدید خواں | فعلاتن فعلاتن مفاعلاں

تو ایں راز کنم چوں نہ آشکار | مؤلف کہ دل غیر ز عشق توشہ بھگار

تقطیع۔ بت اسی مفاعلاتن۔ کنم چو فعلاتن۔ نہ آشکار مفاعلاتن۔ باقی بہمن نظم

## فصل دہم بھر قریب کے بیان میں

قریب۔ یعنی قاف و کسر را و سکون یا رتختائی۔ اس بھر کو قریب اس وجہ سے

کہتے ہیں کہ معنی قریب کے نزدیک ہیں اور یہ بھر تمام بھر سے نکالی گئی ہے اور حال

میں ہی بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مولانا یوسف عروضی نیشاپوری جس نے اول فارسی تصنیف علم عروض کیا ہے اس کو پیدا کیا ہے۔ خلیل ابن احمد کے بحور وضع کرنے کے چالیس سال بعد یہ بحر نکالی گئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ارکان اس بحر کے ارکان پنج اور مضارع سے قربت رکھتے ہیں اس سبب قریب کہا گیا۔ (۱) بحر قریب سالم۔ وزن یہ ہے۔

قریب از من شنو ایجان درغن کن	مفاعیلن مفاعیلن فاعلطان
بیا با من دے نوشی ساغرل	مؤلف کہ این وقت بہار است و موسم گل

تقطیع۔ بیا با من مفاعیلن۔ دے نوشی مفاعیلن۔ ساغرل فاعلطان۔ باقی ہمیں

(۲) بحر قریب سالم مسبق۔ وزن یہ ہے۔

قریبات و مسبق شد سالم ایجان	مفاعیلن مفاعیلن فاعلیسیان
بذلق خود چہ بینی اسے ماہ کفان	مؤلف دلم نگر کہ چوں یکدم شد پریشان

تقطیع۔ بذلق خود مفاعیلن۔ چہ بینی اسے مفاعیلن۔ ماہ کفان فاعلیسیان۔ باقی ہمیں نظم۔

(۳) بحر قریب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

قریبات از مکفوف ہم نظر کن	مفاعیل مفاعیل فاعلطان
مفاعیلن کو کف کرنے سے مفاعیل بضم لام بنایا گیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ باقی ارکان مکفوف۔ از مؤلف۔	

برخ از گوش یار دارد	بحر رشید عطر اردو بہار دارد
تقطیع۔ برخ از مفاعیل۔ در گوش مفاعیل۔ یار دارد فاعلطان۔ باقی ہمیں نظم	

اگر عرض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ ازمنہ

بیانوش دے بادہ ہم بیار	بناصح تو کمین رازم آشکار
------------------------	--------------------------

تقطیع۔ بیانوش مفاعیل۔ دے باد مفاعیل۔ ہم بیار فاعلات۔ باقی ہمیں نط

اگر عرض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل۔ فاعلن۔

ز مہر تو بے شد بہا ستم	مؤلف ز جوہر	تو برم من چہا ستم
------------------------	-------------	-------------------

تقطیع۔ ز مہریت مفاعیل۔ بے شد مفاعیل۔ با ستم فاعلن۔ باقی ہمیں نط

(۴) بحر قریب مکفوف مسبق۔ وزن یہ ہے۔

قریب است بہ تبیح و کف نمایاں	مفاعیل مفاعیل فاعلیان
------------------------------	-----------------------

یک بار بیا سوتے بزم یاراں	مؤلف	وفا ساز چو کردی تو عهد و پیاں
---------------------------	------	-------------------------------

تقطیع۔ یکبار مفاعیل۔ بیا سوتے مفاعیل۔ بزم یاراں فاعلیاں۔ باقی ہمیں نط

(۵) بحر قریب انحراب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

انحراب چو قریب است ہم تو کف کن	مفعول مفاعیل فاعلاتن
--------------------------------	----------------------

مفاعیل کو خرب کرنے سے مفعول اور کف کرنے سے مفاعیل ہوتا ہے۔ بلضم لام

اس بحر میں صدر و ابتدا انحراب حشو مکفوف اور عرض و ضرب سالم میں۔ مؤلف

بنیم چو رخ یار و ہم ادائش	گویم کہ میر سچ از خفا پیش
---------------------------	---------------------------

تقطیع۔ بنیم مفعول۔ رخے یار مفاعیل۔ ہم ادائش فاعلاتن۔ باقی ہمیں نط

اگر عرض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلاتن۔

از یار سے ناب خبر بجام	امروز ہا چرخ شد بجام
------------------------	----------------------

تقطیع۔ از یار مفعول۔ سے ناب مفاعیل۔ شد بجام فاعلاتن۔ باقی ہمیں نط

اور اگر عرض و ضرب مخدوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلن۔  
 از زلف و رخت ہست ماہ و شب مولف وقت است کہ جائے تو کن بلب  
 تقطیع۔ از زلف مفعول۔ رخت است مفاعیل۔ ماہ شب فاعلن۔ باقی ہمیں خط۔  
 (۶) بحر قریب احراب مکفوف مسبق۔ وزن یہ ہے۔

تبشیخ در مکفوف از لبش خواں	مفعول	مفاعیل	فاعلیان
از بزم تو گر غیر شد گریزاں	مولف	بر من	چہ ازیں بیش بار احسان
تقطیع۔ از بزم مفعول۔ بزم غیر مفاعیل۔ شد گریزاں فاعلیان۔ باقی ہمیں خط۔			

## فصل یازدہم بحر خفیف کے بیان میں

خفیف بفتح خاء معجم و کسر فاء و سکون یاء تحتانی۔ اس بحر کو خفیف اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سب بحرؤں سے وزن سبک تر ہے۔ کیونکہ اس کے سر رکن میں دو سبب خفیف محیط ہیں اور اس سبب سے ارکان سبک ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بحر سب بحرؤں سے اس وجہ سے سبک تر ہے کہ دراز نام جمہا میں زیادہ تر حروف ہوں کسی بحر میں ممکن نہیں ہیں اس بحر میں آ سکن ہیں۔ وزن اس بحر کا فاعلاتن مستعلن فاعلاتن ہے۔ مثلاً خاجہ عبد الرحمن مادر کتابت۔ تقطیع۔ خاجہ عبد ر فاعلاتن۔ رحمان مستعلن۔ در کتابت فاعلاتن۔

(۱) بحر خفیف سالم۔ وزن یہ ہے۔

سالم خفیف و سالم ز من در سخن کن	فاعلاتن	مستعلن	فاعلاتن
---------------------------------	---------	--------	---------



غیر ہرگز در نرم یا راں نیاید مولف چوں فروغ اسے جاتاں تو یار یار  
تقطیع - غیر ہرگز فاعلاتن - در نرم یا مستفعلن - را نیاید فاعلاتن - باقی ہمیں طور  
(۲) بحر خفیف سالم مسبح - وزن یہ ہے -

از خفیف این ہم شد مسبح تو بر خواں فاعلاتن مستفعلن فاعلیاں  
ساقیا از جامے چو بامیگساراں مولف شد سبوح خالی چو در نرم یا راں  
تقطیع - ساقیا از فاعلاتن - جامے چو مستفعلن - میگساراں فاعلیاں - باقی غیر  
(۳) بحر خفیف مجنون - وزن یہ ہے -

شد خفیف وز فہن در گوشش کن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن  
مستفعلن کو فہن کرنے سے مفعول ہو تا ہے اور فاعلاتن کو فہن کرنے سے فاعلاتن  
ہوتا ہے - اس بحر میں صدر وابتدا ہی سالم ہیں اور باقی ارکان مجنون - از مولف -

یہ مسبح از غیر جوئی نہ پر وہ نمائی بہ کہ بر چہرہ زلف خود بکشانای  
تقطیع - بر رخ از غے - فاعلاتن - رچو نہر مفاعیلن - و نمائی فاعلاتن - باقی ہمیں مسبح  
اور اگر صدر وابتدا ہی مجنون ہوں تو وزن یہ ہوگا فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن - مولف

گل و لبلب نشستہ اندیک جا نظر سے باندت ز لطف سوئے ما  
تقطیع - گل و لبلب فاعلاتن نشستان مفاعیلن - ویک جا فاعلاتن باقی ہمیں مسبح  
اور اگر عروض و ضرب فعلیاں ہوں تو اس کو مجنون مسبح کہتے ہیں - جیسا کہ بحرزل  
میں بیان ہوا ہے -

(۴) بحر خفیف مجنون مسبح - وزن یہ ہے -

جنین و تسنن کن خفیف تو بر خواں فاعلاتن مفاعیلن فعلییاں

زلف از رخ بیک طرف تو کن ایجان مولف | بر فلک مهر تا شود ز تو نبیاں  
تقطیع - زلف از رخ فاعلاتن - بیک طرف مفاعیلن - لیکن ایجان فعللیاں - باقی ہمیں نظم  
(۵) بحر خفیف مجنون مقصور - وزن یہ ہے -

از خفیف وز جن و قصر نکات | فاعلاتن مفاعیلن فعلات  
فاعلاتن کو جن و مقصور کر نیسے فعلات ہو جاتا ہے - از مولف -

یار در بزم و چشم غیر بیار | چوں نباشد دل فروغ نگار  
تقطیع - یار در بزم فاعلاتن - چشم غے مفاعیلن - ربیاد فعلات - باقی ہمیں طور -  
(۶) بحر خفیف مجنون محذوف - وزن یہ ہے -

شد خفیف وز جن و حذف سخن | فاعلاتن مفاعیلن فعلن (بکسر عین)  
فاعلاتن کو جن اور حذف کر نیسے فعلن ہوتا ہے - بکسر عین - از مولف -

یار با غیر و من بزم چہ کنم | از فلک با من این ستم چہ کنم  
تقطیع - یار با غے فاعلاتن - من بزم مفاعیلن - چکم فعلن - باقی ہمیں نوع -  
(۷) بحر خفیف مجنون مقطوع - وزن یہ ہے -

شد خفیف و ب جن و قطع کن | فاعلاتن مفاعیلن فعلن (بکسر عین)  
فاعلاتن کو قطع کرنے سے فعلن سکون عین ہو جاتا ہے - از مولف -

سیر دریا اگر تو مے خواہی | دیدہ اشکیار منجاہم  
تقطیع - سیر دریا - فاعلاتن - اگر تہی مفاعیلن - خاہی فعلن - باقی ہمیں نظم  
(۸) بحر خفیف مجنون مقطوع مسبق - وزن یہ ہے -

جن و قطع و مسبق ایجا ناں | فاعلاتن مفاعیلن فعلان

فعلن مفعول کو تسبیح کرنے سے فعلان ہو جاتا ہے جیسا کہ سابق بیان ہو چکا ہے۔

شانہ در زلف گشتہ سرگردان | آئینہ پیش روئے توحیران

تقطیع۔ شانہ در زلف فاعلاتن۔ گشتہ سر مفاعیلن۔ سرگردان فعلان۔ باقی نہیں

واضع ہو کہ چند بجز یعنی۔ سیرج۔ منسرح۔ خفیف۔ مضارع۔ مقنضب۔ محبت۔

مدرس الاجزاء ہیں۔ یعنی جنکے چھ رکن ہوتے ہیں۔ ان کا استخراج ایک ہی

دائرہ سے ہوتا ہے۔ جو رند کو ر کے اوزان یہ ہیں۔

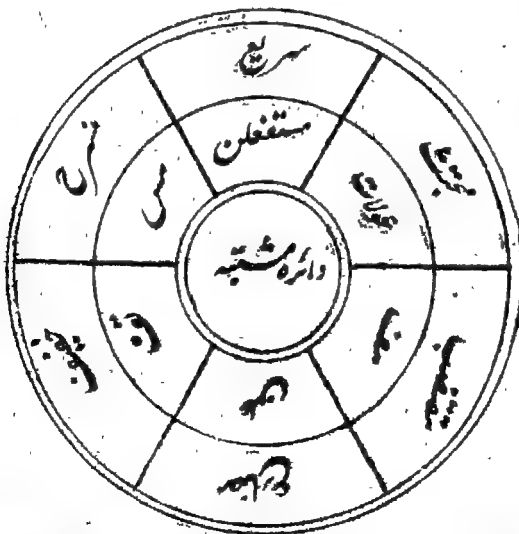
سبح سر یع مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن۔

سبح منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن۔

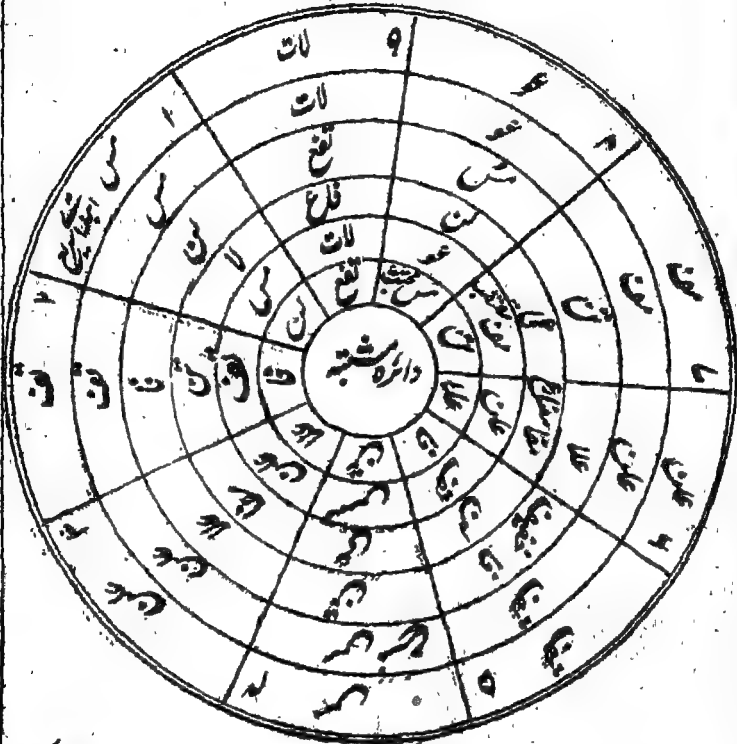
سبح خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن۔

سبح مضارع مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن۔

صورت دائرہ یہ ہے



صورت دائرہ دیگر یہ ہے



ہر دور دائرہ مشتبہ میں اس میں چکر حسب مندرجہ بالا ظاہر ہوتی ہیں مشتبہ ایسے کہتے ہیں کہ بعض رنگن چکر کے آپس میں مشتبہ ہیں کیونکہ مستغفلن چکر خفیف و بکر محبت میں واقع ہے۔ و نیز مغروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور مستغفلن کہ دیگر چکروں میں واقع ہوا دو سبب خفیف اور وہ مجموع سے مرکب ہے اور اسی طرح سے فاعلان چکر مضاعف میں واقع ہوا وہ مغروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور فاعلان کہ دیگر چکر میں واقع ہوا ہے وہ مشتبہ اور وہ مجموع سے مرکب ہے بعض لوگ اس دائرہ کو دائرہ وند کہتے ہیں اس سبب سے کہ صرف وند میں زرق واقع ہوا ہے۔

## فصل دوازدهم بحر مشاکل کے بیان میں

مشاکل بضم میم و شین معجم و کسر کاف۔ اس بحر کو مشاکل اس سبب کہتے ہیں کہ ہمشکل و موافق بحر قریب کے ہے اور ہر دو بحر کے رکن ایک ہی ہیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جاتا ہے۔ صرف مقدم و موخر کا فرق ہے وزن بحر قریب کا یہ ہے مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن۔ دوبار۔ بحر قریب میں فاعلاتن ہر دو مفاعیلین کے بعد واقع ہوا اور بحر مشاکل میں پہلی بحر قریب اور مشاکل اور بحر جدید میں کوئی غزل نہیں پائی گئی ہے۔ بحر نہایت قلیل الاستعمال ہیں۔ حذائق البلاغت میں درج ہے کہ ان پر سہ بحروں میں کوئی غزل یا قصیدہ نہیں ہوا۔

بحر مشاکل سدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم مشاکل سدس شد سخن داکن	فاعلاتن	مفاعیلین مفاعیلین
برجہا بش ولم شیدانہ چوں گردو	مؤلف	ہر کہ رویش اگر بنید جنوں گردو
تقطیع۔ برجہا بش فاعلاتن۔ ولم شیدانہ مفاعیلین۔ چو گردو مفاعیلین۔ باقی ہر طور		
(۲) بحر مشاکل سدس سالم مسبق۔ وزن یہ ہے۔		

چون شیع مشاکل شد زما سے جان	فاعلاتن	مفاعیلین مفاعیلین
چوں نگرم زجور تو جہاں گریان	مؤلف	نطف کردی بمن ہم اسے شہ خواہاں
تقطیع۔ چوں نگرم فاعلاتن نیچورے تو مفاعیلین۔ جہاں گریاں مفاعیلین۔ باقی ہر طور		
(۳) بحر مشاکل مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔		

کف بقصر مشاکل چہ بہ تفصیل	فاعلات	مفاعیل مفاعیل
---------------------------	--------	---------------

حسب قاعدہ کف فاعلاتن ومفاعیلن سے فاعلات ومفاعیل بنایا گیا بضم آخر ہر دو۔ اور

حسب قاعدہ قصر مفاعیلن سے مفاعیل لکون لام بنایا گیا۔ مرفوع ۵

ماہر بزم تو آئیم و نشینیم | لیکن از تو بجز چو رہ چہ بنینیم

تقطیع۔ ماہر بزم فاعلات تو آئیم مفاعیل۔ نشینیم مفاعیل۔ باقی یہیں طور۔

## فصل سیزدہم بحر متقارب کے بیان میں

مستقارب۔ بضم میم و فتح تا ہجہ و قاف و کسرہ را و مملہ و بار موحده۔ اس بحر کو مستقارب اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں دہرہ اور سبب یا ہم نزدیک ہیں کیونکہ ہر دہرہ کے بعد ایک سبب اور ہر سبب کے بعد ایک دہرہ واقع ہے۔ تقارب کے لغوی معنی نزدیک کے ہیں۔

(۱) بحر متقارب مثنیٰ سالم۔ وزن۔

زمتقارب و سالم ایل غن کن	فعلن فعلن فعلن فعلن
نمایاں زرخ گشتہ شان خدائی	مؤلف زما بجدہ کردن ز تو دلبرائی
تقطیع۔ نمایا فعلن۔ زرخ گشت فعلن۔ شان فعلن۔ تشانے فعلن۔ خدائی فعلن۔ باقی یہیں طور۔	

(۲) بحر متقارب مثنیٰ سالم مسبق۔ وزن۔

سبق چو باشہ زمتقارب ایجان	فعلن فعلن فعلن فعلن
بکعبہ چو ما بجدہ کردن تو انیم	مؤلف بہ پیش بیاں سرخیم چوں نمایم
تقطیع۔ بکعبہ فعلن۔ چہاچ فعلن۔ کردن فعلن۔ تو انیم فعلن۔ باقی یہیں طور۔	

(۳) متقارب مثنیٰ مقصور۔ وزن یہ ہے۔

تقارب چو مقصور باشد قبول	فعلون فعلون فعلون
حسب قاعدہ قصر سبباً آخر کا حرف ساکن ساقط کر کے اور حرف متحرک سبب مذکور کو ساکن کیا جاوے۔ مثلاً فعلون سے نون ساقط اور لام کو ساکن کیا فعل باقی رہا اس بحر میں عروض و ضرب مقصور ہیں۔	
مرا از خرافات او فکر نیست	مؤلف زوانش بگفتار او ذکر نیست
تقطیع۔ مرا از فعلون۔ خرافات فعلون۔ ت او ذکر فعلون۔ زنیس فعل۔ باقی نہیں رہا (۴) بحر متقارب مثنیٰ محذوف۔ وزن یہ ہے۔	
چو محذوف متقارب آمد بدل	فعلون فعلون فعلون
حسب قاعدہ حذف سبب خفیف آخر کن کا ساقط ہوا۔ تو باقی رہا فعل بجائے اس کے رکھ لیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم ان عروض و وزن میں قیل اور فعل میں اتمک ہونا باعث نامزد و نیت شعر نہیں ہے بلکہ	
شواذ چاشب من بدو ہم سخن	کہ گوید فروغ اوستاد و ز من
تقطیع۔ شواذ جافعلون۔ من بنی من فعلون۔ بدو ہم فعلون۔ سخن فعل۔ باقی نہیں رہا (۵) بحر متقارب مثنیٰ اثلیم۔ وزن یہ ہے۔	
تقارب است و اثلیم نظر کن	فعلن فعلون فعلین
حسب قاعدہ ثلث فعلون سے فار ساقط ہوئی فعلون باقی رہا۔ فعلن بجائے اس کے رکھ لیا اس میں چار رکن اثلیم باقی سالم ہیں۔ از مولف۔	
باغیہ لطف و بر من جفا	از تو ستم و از من وفا
تقطیع۔ باغیہ فعلن لطف فعلون۔ بر من فعلن۔ جفا فعلون۔ باقی نہیں رہا۔	





تقطیع۔ جواب فعل۔ ازرو فعلن۔ خمیش فعل۔ بولد فعلان۔ باقی یہیں نوع۔  
(۹) بحر متقارب مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

تقارب مسدس نظر کن	فعلون فعلون فعلون
بسوس و فایم ندیدی مولت	سخن ہائے دشمن شنیدی
تقطیع۔ بسوس فعلون۔ و فایم فعلون۔ ندیدی فعلون۔ باقی یہیں منط۔ اگر عرض	
و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ فعلون فعلون فعلون۔ دوبار۔ از مولت۔	
دعالم کنی گر قبول	نشدو دعالم حصول

تقطیع۔ دعالم فعلون۔ کنی گر فعلون۔ قبول فعلون۔ باقی یہیں منط۔ اور اگر عرض

و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ فعلون فعلون فعل۔ از مولت۔

بیک بوسہ اے جان سن  
تقطیع۔ بیک بو فعلون۔ سہ ایجا فعلون۔ سن فعل۔ باقی یہیں طور۔  
(۱۰) بحر متقارب مسدس سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تقارب مسبغ تو بر خواں	فعلون فعلون فعلوں
بیائی چو در بزم یاراں مولت	شود از تو براچہ احساں

تقطیع۔ بیائی فعلون۔ چو در فعلون۔ میاراں فعلوں۔ باقی یہیں نوع۔

## فصل چار دہم متدارک کے بیان میں

متدارک۔ بضم سیم و فتح تاء و قاف و کسر وال۔ متدارک لغوی معنی دریا قسٹن ہے۔  
احمد غزنوی اس بحر کو بحر غریب کہتا ہے۔

(۱) بجز متدارک مٹمن سالم - وزن یہ ہے - از موفت -

زلف او بر رخ خال او بر پیش | نرغ دل بند شد غرض مطلبش

تقطیع - زلف او فاعلن - بر رخ فاعلن - خال او فاعلن - بر پیش فاعلن - یاں مٹمن

(۲) بجز متدارک مٹمن مذال - وزن یہ ہے - از موفت

از تدارک مذال اے دل شد عیاں | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

موسم گل بود جام سے ہم نوش | بادہ تاب را از نگاہ من مپوش

تقطیع - موسم - فاعلن - گل بود - فاعلن - جام سے فاعلن - ہم نوش فاعلن - یاں مٹمن

(۳) بجز متدارک مٹمن محبون - وزن یہ ہے -

ستدارک شد محبون سخن | فعلن فعلن فعلن فعلن

بدلم تذکرہ نگہی نظرے | مؤلف شدہ ذکر جہاں تودہ دے

تقطیع - بدلم فعلن تذکرہ فعلن - نگہی فعلن - نظرے فعلن - باقی ہیں نوع -

(۴) متدارک مٹمن محبون مذال - وزن یہ ہے -

متدارک خبن و مذال بنواں | فعلن فعلن فعلن فعلن

اس بحر میں چونکہ فعلن کسر میں ہے لہذا مذال کرنے سے فعلن بنایا گیا ہے - از مٹمن

مین اے دل من سخن زبیاں | چہ کلم کہ چہ شد ز نگاہ تماں

تقطیع یہ ہے - بنے فعلن - دل من فعلن - سخن فعلن - زبیاں فعلن - یاں مٹمن

اور اگر فعلن ایکون میں ہوتا تو بقاعدہ تسخ فعلن بنایا جاتا ہے جیسا کہ آئینہ ظاہر کیا

(۵) بجز متدارک مٹمن مقطوع - وزن یہ ہے -

مقطوع از متدارک سرکت | فعلن فعلن فعلن فعلن

حسب قاعدہ قطع و تد فاعلن سے نون ساکن دوہرایا جاوے اور تحریک ماقبل کو کہ لام ہے ساکن کیا جاوے فاعل رط۔ فعلن بجائے اس کے رکھا گیا۔ اس مجہر کو صوت الناقوس بھی کہتے ہیں کہ اس میں سٹکھ کے مانند آواز برآمد ہوتی ہے مبدعہ

یکدم آید سویم و لبس	احسان برین دار و اکثر
---------------------	-----------------------

تقطیع۔ یکدم فعلن۔ سویم فعلن۔ لبس فعلن۔ ورنہ یہ ہے۔  
(۶) بحر متدارک شمن مقطوع مسبق۔ وزن یہ ہے۔

مقطوع از تسبیح بر خوال	فعلن فعلن فعلن فعلن
------------------------	---------------------

اس بحر میں چونکہ فعلن بسکون عین مقطوع ہے۔ لہذا بقاعدہ تسبیح فعلان بنایا گیا اور اگر فعلن مخبون کبسر عین ہوتا تو بقاعدہ ندال فعلان بنایا جاتا۔ از مولف۔

رفتم سوئے بزم غیراں	رویش دیدم گشتم حیراں
---------------------	----------------------

تقطیع۔ رفتم فعلن۔ سوئے فعلن۔ بزم فعلن۔ غیراں فعلان۔ باقی یہیں طور ہر چار بحر رسد رجا بال میں مصرع جلت لکھ کر شعر کہنا ناموزوں نہیں ہوتا۔  
(۷) بحر متدارک شمن مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

خبر قطع گو وزن بے شل	فاعلن فعل فاعلن فعل
----------------------	---------------------

فاعلن کہ فعلن قطع کرنے سے فعل کبسر عین ہوتا ہے۔ فعل بقیع عین اس کے بجائے رکھتے ہیں۔ از مولف۔

جان من بر لبخ خود منا	نوش کن مے سانرے زما
-----------------------	---------------------

تقطیع۔ جان من فاعلن۔ لبخ فعل۔ خود فاعلن۔ مے فاعل۔ باقی یہیں مطلق۔  
قد گر بقاعدہ نواہیت فعل سے فعال بنایا گیا۔ فعل بجائے اس کے رکھا گیا تو وزن

یہ ہوگا۔ فاعلن فعل۔ فاعلن فاعل۔ از مولف۔

غیر شد جذ الطفت شد زیار | مہربان من گشتہ غمگسار

تقطیع۔ غیر شد فاعلن۔ جذ انفل۔ طفت شد فاعلن۔ زیار فاعل۔ باقی ہیں نوع۔

(۸) بحر متدارک مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

شد تدارک مسدس یکن | فاعلن فاعلن فاعلن

جانمن نوش کن جام سے | مولف پرودہ داری زمین تاب کے

تقطیع۔ جانمن فاعلن۔ نوش کن فاعلن۔ جام سے فاعلن۔ باقی ہیں مطلق۔

(۹) بحر متدارک مسدس مذال۔ وزن یہ ہے۔

شد مذال از تدارک چیاں | فاعلن فاعلن فاعلن

اجان دول شد باو ہم نثار | مولف یار من شد بن غمگار

تقطیع۔ جان دول فاعلن۔ شد باو فاعلن۔ ہم نثار فاعلن۔ باقی ہیں مطلق۔

(۱۰) بحر متدارک مسدس مجنون۔ وزن یہ ہے۔

تدارک و جنبش کن | فاعلن فاعلن فاعلن

چہ کنم دل من بعبش | مولف مجتہد چہ برد بتمش

تقطیع۔ چکنم فاعلن۔ دل من فاعلن۔ بعبش فاعلن۔ باقی ہیں نوع۔

(۱۱) بحر متدارک مسدس مجنون مذال۔ وزن یہ ہے۔

اباؤالت و عین چیاں | فاعلن فاعلن فاعلن

چہ کند فاعلن مجنون کبیر عین ہے | لہذا بقاعدہ مذال فاعلن بنایا گیا۔ از مولف۔

از تو گشتہ ستم چہ بیان | کہ نہاں شدہ ام نہ جہاں

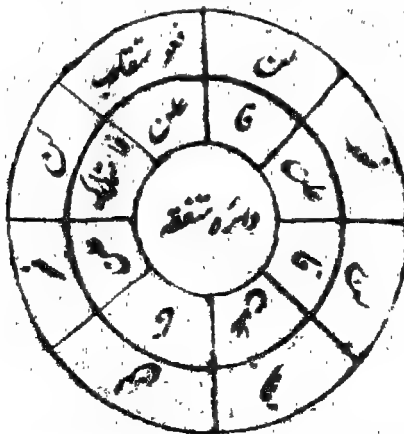
تقطیع۔ زت گش فعل۔ رستم فعل۔ چچان فعل۔ باقی ہیں طور۔  
 (۱۲) متدارک مسدس مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

نجن و قطع ہل	فعل فعل فعل
--------------	-------------

پیا دے بن	نہون	زرخ	گجو سخن
-----------	------	-----	---------

تقطیع۔ بیا فعل۔ دے فعل۔ بن فعل۔ باقی ہیں طور۔ اگر فعل کو جو کبیر میں  
 ہے نال کرینگے تو فعال بیگا فعل بیا سے اسکے رکھ لیا اور عرض و ضرب نال  
 ہوں تو وزن۔ ہوگا۔ فعل فعل فعل۔ از نواف کے کہن بیا۔ شوم تو شمار۔  
 تقطیع۔ بے فعل۔ کہن فعل۔ بیا فعل۔ باقی ہیں طور۔

بجرتداک۔ و بحر متقارب یک ہے۔ وزن سے بنائی جاتی ہیں۔ متقارب  
 وزن فعل اور متداک کا فاعل ہے۔ اگر متقارب سے کن فعل بنایا جائے  
 اور فاعل بنائے اسکے رکھ جائے تو بجرتداک ہو جاتی ہے۔ یہ ہر دو بحر اس  
 دائرہ سطح سے صاف ظاہر ہوتی ہیں +



## فصل پانزدہم بحر طویل کے بیانیں

طویل - بفتح طاء مملوہ کسر وادو سکون یا و تھائی یعنی دراز - وزن اس بحر کا یہ ہے - فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن - دوبار -  
براول - وزن یہ ہے -

طویل نہ کن ہم گویم سخن سر کن	فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن
------------------------------	---------------------------

بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے رکن آٹھ ہیں کم نہیں ہیں بظلاً دیگر بحر کے اور بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے ارکان میں دوا سباب پر مقدم ہیں یعنی وہ جو بہ نسبت سبب طویل ہے اسباب سے پہلے آتے ہیں -

جو آئی من کیدم نظر کن دے سویم	مولف	وفاکن چو فرمودی نشینی بہ پہلویم
-------------------------------	------	---------------------------------

تقطیع - چو ای فعلن - من کیدم مفاعیلن - نظر کن فعلن - دے سویم مفاعیلن -  
باقی ہیں نط - بعض برعکس ارکان مذکور یعنی مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلن -  
کو بحر عریض کہتے ہیں - جو مقلوب طویل کا ہے -

چونکہ اس بحر کے آٹھ رکن ہوتے ہیں اور ایک بیت اس کی ۸۸ حروف کی ہے اور کوئی بحر اس درجہ پر نہیں پہنچتی لہذا طویل کہتے ہیں - نمبر ۲ وزن یہ ہے

طویلے کہ من گویم سنخ چہ شد ایجان	فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن
----------------------------------	---------------------------

شدم از رخ و زلفش پریشان دم خیر الہوت	ولم شادہ چشم شد چو آئینہ بے سامان
--------------------------------------	-----------------------------------

تقطیع - شدم از فعلن - رخ و زلفش مفاعیلن - پریشان فعلن - خیر الہوت -  
مفاعیلن - باقی ہیں نط - بعض کہتے ہیں کہ گیارہ بحر ذیل کو خلیل بن احمد

نے چھ رکن ہفت حرفی پر وضع کیا ہے۔ پنج رکن - رجب - شرج - مضاع - مقضب  
 مجتب - شرج - خفیف - واٹر - کاکل - جن میں ۴۲ حروف ہوتے ہیں اور بحر تقاب  
 کو آٹھ رکن پنج حرفی پر بنایا ہے کہ چالیس حروف ہیں۔ اگرچہ بحر مدید و بحر بسیط کو  
 بھی چار رکن پنج حرفی و چار رکن ہفت حرفی پر جسکے اوتالیس حروف ہوتے ہیں  
 بنایا گیا ہے۔ سو اسے بحر مدید کے کاس کے ارکان طعر عرب میں چھ ہو جاتے ہیں اور  
 عروض و ضرب اس کے ساقط ہو جاتے ہیں۔ بحر مدید میں بھی ہو جاتی ہے  
 اور بحر بسیط میں مسدس ہو جاتی ہے اور اگر ثمن ہوتی ہے تو عروض و ضرب اسکی  
 مخبون ہو جاتی ہیں یعنی حسب قاعدہ ضن کے عروض و ضرب میں سے دو حروف  
 ساقط ہو جاویں تو بجائے اوتالیس حروف کے ۶ حروف باقی رہ جاتے ہیں۔

## فصل شانزدہم بحر مدید کے بیان میں

مدید - نتیجہ سیم و کسر وال مہلہ و سکون یا استتانی۔ اس بحر کو اس سبب سے مدید  
 کہتے ہیں کہ مد یعنی کشیدن اور اس بحر کو طویل سے اخذ کیا ہے جیسا کہ دائرہ سے معلوم  
 ہوگا اور بعض اس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ دو سبب ہر دو طرف رکن سبائی یعنی  
 رکن ہفت حرفی کے کھینچے گئے ہیں یعنی اول رکن فاعلاتن میں فاول اور ثن  
 آخر اور بعض کہتے ہیں کہ ارکان سبائی اس کی رکن خماسی ہے کھینچے گئے ہیں۔  
 (۱) بحر مدید یا ثمن سالم - وزن یہ ہے۔

شعر مدید و سالم و وزن اور در گوشت کو	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
من پر زرش گروم بود و زرب زخم	مؤلفہ ساعز سے دارم کبوت از کسے دارم چہ خرم

تقطیع۔ من بہ زرش فاعلاتن مگر روم فاعلن بوس ابر فاعلاتن۔ لب زلم فاعلن  
باقی ہمیں نمط۔

(۲۱) بکر مدید مٹھن سالم نڈال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید سالم کن نڈالش دریاں	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن
بتلا گشتم بغم روے اودیم کنوں مولف	غیر باوے درخمن من گرفتار جنوں
تقطیع۔ بتلا گش فاعلاتن۔ تم بغم فاعلن۔ روے اودی فاعلاتن۔ دم کنوں	فاعلن۔ باقی ہمیں نمط۔

(۳۱) بکر مدید مٹھن مجنون۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید مجنون ہم مٹھن بسجن	فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن
مہر باغیر کنی شاہ خوبان زمن	مولف
تقطیع۔ مہر باغ فاعلاتن۔ کنی فعلن۔ شاہ خوبا فاعلاتن۔ زمن فعلن۔ باقی ہمیں	

(۴۱) بکر مدید مٹھن مجنون نڈال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید مجنون کن نڈالش دریاں	فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن
از لب اوچہ سخن وال پنج ولف چنل	مولف
تقطیع۔ از لب او فاعلاتن۔ چہ سخن فعلن۔ ولف چنل فاعلاتن۔ پنچال فعلن۔	
باقی ہمیں طور۔ اگر فاعلن کو ضمن کیا جائے تو فعلن ہو جاتا ہے۔	بعض مدید مقلوب
کو لینے فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن یا فاعلیان دوبار۔ بحر عمیق کہتے ہیں۔	
شکوہ ہاچوں نہ سازم از تمہائے دلبر	مولف
تقطیع۔ شکوہ ہا فاعلن۔ سازم فاعلاتن۔ از تمہائے فاعلاتن۔ دلبر فاعلاتن۔ باقی ہمیں	



## فصل ہفتم۔ بحر بسیط کے بیان میں

بسیط۔ بفتح باء و کسرین و سکون یا رحتائی۔ اس بحر کو بسیط اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بسیط یعنی گسترانیدن یعنی بچھانا اس کے رکن سبب میں اول و سبب خفیت اور رکن خماسی میں ایک سبب خفیت ہے۔  
(۱) بحر بسیط مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

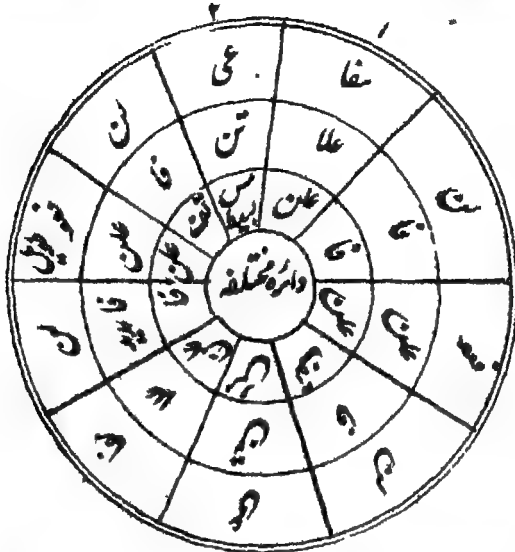
بحر بسیط است ایں بشو ز من ایں سخن	مستعلن فاعلن مستعلن فاعلن
خداں چو گل بستے تو دائم مگر خوشے تو	مکون آتش زندہ در دلم بہم اگر سوئے تو
تقطیع۔ خدا چکل مستعلن۔ روسے تو فاعلن۔ دائم مگر مستعلن۔ خوشے تو فاعلن۔	

(۲) بحر بسیط مثنیٰ سالم مذال۔ وزن یہ ہے۔

بحر بسیطش گو لیکن مذاش بخواں	مستعلن فاعلن مستعلن فاعلن
کا کل چناں پر شکن رویت چنیرے نظیر مکون	از من چہ پرسی سخن جان دلم شد اسیر
تقطیع۔ کا کل چناں مستعلن۔ پر شکن فاعلن۔ رویت چنی مستعلن۔	

بے نظیر فاعلان۔ باقی ہمیں نہ۔

واضح ہو کہ ہر بحر و سندرجہ بالا یعنی طویل مدید بسیط ایک دائرہ سے مستخرج ہوتے ہیں۔ اس دائرہ کا نام مختلف ہے بکسر لام۔ مختلفہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ارکان بحر اس دائرہ کے مختلف ہیں۔ بعض خماسی یا او بعض سباعی۔ دائرہ یہ ہے۔



## فصل ہیچیم بحر وافر کے بیان میں

اس بحر کو وافر اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں حرکات بہت ہیں کہ ہر گن اسکا پانچ متحرک رکھتا ہے اور بعض اس سبب سے وافر کہتے ہیں کہ اشعار عرب کے اس بحر میں زیادہ ہیں وافر بضم واو وضم فار بے لبیدہ۔  
(۱) بحر وافر مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے -

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	ز وافر سولے تو گویا سخن ہے خدا سخن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	بروے توں نظر کہیم کہ آتش دل فرو بنود سولت
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	نقطہ صبیح بروے توں مفاعلتن - نظر حکیم مفاعلتن - کہ آتش دل مفاعلتن - فرو بنود مفاعلتن -

باقی نہیں نوع -

(۲) بحر وافر سالم مڈال - وزن یہ ہے -

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	زوافر سالم است سخن گز زغال ہم تو بخور
چونکہ مفاعلتن میں آخر جزو تہ مجبور ہے لہذا بقاعدہ اذالت مفاعلتان بنایا گیا۔	
فلک چکند بیان تو دے کہ ساغرے دم بتویا مولف	ز فکر خزاں نہ خوف عدد و تولد خیال غیر مدار
تقطیع۔ فلک چکند مفاعلتن۔ بیان دے مفاعلتن۔ کساغرے مفاعلتن۔ دم ہم بہت	
یار مفاعلتان۔ باقی ہمیں نبط۔	

## فصل نوزدہم بحر کامل کے بیان میں

کامل۔ نفع کاف و کسیریم۔ اس بحر کو کامل اس سبب کہتے ہیں کہ یہ بحر جس طرح دائرہ سے وضع ہوئی ہے تمام وکمال اسی طرح پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ حرکات اس بحر کے بہت ہیں اس کو کامل کہلایا کیونکہ ایک بیت میں چالیس متحرک حروف ہیں اگرچہ دافروں میں بھی اسی قدر حرکات ہیں لیکن وہ تمام حرکات متساوی نہیں ہیں۔  
 البحر کامل مشمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن	بتو گویم دل من بیا کہ ز کالست سخن
بہت نازیں چہ بود اگر دل خود تھی ز جفا کنی مولف	میں ایسے تم بنو دروا کہ بغیر جفا نہ وفا کنی
تقطیع۔ بہت نازیں متفاعلتن۔ چہ بود اگر متفاعلتن۔ دل خود تھی متفاعلتن۔ ز جفا کنی متفاعلتن۔ باقی ہمیں طور۔	

(۲) بحر کامل مشمن مذال۔ وزن یہ ہے۔

متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن	چو ز کالست مرا سخن تو مال سز دے بخواں
زمن ایسے سخن دل من شو تو مرد باو کہ بہریم یار مولف	نشود کہے تو مہربان تو شوی اگرچہ برو شہار

الطبع۔ رشتے سخن متفاعلین۔ دل میں شہو متفاعلین۔ تہ و با و متفاعلین۔ کہ بنہرم بار متفاعلین  
باقی ہیں نوع۔ واضح ہو کہ بحر وافر و کامل ایک ہی دائرہ سے تخریج ہوتی ہیں اور اس دائرہ  
کو دائرہ متعلقہ کہتے ہیں یکسر لام اس وجہ سے کہ ارکان ان ہر دو کچھ کے باہم مناسبت  
اور التماسہ رکھتے ہیں کیونکہ سب ارکان ہفت حرفی ہیں اور وہ شروع اور فاصلہ  
صفر سے سے مرکب ہیں اور بعض اس دائرہ کو متعلقہ کہتے ہیں +  
کہتے ہیں کہ یہ پانچ دائرہ جو اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں ان کو خلیل باہن احمد نے  
وضع کئے ہیں اور ان کے نام رکھے ہیں +



## فصل ستم اوزان رباعی کے بیان میں

وزن رباعی کہ اس کو دو بیت یا چار مصرعہ کہتے ہیں۔ بحر پنج سے تخریج ہوتا ہے  
اب نجم نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے وزن چوبیس ہیں مجموعہ ان وزنوں کا ارکان  
اول سے ظاہر ہوتا ہے +

۱۔ مفاعیلین۔ مکرر خراج مثنیٰ سلم  
 مفعول کہ مفاعیلین کو خراب کرنے سے مفعول ہوتا ہے بضم لام  
 ۲۔ مفاعیلین کہ مفاعیلین کو قبض کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔  
 ۳۔ مفاعیل کہ مفاعیلین کو کفٹ کر نیسے پیدا ہوتا ہے بضم لام  
 مفعول۔ اہم اصطلاح میں افعال حذف اور قبض کو کہتے ہیں بقاعدہ حذف مفاعیلین  
 سے لن سا قہ ہوتا ہے اور حسب قاعدہ قبض یا مساقط ہو کر عین ساکن ہوتا ہے مفعول  
 باقی رہا مفعول اسکی بجائے رکھتے ہیں۔ مزاحمت کو اہم کہتے ہیں جیسا کہ سابق بیان ہوا  
 فعل۔ مجبوب بقاعدہ جب مفاعیلین سے فعل بنایا گیا ہے۔  
 فاعل۔ ازل مفاعیلین سے بقاعدہ زل بنایا گیا ہے۔  
 فتح۔ اتر بقاعدہ خبر مفاعیلین سے بنایا گیا ہے۔  
 مفعول۔ ازم بقاعدہ خرم مفعول مفاعیلین سے بنایا گیا ہے۔  
 فاعل۔ اختر بقاعدہ مختار مفاعیلین سے فاعل بنایا گیا۔ خواجہ حسن قطبان  
 جو بسائی نے دو شجرہ رباعی کے تیار کیے ہیں۔ ایک شجرہ اعراب دوم شجرہ اوزم  
 شجرہ اعراب وہ ہے جسکا رکن اہل مفعول ہے اور شجرہ اوزم وہ ہے جسکا رکن  
 اول مفعول ہے۔ بارہ شجرہ اعراب میں اور بارہ شجرہ اوزم میں ہیں کل ۳۶ شجرہ  
 استعمال ہوتی ہیں۔

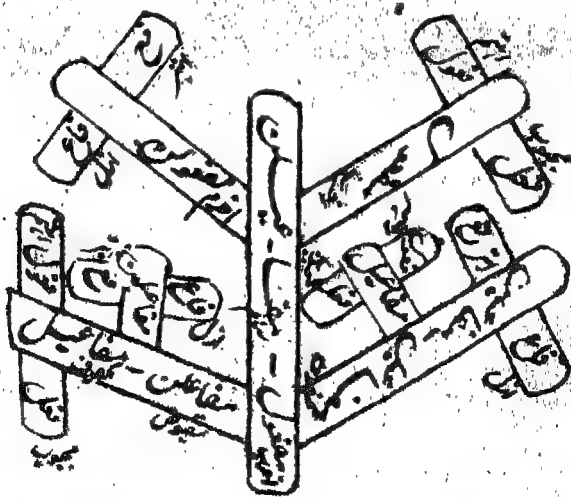
اجتماع جو ایک شجرہ کارباعی میں موزوں نہیں ہوتا ہے لیکن ایک شجرہ کی جو رکو  
 دوسرے شجرہ کے شجرہ سے اجتماع کرنا نامناسب ہے۔ لیکن متاخرین اکثر خیال  
 نہیں کرتے اس لیے شجرہ کے اشتغال کا خیال کرتے ہیں۔ مثلاً شجرہ

اِس شہر کہ آرایش ہفت اقلیم است	عشر نگہ شہر یار جسم دہیم است
مصریت کہ بر مصر تفوق دارد	آرے آرے کہ یوسف ابراہیم است

اِس رباعی میں تین مصرعہ اول شجرہ الخرب اور چوتھا مصرع شجرہ الخرم میں ہے۔ دیگر غالب	مشکل ہے زبں کلام میرا اے دل
آسمان کنے کی کرتے ہیں فرمایش	گویم مشکل و گز نہ گویم مشکل

اِس رباعی میں دو مصرعہ اول شجرہ الخرب میں اور دوسرے آخر شجرہ الخرم میں ہیں۔۔۔  
 بعض کہتے ہیں کہ رباعی کے اوزان دس ہزار تک ہیں۔ منجملہ اُس کے یہ بھی وزن  
 رباعی میں شامل ہے۔ مفعول مفاعیلن فعلن فعلن۔ علی ہذا القیاس۔  
 اب ہم ہر دو شجرہ رباعی کے ذیل میں درج کرتے ہیں اور اُن کے نیچے بحر رباعی  
 بھی لکھ دیتے ہیں تاکہ طالب کو اُس کے سمجھنے میں وقت واقع نہ ہو۔

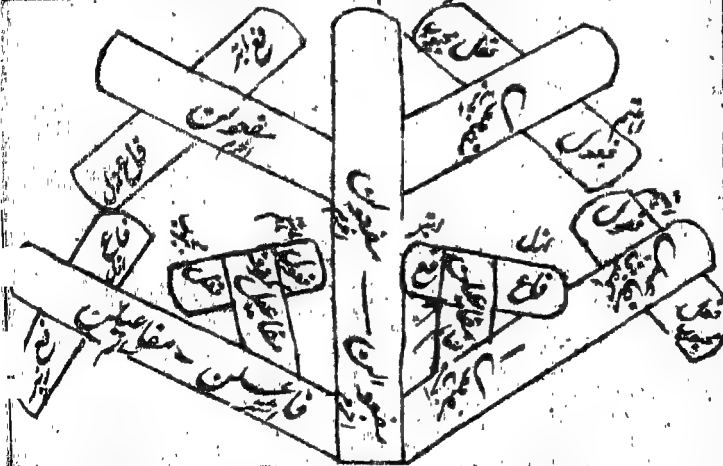
شجرہ الخرب میں بارہ وزن یہ ہیں



## اس شجرہ میں حسب ذیل سجو رہیں

۱. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۲. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۳. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۴. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۵. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۶. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۷. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۸. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۹. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۰. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۱۱. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۲. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۱۳. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۴. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

## شجرہ اخرم - بارہ وزن



## اس شجرہ اخرم میں حسب ذیل بارہ سجو رہیں

۱. مفعول مفعول مفعول فعل	۲. مفعول مفعول مفعول فعل
۳. مفعول مفعول مفعول فعل	۴. مفعول مفعول مفعول فعل
۵. مفعول مفعول مفعول فعل	۶. مفعول مفعول مفعول فعل
۷. مفعول مفعول مفعول فعل	۸. مفعول مفعول مفعول فعل
۹. مفعول مفعول مفعول فعل	۱۰. مفعول مفعول مفعول فعل
۱۱. مفعول مفعول مفعول فعل	۱۲. مفعول مفعول مفعول فعل
۱۳. مفعول مفعول مفعول فعل	۱۴. مفعول مفعول مفعول فعل
۱۵. مفعول مفعول مفعول فعل	۱۶. مفعول مفعول مفعول فعل

مفعول مفعول مفاعیلین فاع	۹ مفعول فاعلین مفاعیلین فاع
مفعول مفعول مفاعیلین فاع	۱۰ مفعول فاعلین مفاعیلین فاع
مفعول مفعول مفعولین فاع	۱۱ مفعول فاعلین مفاعیلین فاع
مفعول مفعول مفعولین فاع	۱۲ مفعول فاعلین مفاعیلین فاع
رباعیات شجره اخب از مولف	
نمبر ۱ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
باغیچه نگار زمره ت کم کن	با بهدم خود لطف و سخا بروم کن
خواهی که دریس و هر نباشی رسا	از کس چو کنی عهد و قایلش هم کن
نمبر ۲ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
از زندگی و مرگ چه گفتار است	دیدیم که هر دو با دایه یار است
بالعل بوش گشته مسیحا هم از	با تار محمد تیر قضا تیار است
نمبر ۳ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
خواهم که در خواش و مینا نه کنم	رخ سوسه لب یار و مسیحا نکشم
لیکن چو بود ساغر و مینا به نظر	بر کوثر و تنیم نظم و انکشم
نمبر ۴ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
از چند و فروغ است قرا اگر سر و کار	نظاره بود آن راز نهال هم تبویار
از پاک نژادان نه خطا کن نه خیال	وز بد گهران چشم و قافیه بدار
نمبر ۵ - مفعول مفاعیلین مفعول مفعول	



باو هر مکن الفت تا شاد شوی	در گوشه نشین نبیاں کو یاد شوی
خواهی که شوی یکدم از بند را	مے نوش مے عرفاں کا زاد شوی
نمبر ۶ - مفعول مفاعیلین مفعول فاعول	
تا چند شوی مفتون بر حسن و جمال	تا چند بدل بندی ایں ہرزہ فیصل
بتر کہ بدل داری از حسن نگار	نورے کہ نمے یا بد در و ہرز وال
نمبر ۷ - مفعول مفاعیلین مفاعیل فعل	
با اہل زلمہ شکوہ کس چکنم	گلزار جہاں پر است از غنس چکنم
ہر کس کہ بمن جفا کند پس چکنم	گر من نہ با دوفا کنم پس چکنم
نمبر ۸ - مفعول مفاعیلین مفاعیل فاعول	
ز ہمار تو دل بند بازشت نہلا	ایں خرمن زندگی مدہ یار پیدا
در شورہ زمیں درخت پر پیوہ دلا	کایں نخل گئے نیادہ بار مراد
نمبر ۹ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
صد تجسہ بہ اہمہ ہستی کوم	نظارہ صد بلند و پستی کوم
در سجده طاق ابرواں خورسندم	کا فرشتہ چوبت پرستی کوم
نمبر ۱۰ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع	
آگس کہ سرش ز تو سوے افلاکست	سویں تو ہمیں کو چہ خوف و باکست
دانی کہ چہ گفتہ اند و نشندہاں	گر خاک با سمل رسد ہم خاکست
نمبر ۱۱ - مفعول مفاعیلین مفعولین فاع	
یارے کہ قیہ شد رویش منگ	آں سگ کہ وفا دار دناوے بہتر

آن غنچہ کہ نشگفتہ بہتر از گل	حسنے کہ حیا دار و خوش از مدخور
نمبر ۱۱- مفعول مفاعیل مفعول فاع	
ورد ہر بے صورت زیبا دیدیم	در زیر فلک جلوہ دنیا دیدیم نقشے ز وفا بر رخ اخفا دیدیم
رباعیات شجرہ اخرم از مولف	
نمبر ۱- مفعول مفعول مفعول فعل	
نیخواہ دل بستن دلدار بن	چکند گردن دشمن شد اغیار بن لطف کن لطف کن اے یار بن
نمبر ۲- مفعول مفعول مفعول فعل	
خوش باشتم دے نازم در عشق بتاں	من بدم خود دلم ایں آہ و فغاں پرسی گر از یارم گویم تو یار
نمبر ۳- مفعول مفعول مفاعیل فعل	
از بلبل بیتاب اگر یاد کنم	مد غریب گلزار کہ بر باد کنم اے ناز عثمانے کہ ز تو برد دلم
نمبر ۴- مفعول مفعول مفاعیل فعل	
بشنیدم در دہر تو اے ہزار	بیس دیدم ہر کونہ گل و باغ و بہار مے آید در گوش صدا پڑ ز فریب
نمبر ۵- مفعول مفعول مفاعیل فعل	

زرد صدقہ جانست نہ جان صدقہ زور	جان صدقہ ایمان من آمد کبیر
گر قیمت پیمانہ مے پیسری	ایمان شد صدقہ پے یک ساغر
نمبر ۱- مفعول مفعول مفاعیلین فاع	
از خاطر تاسخا و خطر باید کرد	در صحبت پیدا و حذر باید کرد
بر ہستی دو روز چہ میازی ناز	بر حالت منظلوم نظر باید کرد
نمبر ۲- مفعول مفعول مفعولین فاع	
صد غفلت میدارد ہشیداری من	از خوابم بدتر شد بیداری من
مے سدم دے نازم بر خالق خود	نمخوارم خود سازد نمخواری من
نمبر ۳- مفعول مفعول مفعولین فاع	
چون گوے کاین دنیا باشد بے عیب	بر دم صد حسرت از نیجا لاریب
از وطن را خودم در دل صد غیش	باشد گزیر آید اہلاد غیب
نمبر ۴- مفعول مفعول مفاعیلین فاع	
خواہم باتو در معالی شفقن	باید از من نصیحتے بشفقن
در دلی را بنیادت بنفقن	رازی نہال کیس بنیاد بنفقن
نمبر ۵- مفعول مفعول مفاعیلین فاع	
پرسی از من چہ شد جہاں را ہنچار	اسید از زندگی نہ باشد بیدار
خواہی گر مطلب تو یابد انجم	کار ہر روز را بفر و سگزار
نمبر ۶- مفعول مفعول مفاعیلین فاع	
گفتاے دہر پیر خدا است نگہ	ہر گلزارش چو خازن است نگہ

پیر شادی اسے دہر مغرور مشو	ایجا ہر لالہ داغ دار ست گھر
نمبر ۱۲۔ مفعولن فاعلن مفعیلن فعلن	
بس گلشن ہاگشتہ پامال خزاں نازک گلہا کے دہر گشتند چو خاک	بس صورت ہاگہ زیر خاک اند ہنہاں آہنا گشتند و نیز گردی تو ہماں
<h2 style="text-align: center;">باب سوم</h2> <h3 style="text-align: center;">قوافی کے بیان میں</h3>	
<p>تعریف۔ واضح ہو کہ کوئی شعر بغیر قافیہ کے درست نہیں ہوتا جس شعر میں قافیہ نہو اس کو شعر یا بیت نہیں کہتے بلکہ اس کو قرد بولتے ہیں۔ قرد کے لغوی معنی تنہا کے ہیں۔ چونکہ قرد میں قافیہ نہیں ہوتا لہذا ہر ایک مصرعہ اسکا جداگانہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو قرد کہتے ہیں مثلاً کسی غزل کا کوئی شعر جو مطلع نہو۔ مثال از مولف</p>	
<p>نبض من عینیں ز طپیدن سکوں نمود مطلع کسی غزل یا قصیدہ کے اول شعر کو جس میں قافیہ ہوتا ہے کہتے ہیں مثلاً</p>	
گشتہ مال مال از لعل و کمرہ دامن ما	بہتر است از نکان دور یا دیدہ گریان ما
<p>دیگر اشعار اس غزل کے جس میں باہم ہر دو مصرعے میں قافیہ نہو قرد بولتے ہیں مثلاً۔</p>	
تا جہاں دو مخزن خود خردی از غم نہشت	بود اشک داہ و خاک سینہ سوزان ما
<p>یہ فرد ہے لیکن بحالت مجمل ایک غزل کا شعر ہے</p>	

مقطع کسی غزل کے آخر شعر کو کہتے ہیں۔ مقطع میں عموماً شاعر اپنا تخلص لے کر جو نام اس نے اپنا قافیہ کیا ہے وہی کر دیتے ہیں مثلاً۔ از مولف۔

نامزدہ تکیہ غالب اور ستارہ فروغ | بہ زدیوان قضا شد مطلع دیوان ما  
تکیہ غالب سے مراد مثنوی ہر گویاں صاحب قفہ سے ہے جو مرزا اسد اللہ غالب صاحب  
غالب کے شاگرد تھے اور چنانچہ نگار تخلص بہ فروغ کے استاد تھے۔ مقطع میں  
قابل شعر کا تخلص فروغ ہے۔

## فصل اول قافیہ کے بیان میں

قافیہ۔ قفہ کے لغوی معنی آہستہ آہستہ رونہ۔ چونکہ قافیہ اختتام شعر سے پہلے آتا ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ قافیہ میں حروف خاص ہوتے ہیں اور حرکت بھی انہی حروف کی ہیکل ہوتی ہے مثلاً دور مشہور۔ بار۔ فقیر از دوست  
پوست۔ خشک۔ مشک۔ حیات۔ صراف۔ یہ الفاظ قافیہ کے  
ہیں۔ حروف قافیہ کے ہم آواز ہوتے ہیں۔ خاص حروف اگر مختلف الفاظ کے  
ساتھ آخر مصرع میں مکرر آئیں اور ان کی حرکات و سکنات ایک ہوں تو ان کو  
قافیہ کہیں گے۔

روایت۔ اس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد قافیہ کے شعر میں واقع ہو خواہ وہ لفظ ایک  
ہو یا زیادہ۔ روایت کے ساتھ قافیہ کی ہر حرکت ہے لیکن قافیہ کے ساتھ روایت  
کی ہر حرکت نہیں ہے جیسے مثال مرقومہ بالا میں فاعل ملکہ یان۔ ما۔ سوزان۔ ما۔  
دیوان۔ قافیہ سنگ لفظ نہیں۔ ماروایت۔ دامن۔ گریں۔ قافیہ۔

## فصل دوم حروف قافیہ کے بیان میں

قافیہ کے حروف تعداد میں نو ہیں۔

(۱) حروف ردوی یہ حرف خاص بنا قافیہ ہے شعر میں اسکا کار لازم ہے یعنی یہ حرف مکرر آتا ہے + (۲) تائیس (۳) ذخیل (۴) روت (۵) قیہ ہر چار حرف متذکرہ بالا ردوی سے پہلے آتے ہیں اور چار حروف جو ردوی سے بعد میں آتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) ذخیل (۲) فرید (۳) خروج (۴) نائرہ۔

## فصل سوم حرف ردوی کے بیان میں

ردوی حرف اصلی قافیہ کا ہے مثلاً یار۔ نار۔ میں رائے صمد۔ شوق۔ ذوق میں ق۔ صافیت، سعادت میں قا۔ سخن، کرم۔ میں فون۔ دروہر و میں وائل صمد۔ قلم۔ خم۔ میں یم۔ جہیز۔ گرم میں را و صمد جو آخر میں آتے ہیں۔ اور اگر وہ پہلی حرف کو ردی بنایا جاوے تو حیب نہیں۔ مثلاً مرم۔ و گرم میں را و صمد۔ لیکن جو نقطہ مشنور بالترکیب ہو اُس کو ردی نہیں بنایا جائیے۔ مثلاً گم کا قافیہ شدم کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ ا میں یم ردی ہے اور گم و شدم کا تم ترکیب مشنور سے نکال گئی ہے۔ اسکو ایطاجلی کہتے ہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک حیب نہیں ہے مگر سخن میں زیادہ تر ہرگز لانا مناسب نہیں ہے۔ و حقیقت حیب اگر اسکو جائز کیا گیا ہے۔ ایطاجلی کو دو قسم ہیں ایطاجلی۔ ایطاجلی۔ جل یعنی ظاہر۔ خفی یعنی پوشیدہ۔ ایطاجلی کی مثال ہم لکھ چکے ہیں۔ ایطاجلی اُس کو کہتے ہیں کاش کی جگہ بیٹے کو کہتے

ظاہر ہوا اور مشہور انگریب نحو۔ مثلاً وانا وینا کما الفتح اور کتاب کے بار مودہ کو مگر ردی بنایا جاوے تو جائز نہیں ہے۔ وانا وینا میں اصل حرف ہی توان ہے۔ پس وان وین قافیہ نہیں ہو سکتا۔ ایسا غلطی کو اکثر شعرا جابر کئے ہیں مثلاً بیلہ و سیر ایسے قافیہ اگرچہ ایسا غلطی میں لیکن جابر کے گئے ہیں مگر حقیقت عیب ہے۔ ایسے الفاظ کی جانی قافیہ میں نہیں لاتے اور نہ ایسی قافیہ کی غلطی ہے۔ ترا و ترا بھی ایسا غلطی اور معیوب ہے۔

لفظ والں میں ردی سے پہلا حرف ساکن الفتح ہے اور میں میں غلطی سے حرف ساکن بن گیا ہے۔ ردی سے پہلے ساکن حروف آوے تو قافیہ میں وہی حرف ساتھ ہی حرکت ماقبل کے ردی کے ساتھ آنا چاہیے۔ مثلاً سفت۔ گفت۔ اصل حرف ردی تاء ہے اور تاء ساکن سے پہلے تاء ساکن ماقبل مضموم ہے پس قافیہ میں تاء ماقبل مضموم لازم ہے۔ گفت سفت قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو ردی سے پہلے تاء ساکن ہے لیکن ماقبل قاء لفظ گفت میں مشہور درفت میں مفتوح ہے اور اگر ردی سے پہلے اور پھر اس سے پہلے ساکن ہو تو بھی یہی قاعدہ نافذ رہیگا۔ مثلاً ساخت۔ باخت۔ تغیر لیکن ساخت و سخت قافیہ نہیں ہے۔ علی نہ ہی اس نشست و زنت قافیہ نہیں ہو سکتا کیونکہ تاء ردی ہے اور وہی سے پہلے تر ساکن ہے پس قافیہ میں ردی ساکن سے پہلے ساکن ایک ہی حرف ہو یک ہی حرکت ماقبل کے نہیں ہے۔ بن نشست و سخت قافیہ ہو گئے کہ رفت۔ بعد مگر ردی سے پہلے کوئی حرف متحرک ہے تو قافیہ میں ردی سے پہلے حرف پر ردی حرکت پہلی واجب ہے مثلاً بیل اور بل تغیر نہیں ہے۔ چونکہ ہم ساکن ردی ہے مضموم سے پہلے کرنی

حرف ساکن نہیں ہے۔ پس ضبط عدہ بالا یکساں حرکت ہونی چاہیے۔ گل بصر گان  
و کبش قافیہ ہوگا۔ کیونکہ حرکت ایک ہی ہے۔

ایضا حقیقی کی تیشیل دانا و جینا آب کتاب بیار سیار برقت زرفت قرا قرا۔

ایضا جلی کی تیشیل جاننا۔ یارا۔ گلا۔ باغلا۔ مردی بدتی۔ دروند۔ سووند۔ بہتر و  
نیک تر۔ خنداں۔ گریاں۔ عیبتاں ہے اور اس عیب کا گرا جائز نہیں ہے۔

حرف ردی کا تکرار اپنی مکرر آنا واجب ہے بصورت فرق کے تحت عیب میں داخل ہے  
حرف ردی کی دو قسم ہیں مفید اور مطلق۔

ردی مفید۔ ردی کن کو کہتے ہیں مثلاً تم۔ کرم۔ بر۔ گرم ذرا ساکن میں لٹاری مفید ہے  
ردی مطلق۔ حرف متحرک کو کہتے ہیں۔ اگر ردی متحرک ہے تو اس کے ساتھ حرف وصل ہمیشہ  
ملیگا مثلاً تم۔ خرم۔ امیں۔ ردی را متحرک ہے۔ پس ہم جو حرف وصل ہے اس کے لٹا ہے  
مثلاً رستی۔ چستی۔ سستی۔ تا ردی متحرک ہے آئندہ حرف وصل کے ذکر میں معلوم ہوگا۔

## فصل چہارم حروف ناقبل ردی کے بیان میں

### (۱) حرف تاسیس

ردی سے پہلے ایک حرف متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف الف آوے مثلاً خاور۔  
شناور۔ کامل۔ جابل۔ حاصل۔ ایسے الف کو تاسیس کہتے ہیں مگر چہ قافیہ  
میں اس کا تکرار لازمی نہیں ہے۔ مثلاً کاکل و کبش قافیہ ہے۔ کوں مضرورت الف  
تاسیس کی نہیں ہے لیکن اگر تاسیس کا بنال قافیہ میں رکھا جائے تو حسن ہے  
جیس کے لغوی معنی بنیاد نامن ہے۔ چونکہ بنیاد حرف قافیہ کی اس حرف سے



ہے لہذا سب سے کہنا گیا۔ اور جس قافیہ میں تائیس کی رعایت رکھی جاتی ہے اس کو موسیٰ کہتے ہیں۔

## (۳۲) حرف ذخیل کے بیان میں

ذخیل اس حرف کو کہتے ہیں جو تائیس اور ردی کے مابین ہوتا ہے۔ یہ حرف ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ مثلاً خاور۔ شناور۔ حاصل۔ کمال۔ میں واؤ۔ صاد۔ یتم۔ یمن۔ پنفر۔ نہیں ہے کہ اس حرف کو قافیہ میں نا نا ضروری ہو۔ حاصل قبل قافیہ ہے۔ کمال اور دل قافیہ ہے۔ خاور اور گوہر قافیہ ہے۔ لیکن اگر اس حرف کا قافیہ میں لحاظ رکھا جائے تو عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

ذخیل۔ ہے درمیان میں آنے والا۔ چونکہ یہ حرف درمیان تائیس اور ردی کے آتا ہے لہذا ذخیل نام رکھا گیا۔

## (۳۱) ردوف کا بیان

ردوف۔ نئی سے چیز کے درپے چیز باشد۔ چونکہ حرف قافیہ روی نسبت دیگر ردوف کے مقدم ہے پس ردوف لکھ کر یہ روی سے پہلے تلفظ میں آتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ درپے روی کے ہے ردوف نام رکھا گیا۔

حرف ردوف۔ حرف طاعت کو کہتے ہیں اور ذیہ ہیں۔ الف۔ واؤ۔ یاء۔ اور انہیں ردوف کے مولف۔ حرف ماقبل کو حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یاء میں یا مفتوح ہے اور ذیہ میں ذیہ مضمر اور ذیہ میں ذیہ مکسور ہے +

روفت - حرف روی سے پہلے آتا ہے مثلاً زبان زمین نگون - زبان میں ہم  
مستوح - زمین میں ہم کسوڑا اور نگون میں گات مضموم ہے ۔

روفت - کے رعایت لازمی ہے مثلاً قافیہ میں جان و مکان کا الف حرف رونہ  
ہے اور ہر دو لفظ قافیہ کے ہیں ۔ نگون و نگون میں وا و روفت ہے ۔ چین

اور چین میں یا و روفت ہے ۔ ان ہر سہ الفاظ کے تکرار واجب ہے ۔ جان اور  
چین قافیہ نہیں ہے ۔ کیونکہ جان میں روفت کا حرف آلف - اور چین میں حرف

روفت یا حلی ہے ۔ چونکہ حرف روفت مختلف ہیں لہذا قافیہ نہیں ہے ۔ ہی طرح  
گول - چنل و چین یا ہم قافیہ کے الفاظ نہیں ہیں ۔ کیونکہ روفت مختلف ہے ۔

روفت کی دو قسم ہیں روفت اصلی - روفت زائدہ ۔

گرد روفت - اور ردی کے مابین کوئی اور حرف ساکن ہے تو روفت اولین  
اور روفت اصلی - اور حرف ساکن کو روفت زائدہ کہتے ہیں ۔ مثلاً جان - نگون

چین ان حروف میں آلف و واو و باء روفت اصل ہیں اور ساخت و سوخت  
رخت میں آلف - واو و یا و روفت اصلی ہو رہا اور روفت زائدہ میں - اور تار

ای ہے مگر روفت اصلی کے ساتھ قافیہ تمام ہو جائے مثلاً - جان - مکان -  
اس قافیہ کو صرف دو روفت مکررہ کہتے ہیں ۔ کیونکہ صرف ایک روفت کہنا

قافیہ تمام ہو گیا ۔

اگر دو روفت اصلی اور زائدہ ملے ہو کر قافیہ تمام ہو تو اس قافیہ کو مرکب روفت  
روفت مرکب کہتے ہیں ۔ مثلاً ساخت - ساخت میں آلف و روفت اصلی اور

رہا ہمہ روفت زائدہ ہے ۔ ایسی حالت میں مرکب روفت کی رعایت ہوتی ہے ۔

حروفِ روتِ اصلی کے ساتھ خاڑ سبھی روتِ زائدہ ہو جاتی ہے۔ حروفِ جوہر روت کے ساتھ ملکر روتِ زائدہ ہو جاتے ہیں۔ چٹھ ہیں۔ اور اگر وہ حروفِ زائدہ اصلی کے ساتھ آویں تو قافیہ میں ان کی تکرار واجب ہے۔ بیسے قافیہ میں وہ حروف آنے لازم ہیں۔ چٹھ حروف یہ ہیں۔  
 خاڑ سبھی۔ راہل۔ سین ہل۔ بشین سبھی۔ فاد۔ نون۔ مجموعہ ان حروفِ شرفِ سخن ہے۔ بیسے شرفِ سخن میں جو حروف ہیں وہ روتِ زائدہ ہو کر آتے ہیں نہ کہ کوئی اور مثلاً ساخت میں الف روتِ اصلی و فاد روتِ زائدہ۔ گام میں الف روتِ اصلی و راہل روتِ زائدہ ہے۔ دوست میں واو روتِ اصلی اور سین ہل روتِ زائدہ ہے۔ کاشت میں الف روتِ اصلی و شین سبھی روتِ زائدہ ہے۔ کوفت میں واو روتِ اصلی و فاد روتِ زائدہ ہے۔ لخت میں الف روتِ اصلی و نون روتِ زائدہ ہے۔ قافیہ میں ہر دو روت تکرار لازم ہے +

## (۴) حرفِ قید کے بیان میں

قید کے لغوی معنی بند کرنا۔ چونکہ قید کا بھی تغیر روا نہیں ہے بلکہ اس کا بھی تکرار واجب ہے۔ پس گویا قافیہ کے لئے یہ بھی قید لازم ہے اس لئے اس حرفِ تام قید رکھا گیا۔

حرفِ ردی سے پہلے کوئی حرفِ روت نہ ہو بلکہ ایک حرف ساکن ہو اس حرف کو قید کہتے ہیں۔ مثلاً نخت۔ وخت۔ ان الفاظ میں تا و فو قال ردی ہے

اُس سے پہلے فار مجہ ساکن ہیں۔ لیکن حرف ر و ف نہیں ہے۔ پس اس فار کو حرف قید کہتے ہیں۔ ان حروف قید کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے اس کی تفصیل منہ ردی کے بیان میں دی ہے۔ حروف قید وہ ہیں۔

باء موحده۔ خاء مجمر۔ راء ہلہ۔ زاء مجمر۔ سین ہلہ۔ شین مجمر۔ ظین مجمر۔ فاء فوقانی۔ نون۔ آء ہوز۔ مثلاً

ضیمر میں باء موحده۔ تجت میں خاء مجمر۔ کتہ میں راء موحده۔ عزم میں زاء مجمر۔ شست میں سین ہلہ۔ گشت میں شین مجمر۔ تغز میں ظین مجمر۔ شفت میں فاء فوقانی۔ چتہ میں نون۔ تہر میں آء ہوز۔

بجئے واو و یار تختانی کو بھی قید میں شامل کرتے ہیں مثلاً غوز میں واو تنگ میں یار تختانی۔ لیکن یہ حروف ر و ف میں داخل ہیں ۴ سوائے ان حروف کے کسی مسئلہ نے حروف قید قائم نہیں کیے ہیں۔ حالانکہ اس اصول پر اور بھی حروف قید ہو سکتے ہیں مثلاً۔ جیم تجدد کا۔ دل ر و ف۔ ہدہ۔ صد و کا۔ ذال مجمر۔ ذر میں صد و قصر میں۔ عین سخی۔ قعل۔ قعل میں۔ قاف بقص۔ ر و قص میں۔ کات۔ نکر۔ مکر میں۔ لام ظلم میں۔ یم۔ یخس میں۔ غنک۔ سو ہے حرف ر و ف کے سب حروف ابجد کے قید میں آ سکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب جہز میں نہیں دیکھے گئے۔ اور ان حروف مابعد کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے۔

اصل صرف یہ ہے جیسا کہ بیسے حرف ردی کے بیان میں لکھا ہے کہ ردی سے پہلے جہد حرف ساکن ہوں ان کی تکرار قافیہ میں۔ ان کی حرکت قبل کے لازم ہے۔ اور اگر ردی سے پہلے کوئی حرف متحرک ہو تو اسی حرکت

حرکت کی انکار قافیہ میں لازمی ہے مثلاً مُنْت۔ سُنْت میں تار فوقانی اصلی حرف ہے اور وہ روی ہے اور دونوں الفاظ میں قار ساکن ہے لہذا قافیہ ہے۔ لیکن مُنْت اور سُنْت کا قافیہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ ردی سے پہلا حرف سُنْت میں سین معلق ساکن اور مُنْت میں فار فوقانی ساکن ہے۔ پس روی سے پہلے حرف اگر ساکن ہوں تو اسکا انکار قافیہ میں مضافت ماقبل ہونا واجب ہے۔ اور اُس کو حرف قید کہنا درست ہوگا۔ علی ہذا کرم میں راو ماقبل روی مفتح ہے۔ لہذا اُس کا قافیہ تم۔ دم ہو سکے گا۔ گم قافیہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ بیان ہو چکا۔

## فصل پنجم حروف مابعد روی کے بیان میں

(۱) وصل۔ لغوی معنی اس کے پوشتن ہیں۔ چونکہ یہ حرف روی سے ملتا ہے لہذا یہ نام مناسب ہے۔ جو حرف روی سے ملتی ہو اُس کو وصل کہتے ہیں۔ کلام۔ و لم۔ اور فارسی میں حروف وصل دس ہیں۔ یعنی الف۔ وال۔ کاف۔ ہاء۔ یاء۔ تخانی۔ حروف چھ یعنی الف۔ و۔ نون۔ حرف مصدر یعنی نون۔ حرف ربط یعنی است۔ حروف تصغیر یعنی چ۔ حروف اضافت یعنی میم۔ من۔ نجا۔ مشق میں الف۔ بایہ۔ گرایہ میں وال۔ کثیرک میں کاف۔ آواز میں اہوز۔ چشتی و درشتی میں یاء۔ تخانی۔ شملگان میں لغ۔ و نون۔ گشتن میں نون۔ شیکوست میں حرف ربط است۔ سرچہ میں حرف تصغیر چ۔ تختم میں میم۔

وصل کا انکار قافیہ میں لازم ہے۔ لیکن و لم اور ستم اور کنیزک اور ہنک

تجلیا تجلیا یہ بھی قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن اسی حالت میں دلم کا لام حرف روی نہ ہوگا بلکہ میم۔ دلم دسٹم کا اور کاف کینزک کا بجائے زاد مجری کے روی ہو جاویگا۔ اور جبا کی باء سوحده روی نہ ہوگی۔ بلکہ الف حرف روی سمجھاویگا۔ بروم۔ سپر دم۔ میں دال حرف اصلی روی ہے۔ اس کی شناخت کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف وصل کو دور کر کے قافیہ دیکھا جائے۔ مثلاً برو و سپر و قافیہ ہے۔ لیکن اگر ہر دو الفاظ قافیہ میں حروف وصل ہوں تو ضرور حرف وصل کو دور کر کے قافیہ دیکھنا لازم ہوگا۔ مثلاً نفتم اور گشتم قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حرف وصل میم اصنافت کا ہے اس کو دور کر کے دیکھا جاوے کو گفت اور گشت باقی رہا یہ قافیہ نہیں ہے کیونکہ تا، فتوقانی روی ہے اور اس سے پہلا حرف ساکن ایک لفظ میں فارسیے اور دور کے میں شین مجری پس قافیہ نہیں ہے۔

(۲) خروج۔ اس حرف کو کہتے ہیں جو وصل سے ملتا ہے مثلاً بر و میم میں ال روی یا تختانی وصل اور میم خروج ہے۔ اس کا تکرار بھی قافیہ میں ضروری ہے۔ بر و میم سپر دم قافیہ درست۔ اور برویم گشتیم قافیہ نادرست ہے۔ یا گشتیم و سفیتیم۔ درست اور گشتیم و سفیتیم نادرست۔

خروج یعنی بیرون آمدن چونکہ یہ حرف قافیہ سے بنسبت حرف وصل کے کنارہ شش پر واقع ہوا پس خروج کہا گیا۔

(۳) مزید۔ وہ حرف ہے جو خروج سے ملتا ہے۔ مثلاً برویش میں وال روی یا تختانی وصل اور شین مزید ہے سپریش گشتیش۔ سفیتیش و گشتیش۔

ضمیمہ یعنی افزودن۔ کہ اس حرف کو خروج پر جو نہ تعلق قافیہ سے نہ ہو کیا گیا لہذا۔

مزید کمایا۔ قافیہ میں اس کی تکرار بھی لازم ہے۔

(۴) ناسرہ۔ وہ حرف ہے جو مزید سے ملحق ہو مثلاً۔ ہر دستیش۔ سپر و تمیش وال روی ہے۔ ست یعنی حرف ربط وصل ہے۔ یا تختانی خروج ہے۔ ہم قویہ اور شین نامزد ہے لغوی معنی ناسرہ کے رسدہ یعنی بھاگنے والا۔ چونکہ یہ حرف کتارہ قافیہ پر ہے لہذا دریاں حرف سے رسدہ ہے یعنی کنارہ پر ہے۔ پس ناسرہ کمایا۔ یہ حرف کبھی ایک ہوتا اور کبھی زائد ہوتا ہے۔

## فصل ششم حرکات قافیہ کے یہاں

حرکات قافیہ چھ ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔ رث۔ اشباع۔ حذو۔ توجیہ۔ مجری۔ نقاد۔ (۱) رس۔ تائیس کے قبل حرف پر جو فتح لینے زبر ہے اس کو رس کہتے ہیں۔ لغوی معنی رس کے ابتدا کردن۔ چونکہ یہ حرکت ابتدائی حرکت قافیہ کی ہے بلکہ ابتداء قافیہ کی یہ حرکت ہے۔ اس لیے رس نام رکھا گیا۔ مثلاً خاور میں الف تائیس ہے اور خاور پر جو فتح ہے اس کو رس کہیں گے۔ قافیہ میں اس حرکت کا تکرار لازم نہیں ہے۔ کیونکہ الف تائیس کا قافیہ میں تکرار لازم نہیں ہے اختیاری ہے (۲) اشباع۔ تائیس اور روی کے مابین جو حرف و خیل واقع ہوتا ہے اس کی حرکت کو اشباع کہتے ہیں۔ مثلاً خاور و آو پر جو فتح ہے اس کو اشباع کہیں گے۔ اور لفظ حاصل میں صداد پر جو کسر ہے اس کو اشباع کہیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اس حرکت کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ خاور۔ گوہر قافیہ میں واو پر فتح ہے گوہر میں بار ہون پر فتح ہے حاصل و کاٹل قافیہ نہیں ہے حاصل میں صداد بالکسر

اور کاکل میں کاف دوم بالضم ہے۔ لغوی معنی اشباع کے سیر کرنا ہے چونکہ حرف  
 ی بوجہ قرب رودی کے رون اور قید کی برابری رکھتا ہے۔ رون اور قید  
 کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ مگر دخل کا تکرار قافیہ میں لازمی نہیں ہے۔ پس گویا  
 اس حرکت کی وجہ سے اس کو تبدیل کرو یا جاسکتا ہے پس اس حرکت کا نام اشباع  
 رکھا گیا۔ (۳) حذو۔ بفتح حاء حقی و سکون ذال معجمہ۔ جو حرکت ماقبل حرف رون  
 و قید پر ہو اس کو حذو کہتے ہیں۔ مثلاً یار۔ ماقبل حرف رون کے یا ز تھانی ہے  
 اور پھر فتح ہے۔ یا خون ماقبل حرف واوہ کہ رون ہے خا پر ضم ہے یا لفظ سخت  
 اپنے ماقبل خا حرف قید کے سین پر فتح ہے اس کو حذو کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس  
 حرکت کے تکرار لازم ہے۔ زمان و زمین قافیہ نہیں ہے۔ ایک جگہ یم پر فتح اور  
 دوسری جگہ کسرہ یا گشت و مشت قافیہ نہیں ہے۔ گات پر فتح و یم پر ضم ہے۔  
 حذو۔ معنی برابر آمدن و چیزے با چیزے برابر کردن۔ چونکہ حرکت حرف ماقبل  
 رون حرکت ماقبل تائیس کی برابر ہے۔ علی ہذا القیاس حرکت حرف ماقبل قید  
 مابحرکت ماقبل تائیس کے ہے۔ پس حذو نام کیا گیا۔  
 (۴) توجہیم۔ جو حرکت حرف رودی کے ماقبل ہے اس کو توجہیم کہتے ہیں مثلاً گوہر  
 رودی ہے گات پر فتح ہے۔ پس فتح کو توجہیم کہینگے۔ سنبل میں لام رودی با جزم  
 ختم ہے۔ پس ضمہ کو توجہیم کہینگے۔ قافیہ میں تکرار اس حرکت کلام ہے۔ سنبل و  
 ی قافیہ ہے کیونکہ ماقبل رودی دو نومضموم ہیں لیکن سنبل و حاصل قافیہ نہیں ہے  
 و سنبل میں یا موحده مضموم و حاصل میں صا و موحده مکسور ہے۔

توجہیم لغوی معنی رودی فرد گردانیدن چونکہ اس حرکت سے حرف رودی ساکن



کائنات پھیر دیا جاتا ہے مثلاً گل دل۔ اس لئے اس کو توجیہ کہا گیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ حرکت توجیہ مایل و سایل کے یا مکسورہ پر بھی صادق آتی ہے اور حرکت استہراجی بار مکسورہ پر صادق آتی ہے۔ پس ایک حرکت کا ذکر بیکار ہے۔ جواب یہ کہ حرکت اشباع صرف حروف دہل پر حاوی ہے۔ غاور میں داؤ کی حرکت کو استہراجی کہیں گے لیکن اُن دُگل میں یکم و گلا۔ پر جو تہ ہے اسکو حرکت اشباع نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ توجیہ کہیں گے کیونکہ توجیہ حرکت ماقبل ردی ہے اور اشباع صرف حرکت وصل سے متعلق ہے۔

(۵) مخجری حروف ردی پر جو حرکت ہے اُس کو مخجری کہتے ہیں مثلاً گوہرم جوہرم۔ راہ حرف ردی ہے لہذا فتح ہے۔ ایسے فتح کو مخجری کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس حرکت کے نکرانہ (۶) نقاد۔ جو حرکت حروف دہل پر ہو باقی دیگر حروف پر ہو اس کو نقاد کہتے ہیں۔ مثلاً بردش۔ حال ردی ہے یہ وصل اُس پر فتح ہے اسکو حرکت نقاد کہتے ہیں۔ بردیم دال ردی کنوڑ یا تختانی حروف وصل مفتوح۔ علیٰ ہذا القیاس۔ نقاد۔ بمعنی رداں جو کہ یہ حرکت رداں کہتی ہے مثلاً بردیم بردن فاعلن میں یا مفتوح ہے فتح کو نقاد کہیں گے۔

## فصل ہفتم اسماء قافیہ کے بیان میں

اسماء قافیہ پانچ ہیں۔ متماثل۔ متواتر۔ متدارک۔ متشاکب۔ متکادس۔ (۱) متماثل۔ قافیہ کے آخر میں اگر پہلے دو حرف ساکن ہوں اسکو متماثل کہتے ہیں مثلاً بیار۔ جواب۔ صواب۔ بیمار میں الٹ و راہ۔ جواب۔ و صواب۔

## فصل نہم حاجب اور ردیف کے بیان میں

(۱) حاجب - قافیہ سے پہلے ایک لفظ مکرر آوے تو اس کو حاجب کہتے ہیں۔ مثلاً صورت بد - صورت خود ستہ اور خود قافیہ لفظ صورت جسکی تکرار ہوئی۔ یعنی مکرر شعریں آیا۔ وہ حاجب ہی۔ لیکن اگر حاجب سے پہلے بھی قافیہ آئے تو وہ پاکیزہ تر ہے مثلاً مسین صورت بد - چنیں صورت خود - حاجب معنی پردہ دار۔ چونکہ حاجب قبل از قافیہ واقع ہوا گویا پردہ دار ہے اس تشبیہ سے یہ نام ہوا۔ (۲) ردیف اگر بعد قافیہ کے ایک یا چند الفاظ تکرار پائیں اس کو ردیف کہتے ہیں مثلاً از مولات - ۵

بہ کہ دے ز رسم عزامیتواں شدن      نالاں بحسرت دل مامیتواں شدن  
عزا - تا - قافیہ میتواں شدن ردیف ہے ردیف معنی وہ شخص جو ایک شخص کے پیچھے ایک مرکب پر سوار ہو۔ چونکہ ردیف کی بھی صورت قافیہ کے ساتھ وہی ہے لہذا یہ نام مناسب ہے۔

## الحج

الک ارض و سمار سے التجا ہے کہ اس نسخے سے عوام کو فائدہ پہنچے وہ میری ایک یادگار دنیا میں قائم رہے اور شائقین محکو و حائے خیر سے یاد کریں۔ آمین ثم آمین

## قطعہ تاریخ اختتام فروع عروض از مولات

چونکہ جستم این نسخہ را جواب	در خشد گو یا فروغ عرصہ و ض
ز حروف منقطہ تاریخ اوست	عجب آمد از مافروغ عرصہ و ض
قطعہ تاریخ طبع ریختہ خامہ مشکبیں رقم شاعر جمیل نازکیال منشی سیار لیل اصحاب بنق دہلوی	جانب فروغ صبح زمانہ
کتابے نوشتہ بحسن و کونوی	نہا بہ تاریخ از عیب آمد کہ رفتی گونہ خوش گوئی
لکھا قرض نے جو فروغ عرصہ و ض کو	انداز شاعری کا عیاں ہا چکن ہوا
رنگینیاں دکھائیں وہ کاغذ پر نظم کی	لکلا جو حرف خامہ سے گل ہرین ہوا
ہو شاعروں کیو سطرے اک ثمت عجیب	مشکل جو تھا جہان میں ساں دہن ہوا
زونی جو پوچھے سال کوئی اس کتاب کا	کہد و رواں چو پڑے فیض سخن ہوا

قصیدہ تعزیت حضور سلیمان معظمت و تہنیت جن تاجپوشی شہنشاہ اید و روضہ مقیم

بہار گشتہ خزاں چوں بوستان آمد  
فلک چو گریختی بر بخت بر رخ دہر  
نگاہ نازک تیر جگر شکاف گزاشت  
ز چشمہائے فلک نظری سب او  
گئے جو ز فلک دید و ام و افشاں شد  
چو شد بمن سخن تهنیت اگر گفتم  
پنچہ خار خلیدہ چو بلبل از منظر  
گمان چرخ چو تیر شعاع مہر گزشت  
کشادہ شد چو رنگ ابر و اشک ریزان شد  
ز خندہ ہاکہ بر خیم جگر ز دم از خیم  
جواز زبان خرد حال دہر پر رسیدم  
چو شد کہ دست فلک داد و دادا کوئی  
چو شد کہ دست من از غم بسینہ کوئی  
بگفت آن ز شنیدی کہ دور چرخ چو کرد  
برفت ملک و کفر یہ سوئے جنت  
بخت و دہر شست اید و روضہ مقیم  
فلک ز رشک نصیب زباں بخو و بچید  
ہماں ہماں ہیشی بگوشتاںش برود  
فلک بجام جہاں گردش اختیار نمود  
فہنیدم این سخن از دانش و زبان ظلم  
شہا چنانکہ بہلک فروغ مہر جہاں  
ہمیشہ گوہر انصاف تو در خشاں باد

زبان گویا چو بگوشتاںش برود

خفاں بہار شد باز و جہاں آمد  
زمین عبار شد و ہم بر آسمان آمد  
جاہر شکفت و گل فرق فرداں آمد  
چو اشک فونی من آب بحر و کان آمد  
گئے بہ تہنیت کس گہر فشاں آمد  
ز تہنیت سخن از خائہ زباں آمد  
گل شکفتہ تر از گلشن جہاں آمد  
دل زمین سب ترنج آسمان آمد  
گہر بر طرۂ تاج شہ جہاں آمد  
دل شکفتہ گل از باغ جادواں آمد  
کہ چوں بکا پیش جاس سینہ شادواں آمد  
چو شد کہ دامن بے مہر ہماں آمد  
پے سکون دل مضطرب صفاں آمد  
ہماں کہ رفت از اینجا و گر جہاں آمد  
بہخت شای جنت چو کامراں آمد  
چو مہر بر فلک از ارش فاندراں آمد  
چو زریں ظل شہنشاہ این جہاں آمد  
ز چرخ سایہ او بر جہانیاں آمد  
چو چیرہ صفت راستی کماں آمد  
پے دعا رسد و ہر ترزاں آمد  
جو در تاج نور خشاں و جاہ داں آمد  
چنانکہ پیش ز تو از شہ جہاں آمد

# غلطنامه نسخه فروغ عروض

صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
وے نڈال	سبغی	۳۲	۱۰	خوش خور خوب	خوش خور خوب	۱۲	۱۰
اذالت	تبسغ	۶	۱۱	خشن خر	خشن خر	۱۵	۷
اذالت	تبسغ	۳۲	۸	ویاہ	ویاہ	۱۶	۸
مکن	بکن	۷	۹	یار ثباتی	یار ثباتی	۱۹	۸
مجنون و سبغ	مجنون سبغ	۳۷	۶	اورتین	اورتین	۶	۲۰
قاعلیاں	قاعلیاں	۳۸	۱۶ و ۱۷	ہرج	ہرج	۲	۲۲
ضرب	خرب	۲۱	۲	گشتہ	گشتہ	۶	۸
منسرح	منسج	۲۴	۱۱	خری چا	خری چا	۷	۷
۷	۷	۶	۱۲	شد	باشد	۶	۲۵
مطولیت	مطولت	۷	۷	پریشا	پریشاں	۱۹	۷
چرا	چرا	۲۷	۳	۲۱	۲۰	۴	۲۹
انج	انج	۵۰	۱۹	ازمنو	ازمن بہو	۹	۳۱
امید	امید	۵۲	۱۰	شایان منتعل	شایان منتعل	۱۰	۳۱
باغیار	باغیار	۵۳	۱۰	نڈال	سبغ	۱۷	۷
ستفعلان	ستفعلان (دوم)	۷	۱۲	نڈال ہم	سبغش	۱۸	۷
چرداغ	نرداغ	۵۶	۱۳	اذالت	تبسغ	۱۹	۷
درجگر	درجگر	۷	۱۴	نخوم	نخوم	۱	۳۲
مجتہ	مجتہ	۵۷	۳	نگاہ	نگاہ	۲	۷
۷	۷	۷	۹	کرمش	کرمش	۶	۷
دیر	دیر	۶۰	۴	نڈال	سبغ	۹	۷

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۰	حزب	ضرب	۷۰	۱۰	حزب	ضرب
۷۳	۱	از مولف	از مولف	۷۳	۱	از مولف	از مولف
۷۸	۸	»	»	۷۸	۸	»	»
۷۹	۹	فلا علاق	فلا علاق	۷۹	۹	فلا علاق	فلا علاق
۸۲	۱۹	اور ہر جہہ	اور ہر جہہ	۸۲	۱۹	اور ہر جہہ	اور ہر جہہ
۸۷	۱۷	پندرہ فروغ	پندرہ فروغ	۸۷	۱۷	پندرہ فروغ	پندرہ فروغ
۸۸	۱۹	فعل	فعل	۸۸	۱۹	فعل	فعل
۸۹	۷	اغبارین	اغبارین	۸۹	۷	اغبارین	اغبارین
۹۱	۱۳	عکس	عکس	۹۱	۱۳	عکس	عکس
۹۳	۱۷	مکذیب	مکذیب	۹۳	۱۷	مکذیب	مکذیب
۹۵	۱۷	بنالی	بنالی	۹۵	۱۷	بنالی	بنالی
۹۶	۱	سین	سین	۹۶	۱	سین	سین
۹۷	۴	ناسین	ناسین	۹۷	۴	ناسین	ناسین
۱۰۱	۱۴	سیتیم	سیتیم	۱۰۱	۱۴	سیتیم	سیتیم
۱۰۴	۴	دلیل	دلیل	۱۰۴	۴	دلیل	دلیل
۱۰۵	۵	گلار	گلار	۱۰۵	۵	گلار	گلار
۱۰۸	۱۸	مشلا ریہا	مشلا ریہا	۱۰۸	۱۸	مشلا ریہا	مشلا ریہا



CALL No.

ACC. No.

AUTHOR

TITLE

ف ۲۱۹ م ۳۶

۳. ۲۱۹

Date	No.	Date	No.



## MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

### RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

